

رِيحَانَةُ الْمُوْدَّةِ

هر مومن روح کی غذا

منتظر قائم آل محمد عجل الله فرجه الشريف

السيد ابو محمد نقوى

جملہ حقوق محفوظ ہیں

یہ کتاب صرف شیعہ عقیدہ کے مطابق مولیٰ علیہ السلام وآل محمدؐ کیلئے ترتیب دی گئی ہے۔

نام کتاب: ریحانۃ المودۃ

ترتیب: سگ کوچہ آں محمدؐ

السید ابو محمد ابراہیم الحسین فاطمی العقوی

سرور ق: سید محمد نقوی

پتہ:

syyed.naqvi@yahoo.com

www.shiamawaddatbooks.com

پہلی اشاعت: دسمبر 2009ء

فہرست

5	عنوانِ صحیفہ	-0
9	منظہر توحید	-1
18	مشیتِ الہی	-2
33	معرفتِ الہی کا ذریعہ	-3
38	معراج کاراز	-4
46	مقصدِ تخلیقِ کائنات	-5
53	معیارِ قربتِ الہی	-6
66	اساسِ دینِ الہی	-7
73	روحِ عبادات	-8
86	ہعمل صالح کی بنیاد	-9
93	درسِ قرآن	-10
104	کفر و منافقت کی موت	-11
108	یکجہتی کا واحد حکم	-12
111	جز اوسرا کی کسوٹی	-13
121	وتجھیق جنت و جہنم	-14
127	مودتِ مخصوصین	-15
153	انتظارِ امام قائم عجل اللہ	-16
158	نوادرات	-17
174	مصادر	-18

عنوان الصحيفة

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ””مُؤْمِنٌ کے صحیفے (اعمال نامہ) کا عنوان حب علی بن ابی طالب ہے۔“
(بشارۃ المصطفیٰ ص: 245)

مؤمن کے ہر عمل کی بنیاد منشاء الہی کے مطابق ذکر مولا علی صلواۃ اللہ علیہ ہے۔ اس لئے مؤمنین کے اعمال ناموں کے اندر بھی ذکر علی صلواۃ اللہ علیہ کے علاوہ کچھ نہیں ملے گا۔

رسول اللہ نے مولا علی صلواۃ اللہ علیہ سے فرمایا ””آپ وہ ہیں جس کیلئے اللہ تعالیٰ نے ابتدائے خلق میں جحت پیش کی جب ان کی روحون کو کھڑا کیا اور ان سے کہا: کیا میں تمہارا رب نہیں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں، پھر کہا: اور محمد اللہ کے رسول؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں، اور فرمایا: اور علی امیر المؤمنین؟ تمام خلوق نے انکار کر دیا تکبر کیا اور تمہاری ولایت سے منہ موڑ لیا سوائے قلیل انسانوں کے اور وہ قلیل سے بھی کم ہیں اور وہی اصحاب بیکین ہیں۔“

(بشارۃ المصطفیٰ ص: 191)

روز روشن کی طرح واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ روز اول سے دعوت ولایت علیٰ دے رہا ہے مگر
کامیاب لوگ جو اصحاب بیکین ہیں بہت کم ہیں۔

بکر بن محمد الازدی نے امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ آپؐ
نے فرمایا: کیا تم مجلسیں برپا کرتے ہو اور ہماری حدیثیں بیان کرتے ہو؟ اس نے کہا: آپؐ
پر قربان ہو جاؤں، جی ہاں۔ امامؐ نے فرمایا: بے شک ہم پسند کرتے ہیں کہ ان مجلس میں
ہمارے امر کو زندہ کرو۔ پس جس نے ہمارے امر کو زندہ کیا اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔
بے شک جس نے ہمارا ذکر کیا یا جس کے سامنے ہمارا ذکر کیا گیا۔ اس کے گناہ کمھی کی طرح
اڑ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے چاہے وہ سمندر کی جھاگ سے
بھی زیادہ ہوں۔

(بشارۃ المصطفیٰ ص: 425)

معصومین صلواۃ اللہ علیہم جمیعن کے امر (احکامات) کو زندہ (لا گو) کرنے کا حکم ہے۔
دشمنان ولایت کا بھی پر چار ہے کہ احادیث کی کتابیں بمعہ کتب اربعہ غیر معتبر ہیں اور حدیثوں کے بیان
کرنے والے سادہ لوح ہیں۔ طاغوت امیر معصوم کے مقابلے پر ملاویں کے فتاویٰ کو فروغ دے رہا ہے۔
حکم مولاؑ کے مطابق ہماری مجلس صرف امر مولاؑ کی تبلیغ کیلئے وقف ہیں۔

رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس مخلوق کو عذاب نہ دیتا مگر ان علماء کے
گناہوں کی وجہ سے جعلی اور اس کی عترت (صلواۃ اللہ علیہم جمیعن) کے فضائل میں حق کو
چھپاتے ہیں۔ خبردار اور بے شک نبیوں اور مرسلوں کے بعد جعلی صلواۃ اللہ علیہ کے شیعوں اور
محبوں سے افضل کوئی اس زمین پر نہیں چلا، یہ لوگ انؐ کے امر کو ظاہر کرتے ہیں اور ان کے

فضائل کی نشر و اشاعت کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو رحمت میں لپٹھے ہوئے ہیں اور ملائکہ ان کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ اور ہلاکت ہے مکمل ہلاکت اس کے لئے جوان کے فضائل چھپائے اور ان کے امر کو چھپائے، پس اس کے لئے جہنم ہے۔ اور یہ حق ہے کہ جو فضائل علی صلواۃ اللہ علیہ چھپائے جہالت کی موت مراجع طرح امام زمانہ کی معرفت نہ حاصل کرنے والا، اور ان کے فضائل چھپانے والا بغرض منافق ہے کیونکہ اس کی طینت ہی خبیث ہے، ان سے بغرض نہیں رکھتا سوائے شقی منافق کے۔ ان کے طبیعت پروایت کو پیش کیا گیا تو اس نے انکار کیا پس اسے مسخ کر دیا گیا اور اس پر عالم مسخ میں اعلان کر دیا گیا کہ خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لئے اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لئے پس نہ ان کا کوئی دین ہے اور نہ ان کی کوئی عبادت ہے۔ اور مومن جو علی صلواۃ اللہ علیہ کی معرفت رکھنے والا موالی ہے وہ عابد ہے چاہے وہ عبادت نہ بھی کرے اور وہ محسن ہے چاہے برے کام کرے اور ناجی ہے چاہے گناہ کرے اور ان ہی کی طرف اشارہ ہے ”تاکہ اللہ ان کے بدترین اعمال مثالاً دے جو انہوں نے کیتے تھے اور ان کو جزادے بہترین اعمال کے بد لے جو انہوں نے کیتے تھے“ (الزمر 35) بے شک یہ علی صلواۃ اللہ علیہ کے شیعوں کی خصوصیت ہے۔

(القطرۃ جلد 1، ص: 165)

مولانا علی صلواۃ اللہ علیہ کے امر (احکامات) اور فضائل کو چھپا تا مقصر ملاں ہے مگر عذاب اس کے مقلدوں کو بھی ملے گا جو انہا دھندا اس کی پیروی کرتے ہیں و لایت علی صلواۃ اللہ علیہ سے خالی خبیث طینت والوں کا نہ دین قابل قبول ہے نہ ہی ان کی عبادات۔

کچھ لوگوں نے مسجد کے اندر مولانا علی صلواۃ اللہ علیہ کے بارے میں اشارے سے

کوئی بات کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پتہ چلا تو غصب کے عالم میں نکلے اور فرمایا
 ”اے لوگو! تمہیں کیا ہو گیا ہے اگر ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ کا ذکر ہو تو تمہارے چہرے چمک
 اٹھتے ہیں اور دل خوش ہوتے ہیں اور اگر محمدؐ وآل محمدؐ کا ذکر ہو تو تمہارے دل سخت ہو جاتے
 ہیں اور چہرے مر جھا جاتے ہیں اور اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی
 انسان نیک اعمال میں سترنبیوںؓ کے اعمال کے برابر بھی لے آئے جنت میں داخل نہیں
 ہو سکتا جب تک اسؓ کی اور اس کی اولاد کی محبت نہ ہو اور مولا علیؐ کی طرف اشارہ کیا۔ پھر
 فرمایا: بے شک یہ حق ہے اللہ تعالیٰ کے لئے کہ اسے کوئی نہیں جان سکتا سوائے میرے اور
 علیؐ کے اور بے شک یہ حق ہے میرے لئے کہ مجھے کوئی نہیں جان سکتا سوائے اللہ اور علیؐ کے
 اور بے شک یہ حق ہے علیؐ کے لئے کہ اسے کوئی نہیں جان سکتا سوائے اللہ اور میرے۔
 (القطرہ جلد 2، ص: 212)

مسجد میں اشارے سے مولا علیؐ کی مخالفت اللہ اور اس کے رسولؐ کو برداشت نہیں۔ چاہے
 سترا نبیاء علیؐ لے کر آ جائے۔ اللہ جانے ان لوگوں کا کیا حال ہو گا جو مسجد میں کھلم کھلا ذکر علیؐ کی مخالفت
 کر رہے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کی مشیت، کائنات کی ہر چیز کا محور ولایت و مودتِ آل محمد صلوات
 اللہ علیہم اجمعین ہے۔



مظہرِ توحید

1.1 اللہ تعالیٰ کا فرمان: میں چھپا ہوا خزانہ تھا پس میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں تو میں نے اخنون (محمد وآل محمد) کو خلق کیا تاکہ پہچانا جاؤں۔
(بخار الانوار۔ ج 84، ص: 199)

توحید کے حقیقی شناساں و رازدار صرف اور صرف محمد وآل محمد صلوات اللہ علیہم اجمعین ہیں۔

1.2 امام جعفر صادق صلوات اللہ علیہ نے فرمایا ”..... ہمارے ذریعہ سے اللہ پہچانا گیا اور ہمارے ہی ذریعہ سے اس کی عبادت کی گئی۔ ہم ہی اللہ کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں اور اگر ہم نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ کی جاتی۔“
(التوحید۔ ص: 119)

1.3 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”یا علی! کوئی بھی اللہ کی معرفت حاصل نہیں کر سکتا سوائے میرے اور تمہارے ذریعہ سے۔ جس نے بھی تمہاری ولایت سے بھگڑا

کیا اس نے اللہ کی ربو بیت سے جھگڑا کیا۔

(کتاب سلیم۔ ص: 378)

مقرر ملا مُؤمنین سے نہیں بھگڑ رہا بلکہ اللہ کی ربو بیت کا انکار کر رہا ہے۔

1.4 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اگر میں اور علیؑ نہ ہوتے تو اللہ نہ پہچانا جاتا اور اگر میں اور علیؑ نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ ہوتی اور اگر میں اور علیؑ نہ ہوتے تو نہ ثواب ہوتا نہ عقاب ہوتا اور علیؑ اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے اور نہ اللہ اور اسؐ کے درمیان حجاب ہے اور وہ (علیؑ) ہی اللہ اور اسؐ کی مخلوق کے درمیان پردہ اور حجاب ہے“

(کتاب سلیم۔ ص: 381)

جبرائیلؐ اپنی حد سے بال برابر بھی آگے بڑھے تو بال و پر جل جانے کا خطرہ، بدجنت ملاں حجاب اپنی ہٹا کر نماز پڑھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور جس نے عبادت سکھائی جس کی وجہ سے جزا اوزرا ہے اسی کی زمین پر رہ کر اسی کامنک کھاتے ہوئے اسی کی ولایت کا عملی طور پر انکار کرتے ہوئے مجھی ناصی ملاں کی ولایت کا جھنڈا انصب کرتا ہے۔

1.5 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”ولایت علیؑ بن ابی طالبؓ اللہ کی ولایت ہے اور اسؐ کی محبت اللہ کی عبادت ہے اور اسؐ کا اتباع اللہ کا فریضہ ہے اور اسؐ کے دوست اللہ کے دوست ہیں اور اسؐ کے دشمن اللہ کے دشمن ہیں اور اسؐ کے ساتھی اللہ کے ساتھی ہیں اور اسؐ کے سامنے سر تسلیم خم کرنا اللہ کو تسلیم کرنا ہے۔

(بشارۃ المصطفیٰ۔ ص: 38)

ولایت علی صلوٰۃ اللہ علیہ سے انکار کا واضح مطلب ہے کہ اس نے اللہ کی عبادت، اللہ کے فرائض، اللہ کی محبت اور اللہ کے اسلام سے انکار کر کے اللہ کی کھلی دشمنی کا اعلان کر دیا ہے۔

1.6 رسول اللہ نے فرمایا ”بے شک ہر روز اللہ ملائکہ مقریبین میں علیؑ پر فخر کرتا ہے۔“
(القطرہ۔ ج: 2، ص: 134) (بشارۃ المصطفیٰ ص: 66)

جس کے ذکر پر اللہ اصلہ صدر وزانہ فخر کرتا ہے غبیث طینت ملاں خاص طور پر اسی اللہ جل جلالہ کے سامنے کھڑے ہو کر علیؑ کے ذکر سے انکار کرتا ہے۔

1.7 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اے ابن عباس! پچوچہ کہ اس (علیؑ) کے بارے میں شک میں داخل نہ ہو جانا کیونکہ پیشک علیؑ کے بارے میں شک کرنا اللہ تعالیٰ کا انکار (کفر) کرنا ہے۔“
(بشارۃ المصطفیٰ ص: 97)

1.8 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”میں ضرور اپنی امت میں حب علیؑ ایسے چاہتا ہوں جیسے قول لا الہ الا اللہ کیلئے چاہتا ہوں۔“
(بشارۃ المصطفیٰ ص: 232)

مولانا علی صلوٰۃ اللہ علیہ سے محبت اور وحدانیت ایک ہی ہیں۔ توحید کا اقرار محمدؐ وآل محمدؐ کی ولایت کے اقرار کے بغیر ناممکن اور لا یعنی ہے۔

1.9 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ”میرے بعد علیؑ کی مخالفت کرنے والا کافر ہے اور اسؓ کے ساتھ شرک کرنے والا مشرک ہے اور اسؓ کا محبت مومن ہے اور اسؓ سے بغض رکھنے والا منافق ہے اور اسؓ کے نقش قدم کو ناپسند کرنے والا پیچھے رہ جانے والا ہے۔ اور اسؓ سے جھگڑا کرنے والا مارق ہے اور اسؓ کو رد کرنے والا مٹ جانے والا ہے۔ علیؑ اللہ کا نور ہے اس کے شہروں میں اس کے بندوں پر اس کی جھٹ ہے۔ علیؑ اللہ کی تواریخ اس کے دشمنوں پر اور انبیاءؐ کے علم کا وارث ہے۔ علیؑ اللہ کا بلند ترین کلمہ ہے اور اس کے دشمنوں کا کلمہ پست ترین ہے۔ علیؑ اوصیاء کا سردار ہے اور سید الانبیاءؐ کا وصیؑ ہے۔ علیؑ امیر المؤمنین ہے اور قائد الغرباءؐ کے دشمنوں کا ہے اور امام المسلمين ہے۔ اللہ کی کامیابی کا قبول ہی نہیں کرتا بلکہ اسؓ کی اطاعت و ولایت کے۔

(بشارۃ المصطفیٰ ص: 254)

مولانا علیؑ سے شرک کرنے کا مطلب ہے کہ والا یت کے سامنے والا یت ملاں کا ڈھونگ رچانا اور مولانا علیؑ کے القابات میں شریک ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کلمہ تو علیؑ والا ہے۔ علیؑ کے بغیر کلمہ پست ترین ہو جاتا ہے اور وہ گھٹیا کلمہ اللہ کے دشمنوں کا ہے جن کا ایمان اللہ قبول نہیں کرتا ہے۔

1.10 امام علی رضا صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِنْهُ
قلعہ ہے پس جو میرے قلعے میں داخل ہو گیا میرے عذاب سے امان پا گیا“ اور جب سواری چل پڑی تو فرمایا: لیکن اس کی شرطیں ہیں اور میں ان شرطوں میں سے ہوں۔
(بشارۃ المصطفیٰ ص: 413)

اگر کسی چیز کی شرائط طے شدہ ہوں تو ان شرائط کی ادائیگی کے بغیر اس چیز پر علم درامد نہیں ہو

سکتا۔ مخصوصیں تو حید کی شرائط ہیں اور عذاب الہی سے نجات کا ذریعہ ہیں۔

1.11 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”پیشک عیسیٰ ابن مریم کو دو حرف عطا کیئے گئے اور وہ ان دو سے کام چلاتے تھے اور موسیٰ بن عمران کو چار حروف عطا کیئے گئے اور ابراھیم کو آٹھ حروف عطا کیئے گئے اور نوحؑ کو پندرہ حروف عطا کیئے گئے اور آدمؑ کو پھیس حروف عطا کیئے گئے۔ اور پیشک اللہ نے تمام کو جمع کر دیا محمدؐ اور اسکی اہلبیتؐ کیلئے اور پیشک اللہ کا اسم اعظم تہتر(73) حروف ہیں، اللہ نے محمدؐ کو بہتر(72) حروف عطا یئے اور ایک حرف جا ب میں رکھ لیا۔“

(بصائر الدراجات۔ ج: 1، ص: 409)

اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی چار دہ مخصوصیں ہیں۔ ان اسمائے مبارکہ کے حروف کو ملاحظہ فرمائیں۔

محمد رسول اللہؐ (12) علی ولی اللہؐ (10) فاطمہ الزہراؓ (11) حسنؐ (3) حسینؐ (4) علیؐ (3)

= محمدؐ (4) جعفرؑ (4) موسیٰؑ (3) محمدؐ (4) علیؐ (3) حسنؐ (3) محمدؐ (4)

مجموعہ 72

اللہ نے اپنے اسم اعظم کے 72 حروف (محمدؐ وآل محمدؐ) کو ظاہر کر دیا اور ایک (قائمؐ) کو اپنے پردہ غیبت میں چھپا رکھا ہے۔

اسم اعظم کے متعلق ایک اور حدیث وارد ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اللہ کا اسم اعظم سورۃ الحشر کی آخری چھ آیات میں ہے“

(القطرۃ۔ ج: 2، ص: 45)

چہار دھوکہ مخصوص میں صلواۃ اللہ علیہ اجمعین اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہر ہیں یعنی مظہر توحید ہیں۔ سورہ حشر کی آخری چھ آیات میں لفظ اللہ، چھ مرتبہ آیا ہے اور لفظ ھو سات مرتبہ جسکا مجموعہ تیرہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے ایک ھو کے مظہر کو پردہ غیبت میں چھپا رکھا ہے۔

1.12 امام موئیؑ کاظم صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے نور محمدؐ کو اپنے نور سے خلق کیا اس کو اپنے نور عظمت و جلال سے اختراع کیا، اور وہ نور لاہوتی ہے جس کو ظاہر کیا اور موئیؑ بن عمر ان کیلئے طور سینا پر اس کی تجلی ذاتی تو وہ نہ ظہر سکا اوس کے دیدار کو برداشت نہ کر سکا اور کھڑا نہ رہ سکا حتیٰ کہ اس کی چمک سے غش کھا کر گر گیا اور وہ نور محمدؐ کا نور تھا۔ پھر جب اللہ نے محمدؐ کو خلق کرنے کا ارادہ کیا تو اس نور کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا تو پہلے حصے سے محمدؐ اور دوسرے حصے سے علیؑ کو خلق کیا اور کرسی اور کو اس نور سے خلق نہیں کیا ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے خلق کیا اور ان دونوں میں بنفس نفس اپنی جان پھونکی اور ان دونوں کو ایک دوسرے کی صورت بنا دیا اور دونوں کو اپنی آنکھیں بنا دیا اور تمام مخلوق پر گواہ بنا دیا اور اپنی مخلوقات پر اپنا خلیفہ بنا دیا اور ان پر اپنی آنکھیں بنا دیا اور ان کے لیے اپنی زبان بنا دیا اور دونوں کو اپنا علم و دیت فرمایا اور دونوں کو بیان کا علم عطا فرمایا اور دونوں کو اپنے غیب پر مطلع کر دیا اور ایک کو اپنا نفس قرار دیا اور دوسرے کو اپنی روح اور ایک کو دوسرے کے بغیر تہانہ چھوڑا، ان دونوں کا ظاہر بشری اور باطن لاہوتی ہے، مخلوقات کے لیے ان کو ناسوتی شکل میں ظاہر کیا تاکہ وہ ان دونوں کی زیارت کو برداشت کر سکیں اور اللہ کے قول (وللبسنا علیہم ما یلبسون) (الانعام۔ 9) کا یہی مطلب ہے پس ان دونوں کو رب العالمین کا مقام دیا اور تمام مخلوقات اور خالق کے درمیان جا ب قرار دیا۔ ان دونوں سے مخلوقات کی خلقت کی ابتداء کی اور ان دونوں سے ہی کائنات اور جو کچھ مقدار ہو چکا ہے ختم کرے گا۔

پھر نورِ محمدؐ سے اس کی بیٹی فاطمہؓ کو ظاہر کیا جس طرح اپنے نور سے اسؐ کے نور کو
 ظاہر کیا تھا اور نورِ فاطمہؓ علیؑ سے حسنؑ اور حسینؑ کو ظاہر کیا جس طرح چاراغ سے چاراغ روشن
 ہوتے ہیں ان سب کو نور سے خلق کیا اور ان کو ایک پشت (حامل نور) سے دوسری پشت کی
 طرف منتقل کیا اور ایک صلب سے دوسری صلب میں اور ایک رحم سے دوسرے رحم میں اعلیٰ
 ترین درجوب میں جن میں کسی نجاست کا داخل نہیں منتقل کرتا گیا جن میں حقیر پانی کا داخل نہیں
 اور نہ ہی ذیل نطفے کا جیسے باقی تمام مخلوق کے واسطے ہے بلکہ یہ انوار اصلاح طاہرین سے
 ارحام مطہرات میں منتقل ہوتے رہے کیونکہ یہ خالص سے بھی خالص ترین ہیں، ان کو اللہ
 نے اپنی ذات کیلئے چنان ہے اور ان کو اپنے علم کا خزانہ بنایا اور اپنی مخلوق کی طرف بھیجا اور ان کو
 اپنی ذات کا قائم مقام بنایا کیونکہ نہ اس کو دیکھا جا سکتا ہے اور نہ اس کا ادراک کیا جا سکتا ہے
 اور نہ اس کی حالت و حقیقت کی معرفت حاصل کی جا سکتی ہے پس یہ اس کی طرف سے
 بولنے والے پیغام پہنچانے والے ہیں اور اس کے حکم و نہیں پر متصف ہیں۔ انہی کے ذریعے
 وہ اپنی قدرت ظاہر کرتا ہے اور انہی کے ذریعے وہ اپنی نشانیاں اور مجذرات دکھاتا ہے اور
 انہی کی وجہ سے اور انہی کے ذریعے بندوں کو اپنی ذات کی معرفت کرائی اور انہی سے اس
 کے امر کی اطاعت ہے اور اگر یہ نہ ہوتے تو اللہ کو کوئی نہ جانتا اور نہ ہی کسی کو معلوم ہوتا کہ
 رحمان کی عبادت کس طرح کی جاتی ہے پس اللہ اپنا امر جاری کرتا ہے جس طرح چاہتا ہے
 اور جس کے ذریعے چاہتا ہے (لا یسْأَلُ عَمَّا يَفْعُلُ وَهُمْ يَسْأَلُونَ) (الأنبياء-23)

(الفقرة-ج:1-ص:67)

محمدؐ اآل محمدؐ کے نور کے دیدار کی برداشت اولو العزم رسول نہیں رکھتے اس لئے اللہ نے لباس
 بشری میں ظاہر کیا تا کہ مخلوقات ان کی زیارت کر سکیں۔ اللہ نے ان کو صرف اپنی ذات کی خاطر غلق کیا

ہے اور مخلوقات کے کسی پہلو کا اطلاق ان پر نہیں ہوتا۔ یہ انوارِ الہیہ صرف مظہرِ توحید ہیں۔

1.13 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”بے شک اللہ عزوجل نے مجھے اور علیٰ اور فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ کو ایک نور سے خلق کیا اس نور کے اثر سے ہمارے شیعہ پیدا ہوئے۔ جب ہم نے تشیع کی تو انہوں نے تشیع کی جب ہم نے تقدیس کی تو انہوں نے تقدیس کی اور ہم نے تہلیل کی تو انہوں نے تہلیل کی اور ہم نے تمجید کی تو انہوں نے تمجید کی اور ہم نے توحید بیان کی تو انہوں نے توحید بیان کی پھر اللہ نے آسمان و زمین پیدا کیتے اور ملائکہ پیدا کیتے پس ملائکہ ایک سو سال یونہی بیٹھ رہے ہے وہ تشیع جانتے تھے نہ تقدیس جب ہم نے تشیع کی تو ہمارے شیعوں نے تشیع کی پھر ملائکہ نے تشیع کی اور اسی طرح باقی (مخلوقات) کیلئے ہوا۔

پس ہم ہی موحد ہیں ہمارے علاوہ کوئی ایسا موحد نہیں اور اللہ عزوجل ہی اس لائق ہے جس طرح اس نے ہمیں چنان اور ہمارے شیعوں کو چنان تاکہ ان کو اپنی قربت عطا کرے، بے شک اللہ نے ہمیں مصطفیؑ بنایا اور ہمارے شیعوں کو ان کے اجسام کی خلقت سے پہلے چن لیا پس ہم نے دعا کی اور اس نے قبول کر لی اور ہماری وجہ سے اللہ عزوجل نے ہمارے شیعوں کے استغفار کرنے سے پہلے بخش دیا۔

(القطرة۔ ج: 2، ص: 40)

معصوم فرشتے سو سال غور و فکر کرتے رہیں تو ان کو پہنچنیں چل سکتا کہ عبادت کیسے کرنی ہے مگر آجکل کا بد بجت انسان اغیار کا علم الاصول رٹ کر فتوے دے رہا ہے کہ نماز میں کیا جائز ہے کیا باطل ہے۔ اللہ نے جنہیں اپنی ذات کے لیے خلق کیا ہے اور اپنی ذات کا قائم مقام بنایا ہے ان سے مقصراً ملاں مقابلہ کرنے کی غلیظ جسارت کر رہا ہے اور اپنی شخص پانی سے تخلیق کو بھول گیا ہے۔ محمد و آل محمدؐ کے

ایک کروبی شیعہ کا نور تمام مخلوق کیلئے کافی ہے یہ کروبی شیعہ جوز مین و آسمان کی تخلیق سے پہلے کے ہیں اور عرش الہی کے قرب میں رہتے ہیں۔

❖.....❖.....❖

مشیتِ الہی

2.1 ایک شخص نے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا ”علیٰ کی محبت میں ہمارے لئے کیا فائدہ ہے؟“ آپ نے بیان فرمایا ”جس نے اس سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے اللہ سے محبت کی اسے عذاب نہیں دیا جائے گا“، شخص نے عرض کی ”اپنے فضل سے میری محبت علی“ میں اضافہ فرمائیں، آپ نے فرمایا ”اس بارے میں میں تمہارے لیے جریل سے کہہ دیتا ہوں۔ اسی وقت جریل اترے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کی درخواست بتائی تو جریل کہنے لگے ”اس بارے میں میں ابھی رب العزت سے پوچھتا ہوں“ اور آسمانوں کی طرف بلند ہو گئے۔ تو اللہ نے اس کی طرف وحی کی ”میرے محمد مصطفیٰ کو میر اسلام کہنا اور آپ سے کہنا“ آپ کی حیثیت میرے نزدیک میری مشیت کی ہے اور علیٰ تجھ سے ایسے ہی ہے جیسے تمہاری مجھ سے حیثیت ہے اور علیٰ کا محبت میرے لئے ایسے ہی ہے جیسے علیٰ تجھ سے۔“

(وہ سوال کرنے والا ابوذر رضیخا)

(کتاب سلیم - ص: 456)

کون نہیں جانتا محمد وآل محمد مشیتِ الہی ہیں۔ علی صلواۃ اللہ علیہ کے محبوب کی شان ملاحظہ فرمائیں کہ علیؑ کی محبت کے تذکرے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکیلے نہیں رہنا چاہتے بلکہ اس تذکرے میں مقرب فرشتوں کو اور اللہ عزوجل کو شریک کرتے ہیں۔ اللہ کی مشیت یہی ہے کہ محبوب علیؑ علیؑ کا تذکرہ میرے سامنے کریں یعنی بارگاہِ الہی میں کھڑے ہو کر علیؑ کی شہادت دیں۔

2.2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ””ہم اہل بیت صلواۃ اللہ علیہم اجمعین کی مودت لازم ہے کیونکہ جو قیامت کے دن اللہ کی ملاقات چاہتا ہے اور وہ ہماری مودت رکھتا ہو گا تو ہماری شفاعت سے جنت میں داخل ہو گا اور قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کسی بندے کو اس کے اعمال فائدہ نہیں دے سکتے مگر کہ ہمارے حق کی معرفت رکھتا ہو“۔

(بشارۃ المصطفیٰ - ص: 162)

علیؑ اور اس کی اولاد کی مودت کو چھوڑ کر نماز روزے فائدہ نہیں دے سکتے۔

2.3 امام محمد باقر صلواۃ اللہ علیہ نے اپنے ابا و وجداد سے روایت کی ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نکلے اور آپ سواری پر سوار تھے اور مولا علی صلواۃ اللہ علیہ نکلے اور وہ پیدل تھے۔ تو آپؐ نے ان سے فرمایا: اے ابو الحسنؐ آپؐ بھی سوار ہو جائیں یا پھر واپس چلے جائیں تحقیق اللہ عزوجل نے مجھے امر فرمایا ہے کہ جب میں سوار ہوں تو تم بھی سوار ہو اور جب میں پیدل ہوں تو تم بھی پیدل ہو جب میں بیٹھوں تو تم بھی بیٹھو پیش کیا اٹھنے بیٹھنے میں تمہارے متعلق اللہ کی حدود میں سے ایک حد ہے جو تبدیل نہیں ہو سکتی اور جو اللہ نے اپنی کرامتوں میں سے مجھے کرامت بخشی ہے ویسی ہی تمہیں کرامت بخشی ہے اور

مجھے نبوت و رسالت سے مخصوص کیا اوس امر میں تمہیں میر اوی بنا یاتا کہ تم اللہ کی حدود قائم کرو اور مشکل امور میں قیام کرو اور اس کی قسم جس نے مجھ مُحَمَّدؐ کو حق کے ساتھ نبی مبعوث فرمایا وہ مجھ پر ایمان نہ لایا جس نے تمہارا انکار کیا اور اس نے میرا اقرار نہ کیا جس نے تم سے لڑائی کی اور وہ اللہ پر ایمان نہ لایا جس نے تمہارا انکار کیا اور بیشک تیری فضیلت میری فضیلت ہے اور میری فضیلت اللہ کا فضل ہے اور یہی میرے رب عز وجل کا قول ہے: قل بفضل الله و برحمته فبذلك فليفر حوا هو خير مما يجمعون (یونس: 58) کہ اللہ کا فضل تمہارے نبی گئی نبوت ہے اور اس کی رحمت ولایت علیؐ ابن ابی طالبؑ ہے اسی لئے فرمایا کہ نبوت ولایت سے جو لوگ خوش ہوتے ہیں وہ شیعہ ہیں اور یہ ان کے لئے بہت بہتر ہے اس مال اور بال بچوں سے جوان کے مخالف اس دنیا میں جمع کرتے ہیں اور اللہ کی قسم یا علیؐ تجھے صرف اس لئے پیدا کیا گیا تا کہ تیرے رب کی عبادت کی جاسکے اور تیری وجہ سے دین کی نشانیوں کی معرفت ہو سکے اور تیری وجہ سے بوسیدہ راہ کی اصلاح ہو سکے اور یقیناً وہ گراہ ہو گیا اور وہ کبھی بھی اللہ عز وجل کی طرف ہدایت نہیں پاسکتا جس کے پاس تیری اور تیری ولایت کی ہدایت نہ ہو اور یہی میرے رب عز وجل کا قول ہے: وَإِنَّمَا لِغَفَارَةَ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى (طہ: 82) یعنی تیری ولایت کی طرف اور تحقیق میرے رب تبارک و تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ جو حق میرے لئے مقرر ہوا ہے وہ آپ کیلئے بھی واجب فرار دوں اور جو ایمان لائے اس پر تیرا حق یقیناً فرض ہے اور اگر آپؑ نہ ہوتے تو اللہ کے گروہ کی شناخت نہ ہو سکتی اور آپؑ کی وجہ سے اللہ کے دشمن شناخت ہوتی ہے اور جو تیری ولایت کے بغیر مر گیا تو کسی شئی (نیک اعمال) کے بغیر اور تحقیق اللہ عز وجل نے مجھے وحی کیا یا ایها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربک (ما نہ: 67) یعنی تیری ولایت کے بارے میں اے علیؐ اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو اللہ کی رسالت کا

کوئی کام نہ کیا اور اگر تیری ولایت کے بارے میں جو حکم تھا نہ پہنچاتا تو میرے اعمال غارت ہو جاتے اور جو شخص بھی تیری ولایت کے بغیر اللہ سے ملاقات کرتا ہے یقیناً اس کے اعمال غارت ہو جاتے ہیں اور میں اللہ کا وعدو فاکر رہا ہوں اور میں تمہارے بارے میں وہی کہتا ہوں جو میرے رب تبارک و تعالیٰ کا قول ہوتا ہے اور تحقیق میں تمہارے بارے میں وہی بیان کرتا ہوں تو اللہ عزوجل جل تمہارے بارے میں نازل کرتا ہے۔“
 (بشارۃ المصطفیٰ ص: 275)

مشیت الہی یہی ہے کہ علیٰ پیدل ہوں تو رسول ہبھی سواری نہ کریں اور علیٰ کی وجہ سے اللہ کی عبادت ہوتا کہ صحیح دین کی معرفت حاصل ہو سکے اور ولایت علیٰ کے بغیر اس دنیا سے جانا مکمل حلماکت ہے۔ تمام رسالتوں کا مقصد تبلیغ ولایت علیٰ ہے۔

2.4 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”بیشک اللہ کی طرف سے غلبہ، رضا، راحت، روح، کامیابی، نجات، مدد، محبت اس کے لئے ہے جو علیٰ سے محبت کرے اور اسے ولی بنائے اور اس سے متمسک رہے اور اس کے بعد اس کی ذریت سے کیونکہ جس نے اس کی انتباخ کی اس نے میری انتباخ کی کیونکہ وہ مجھ سے ہے۔“
 (بشارۃ المصطفیٰ ص: 310)

2.5 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے اللہ کے قول ”کل شیء هالک إلا وجهه“ کے بارے میں فرمایا کہ ہر شیٰ حلک ہو جائے گی سوائے اس چہرے کے جس کی وجہ سے اللہ کی پہچان ہوتی ہے اور وہ وجہ اللہ ہم ہیں جس کے ذریعے اس کی پہچان ہوتی ہے

(اس تک پہنچا جاتا ہے)

(بصائر الدربات - ج: 1 - ص: 148)

خطبۃ البیان میں بھی مولا علی صلواۃ اللہ علیہ نے یہی فرمایا کہ میں وہ ہوں جس کو
موت دی جائے تو پھر بھی نہیں مرتا اور اگر قتل کیا جائے تو قتل نہیں ہوتا..... میں آسمانوں اور
زمین میں وجہ اللہ ہوں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا قول ہے ہر چیز تباہ ہو جائے گی
سوائے اس کے چہرے کے۔

(نیج السرار - ص: 122 - ج: 1)

مشیت الہی ہے کہ علیؑ اس کے حیٰ و قیوم ہونے کا مظہر ہے اور دشمن و لایت اسے ہاتھوں
اور زبان سے شہید کرنے پر تلا ہوا ہے اسی لئے مفاتیح الجنان میں ہے کہ اللہ اسے قتل کرے جو آپ کو
ہاتھوں یا زبان سے قتل کرے سب جانتے ہیں زبان سے قتل و لایت کی گواہی سے انکار ہے۔

2.6 عمار سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر
ہوا تو دل میں سوچا، مجھے دیکھ کر فرمایا تجھے کیا ہو گیا ہے کہ دل میں سوچتا ہے چاہتا ہے کہ مولا
باقر صلواۃ اللہ علیہم کی زیارت ہو؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ فرمایا انہوں نے اندرون گھر میں داخل
ہو میں داخل ہوا تو امام محمد باقرؑ کو موجود پایا۔ پھر امامؓ نے فرمایا کہ شیعہ قوم کے کچھ افراد امام
حسن صلواۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے امیر المؤمنینؑ کی شہادت کے بعد اور آپؑ
سے سوال کیا آپؑ نے فرمایا اگر امیر المؤمنینؑ دیکھو گے تو پہچان لو گے۔ انہوں نے کہا جی
ہاں امام حسنؑ نے فرمایا اس پردے کو اٹھاؤ جب پردے کو ہٹایا تو امیر المؤمنینؑ موجود تھے
جس کا انکار ناممکن ہے اور امیر المؤمنینؑ نے فرمایا ہم میں سے جس کو موت آتی ہے تو وہ مرتا

نہیں اور جو پچھے رہ جاتا ہے زندہ ہم میں سے وہ تم پر جلت ہوتا ہے۔

(بصائر الدراجات۔ ج: 2۔ ص: 27)

2.7 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ سے مختلف روایات میں درج ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولا علی صلواۃ اللہ علیہ کو وصیت کی کہ میری شہادت کے بعد غسل و کفن کے بعد مجھے بٹھا دینا پھر جو چاہے مجھے پوچھنا اللہ کی قسم کوئی ایسی شئی نہیں ہوگی جس کا تم سوال کرو گے اور میں جواب نہ دوں اور میں لکھتا جاؤں گا تم لکھتے جانا۔ مولا علیؑ نے ایسا ہی کیا اور آپؐ نے قیامت تک ہونے والی خبریں بتائیں۔

(بصائر الدراجات۔ ج: 2۔ ص: 43-44)

2.8 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ اپنے صحابی مفضلؓ سے انوارِ حسنه صلواۃ اللہ علیہم اجمعین کی معرفت بیان کرتے ہوئے فرمایا "اے مفضل جان لو کہ وہ جو کچھ اللہ نے پیدا کیا ہے اس کو جانتے ہیں چاہے وہ نسل درسل پیدائش ہو یا عدم سے ہو۔ اور وہ کلمۃ التقوی ہیں اور وہ آسانوں زمینوں پہاڑوں ریت کے زروں اور سمندروں کی زبان اور خزانوں کو جانتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ آسانوں میں ستارے اور فرشتے کتنے ہیں اور پہاڑوں کے وزن کو اور سمندروں میں پانی کی مقدار کو اور نہروں اور چشموں میں پانی کی مقدار کو اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر ان کے علم ہوتا ہے۔ اور کوئی دانہ زمین کی تاریکیوں میں نہیں اور نہ کوئی ترا اور نہ کوئی خلک مگروہ کتاب نہیں میں ہے اور وہ ان کے علم میں ہے اور یقیناً اس کو جانتے ہیں۔

(القطرة۔ ج: 1۔ ص: 62)

صراط مستقیم کی طرح سیدھی سی بات ہے کہ مشیت الہی ہو ہی وہ سکتے ہیں جن کے پاس تمام علم الہی ہے۔

2.9 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب معراج پر گئے تو عزرا ملائیکہ کو دیکھا کہ نورانی تخت پر بیٹھے ہیں سر پر نورانی تاج ہے ایک ناگ مشرق میں اور دوسری مغرب میں او رہا ہوں میں لوح ہے جس کو دیکھ رہا ہے اور پوری دنیا اس کے سامنے ہے اور مخلوق اس کے زانوں کے درمیان ہے اور اس کے ہاتھوں کی مشرق اور مغرب تک رسائی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”ملک الموت میرے دوست تجھ پر سلام“ اس نے عرض کی: ”اے احمد آپ پر سلام ہوا اور آپ کے چچا کے بیٹے علیؑ ابن ابی طالبؓ کا کیا حال ہے“ آپ نے پوچھا ”اور تم میرے چچا کے بیٹے کو جانتے ہو“ اس نے عرض کی: اور میں کیسے ان کو نہ جانوں پیش اللہ جل جلالہ نے مجھے تمام مخلوقات کی روح قبض کرنے پر مأمور فرمایا ہے مگر میں آپؓ کی روح اور علیؑ ابن ابی طالبؓ کی روح نہیں نکال سکتا کیونکہ یقیناً اللہ آپ دونوں کو اپنی مشیت کے ذریعے دنیا سے واپس بلائے گا۔“

(القطرة۔ ج: 1، ص: 65)

محمدؐ آل محمدؐ اللہ عزوجل کی مشیت ہیں خود اپنی مشیت سے اس دنیا میں ظہور کرتے ہیں خود اپنی مشیت سے ہماری نظر وہ سے پر دہ پوش ہو جاتے ہیں۔

2.10 ایک طویل حدیث میں امیر المؤمنینؑ سلمانؓ اور ابوذرؓ سے فرماتے ہیں ”اے مسلمان اور اے چندب میں محمدؐ ہوں اور محمدؐ میں (علیؑ) ہوں اور میں محمدؐ سے ہوں اور محمدؐ مجھ سے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مرج البحرين یعنی قیان و بینہما بوزخ لا یبغیان ه

اے سلمان اور اے جندب بیشک ہمیں مار دیا جائے تو ہم نہیں مرتے اور ہم غائب ہوتے ہیں مگر غائب نہیں ہوتے اور اگر ہمیں قتل کر دیا جائے تو قتل نہیں ہوتے۔ اے سلمان اور اے جندب میں تمام مومن مردوں اور عورتوں کا امیر ہوں جو گزر چکے یا بھی آنے والے ہیں اور ہمارے پاس روحِ عظمت ہے۔ صرف میں اللہ کے بندوں (معصومین) میں سے ایک بندہ ہوں۔ صرف ہمیں رب کہہ کرنا پکارو پھر جو چاہے ہماری فضیلت بیان کرو کیونکہ تحقیق تم ہماری فضیلت کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتے جو اللہ نے ہمیں عطا فرمائی ہے بلکہ اس کے دسویں حصے کا دسوال بھی تم نہیں جانتے۔

(القطرة۔ ج: 1، ص: 141)

مشیتِ الہی ایک ہی ہے جو کبھی محمدؐ نظر آتی ہے کبھی علیؐ کبھی حسنؐ کبھی حسینؐ دنیا اسی مغالطہ میں رہتی ہے کہ ہم نے مشیت اللہ کو شہید کر دیا۔ مگر مشیتِ الہی حی و قیوم ہے اور اب پرداہ غیبت میں ہے مگر غائب نہیں بلکہ مسلسل ہماری انصرت و ہدایت کر رہی ہے۔ اللہ اور مومنین پرداہ غیبت اٹھنے کے انتظار میں ہیں۔

2.11 امیر المؤمنین نے مزید فرمایا ”اے سلمان اور اے جندب میں زندگی دیتا ہوں اور میں موت دیتا ہوں اپنے رب کے حکم سے اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تم نے کیا کھایا اور تمہارے گھروں میں کیا ہے اپنے رب کی اجازت سے اور میں تمہارے دلوں میں چھپی ہوئی باتوں کا عالم ہوں اور میری اولاد آئمہؐ بھی جانتے ہیں اور ہم جو کچھ چاہیں اور ارادہ کریں وہ کرتے ہیں کیونکہ ہم سب ایک ہیں ہمارا اول بھی محمدؐ اور ہمارا آخری بھی محمدؐ اور ہمارا درمیانی بھی محمدؐ اور ہم سب محمدؐ ہیں اور ہمارے درمیان تفریق نہ کرنا اور ہم جو چاہتے ہیں ہیں اللہ وہی چاہتا ہے اور جو ہم ناپسند کرتے ہیں اللہ ناپسند کرتا ہے۔ اس کے لئے تباہی ہے کمل

تباہی جس نے ہماری فضیلت و خصوصیت کا انکار کیا جو ہمارے رب اللہ نے ہمیں عطا کیں ہیں۔ بیشک جو کچھ اللہ نے ہمیں عطا کیا ہے اس میں سے کسی شئی کا جس نے انکار کیا اس نے اللہ عزوجل کی قدرت کا انکار کیا اور اسکی مشیت کا جو ہمارے پاس ہے.....

اور ان تمام (فضائل) کے باوجود ہم کھاتے ہیں اور پیتے ہیں اور ہم بازاروں میں چلتے پھرتے ہیں اور ہم یہ چیزیں اپنے رب کے امر سے کرتے ہیں اور ہم اللہ کے مکرم بندے ہیں جو اس کے قول سے سبقت نہیں کرتے اور ہم اس کے امر سے ہر کام سرانجام دیتے ہیں اور اس نے ہمیں مخصوص مطہرین بنایا ہے اور اپنے مومن بندوں پر فضیلت دی ہے۔“

(القطرة۔ ج: 1، ص: 142)

مشیتِ الہی یہی ہے کہ محمد و آل محمد ہمارے سامنے کچھ کھائیں پیجیں اور چلیں پھریں تاکہ ان کے فضائل و صفات دیکھ کر لوگ ان کو اللہ نہ کہیں، ورنہ مشیتِ الہی پر تو کسی مخلوق کی کسی صفت کا اطلاق نہیں کیا جاسکتا۔

2.12 عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کے بعد عرض کی ”یا رسول اللہ مجھے حق کی زیارت کرادیں تاکہ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکوں“ آپ نے فرمایا: ”ابن مسعود اس کرے کے اندر داخل ہو جاؤ دیکھو کیا نظر آتا ہے“، ابن مسعود کہتا ہے ”میں داخل ہوا تو دیکھا کہ علی صلوات اللہ علیہ رکوع و سجود کر رہے ہیں اور وہ رکوع و سجود میں خشوع کے ساتھ کہہ رہے ہیں“ اے اللہ اپنے نبی کے صدقے میرے شیعوں میں سے گناہ گاروں کو بخش دے“، پس میں باہر نکلا کہ رسول اللہ گواں کی خبر دوں تو

دیکھا کہ آپ بھی رکوع و سجود میں ہیں اور رکوع و سجود میں خشوع کے ساتھ کہہ رہے ہیں ”یا اللہ اپنے ولی علیٰ کے صدقے میری امت کے گناہ گاروں کو بخش دے“ مجھے تذبذب ہوا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا ”کیا ایمان کے بعد کفر کرتے ہو؟“ میں نے عرض کی ”ایسا نہیں یا رسول اللہ آپ کی زندگی کی قسم میں نے اس کے سوا کچھ نہیں کہ علیٰ کو دیکھا تو وہ آپ کی عظمت کے صدقے اللہ سے سوال کر رہے ہیں اور آپ گود دیکھا تو آپ اُس کی عظمت کے صدقے اللہ سے سوال کرتے ہیں۔ پس مجھے نہیں معلوم کہ آپ دونوں میں اللہ کے نزدیک بلند مرتبہ کون ہے؟“ آپ نے فرمایا ”اے ابن مسعود پیش اللہ نے مجھے اور علیٰ اور حسن اور حسین کو اپنے نورِ قدس سے خلق فرمایا۔ جب اللہ نے ارادہ کیا کہ صنعتوں کو بکھیرے (تحقیق کا نتات) تو میرے نور کی خوبیوں سے آسانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اللہ کی قسم میں آسانوں اور زمین سے عظیم ہوں۔ اور علیٰ کے نور کی خوبیوں سے عرش اور کرسی کو پیدا کیا اور اللہ کی قسم علیٰ عرش و کرسی سے عظیم ہے اور حسن کے نور کی خوبیوں سے حور العین اور ملائکہ کو پیدا کیا اور اللہ کی قسم حسن حور العین اور ملائکہ سے عظیم ہے اور حسین کے نور کی خوبیوں سے لوح و قلم پیدا کیتے اور اللہ کی قسم حسین لوح و قلم سے عظیم ہے۔ اس وقت مشارق و مغارب تاریک تھے تو ملائکہ نے چیخ و پکار کی کہ اے الہی اے ہمارے سردار ان انوار کے صدقے جن کو تو نے خود خلق فرمایا ہے ہمیں اس تاریکی سے نکال۔ اس وقت اللہ نے ایک دوسرے کلمے سے کلام کیا اور اس سے روح کو پیدا کیا اس روح میں ”النور“ کو رکھ کر فاطمہ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا کو خلق کیا اور عرش کے سامنے جلوہ افروز فرمایا تو مشارق و مغارب روشن ہو گئے اور اسی عظمت کے سبب ”ازہراء نام رکھا۔

اے ابن مسعود جب قیامت کا دن ہو گا اللہ عز و جل مجھ سے اور علیٰ سے فرمائے گا جس نے تم دونوں سے محبت کی جنت میں داخل کر دوا اور جس نے تم دونوں سے بغض رکھا

دوزخ میں پھیک دا اور بھی اللہ کے اس قول کی دلیل ہے ”القیافی جہنم کل کفار عنید“ (ق-24) میں نے عرض کی ”یا رسول اللہ فارعند کون ہے“ فرمایا ”کفار جنہوں نے میری نبوت کا انکار کیا اور عنید جنہوں نے علیؑ ابن ابی طالبؑ کی مخالفت کی۔“ (القطرۃ۔ ج: 1، ص: 179)

ابن مسعودؓ نے اپنی آنکھوں سے حق دیکھا کہ رسول اللہ نماز میں صرف ذکر علیؑ نہیں کرتے بلکہ بڑے خشوع و خضوع سے علیؑ کے واسطے دیتے ہیں۔ اور رسول اللہؐ نے اس بارے میں تذبذب کرنے سے منع فرمایا کہ ایمان کے بعد کفر نہ کرو مگر آج کل کا جبار و عنید ملاں والا یت علیؑ کی مخالفت کر کے گرما گرم فربی فال کی سیئین بک کر رہا ہے۔

2.13 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ تبوک کے لیے نکلے تو مولا علی صلوٰۃ اللہ علیہ کو مدینہ میں اپنا خلیفہ بنا کر رخصت ہو گئے۔ فوج کی قسمت میں شکست و ہزیبت تھی۔ حضرت جبراًیلؑ اترے اور وہی سنائی ”یا نبی اللہ یقیناً اللہ آپؐ کو سلام کہہ رہا ہے اور آپؐ کو فتح کی بشارت دیتا ہے مگر آپؐ کو اختیار ہے کہ چاہیں تو ملائکہ قتل کرنے کیلئے نازل ہوں اور اگر آپؐ چاہیں تو علیؑ کو بلا لیں وہ آ جائیں“ پس نبیؑ نے علیؑ کو اختیار کیا تو جبریلؑ نے عرض کی: آپؐ اپنے چہرے کو مدینہ کی طرف پھریں اور ندادیں: یا آبا الغیث، ادرکنی یا علیؑ ادرکنی یا علیؑ“

مختصر ایک مولا علی صلوٰۃ اللہ علیہ نے مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سنی تو فرمایا ”لبیک میں آ رہا ہوں“ اور سلمانؓ کو ساتھ لیا۔ سلمانؓ مولا علیؑ کے نقش قدم پر چلے، سترہ قدم چلنے کے بعد اپنے آپؐ کو میدان جنگ میں مولا علیؑ کے ہمراہ پایا۔ اللہ نے مولا علیؑ کے ہاتھ فتح عطا فرمائی اور آیت نازل ہوئی: وَكَفِى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ القَتَال

(الاحزاب 25)

(القطرة - ج 1، ص 193)

مشیت الہی یہ ہے کہ جس کے لبوں پروجی کی مہرگلی ہوئی ہے اپنی فوج اور دشمن فوج کے سامنے اوپنچی آواز میں صدائیں دے ”یا علی ادرکنی“ تاکہ اپنے پرائے سب پرواضح ہو جائے مشکل وقت میں اللہ کو پکارنا ہو تو کس طرح پکارو۔ اور پھر اللہ تعالیٰ علیؑ کے قبال کو اپنا قمال قرار دیتا ہے۔ تاکہ مقصروں کو پتہ چل جائے علیؑ کا فعل اللہ کا فعل ہوتا ہے۔

2.14 امیر المؤمنینؑ کی شہادت کے بعد امام حسنؑ اور امام حسینؑ جنازے کو لے کر چلے تو رستے میں ایک گھوڑا سوار ملا جس سے مشک کی خوشبو پھیل رہی تھی۔ سوار نے دونوں کو سلام کیا اور مولا حسنؑ سے کہا ”آپؐ حسن بن علیؑ ہیں جس کی غذا و حی و تنزیل تھی اور علم و شرف جلیل میں پروان چڑھا اور خلیفہ امیر المؤمنینؑ اور سید الصیلینؑ ہو“ مولا حسنؑ نے فرمایا ”ہاں“ پھر سوار نے کہا ”اور یہ حسینؑ بن علیؑ سبط نبی رحمت جس کی غذا عصمت اور آسمانہ اور حکمت والی اولاد کی جد ہے“ مولا حسینؑ نے فرمایا ”ہاں“۔

مولا حسنؑ نے فرمایا ”ہمیں وصیت ہے کہ دو آدمیوں کے علاوہ کسی سے کلام نہ کریں: جبرائیلؑ یا خضرؑ، آپؐ کون ہیں ان دونوں میں سے؟“ سوار نے نقاب اللہ دیا اور وہ امیر المؤمنینؑ مولا علیؑ خود تھے۔

(القطرة - ج 1، ص 217)

جو شہادت کے بعد اپنے جنازے کا خود استقبال کر کے وصول کرے وہی وجہ اللہ ہوتا ہے وہی اول ہے وہی آخر ہے وہی ظاہر ہے وہی باطن ہے وہی علیم ہے۔ مشیت الہی یہی ہے کہ مولا علیؑ

علی اعظم کی ہر صفت کا مظہر ہے۔

2.15 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”بیشک اللہ تعالیٰ نے علی ابن ابی طالب صلواۃ اللہ علیہما کے چہرہ مبارک کے نور سے ملائکہ خلق کیتے ہیں وہ اللہ کی تسبیح و تقدیس کرتے ہیں اور اللہ اس کو علیٰ کے محبوں اور اس کی اولاد کے محبوں کے کھاتے میں لکھتا رہتا ہے۔“
(القطرۃ۔ ج: 1، ص: 217)

قادر مطلق کی مشیت یہی ہے کہ عبادت فرشتے کریں اور ثواب شیعوں کے اعمال ناموں میں لکھا جائے۔ اور فرشتوں کی عبادت بھی ایک دوسرے کو فضائل علیٰ سنانا ہو۔

2.16 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ الزہراء صلواۃ اللہ علیہما کا نور نازل ہونے سے پہلے چالیس دن روزے رکھے اور عبادت کی اور حضرت فاطمہ بنت اسد سلام اللہ علیہما کے گھر قیام کیا اور سیدہ خدیجہ الکبریٰ ”کو خبر کرنیکے لیئے پیغام بھیجا“ اے خدیجہ پریشان نہ ہونا میں نے تعلق چھوڑا ہے نہ آپ کو تنہا کیا ہے لیکن میرے رب کا حکم یہی ہے کہ اس کا امر جاری ہو۔ اے خدیجہ پریشان نہ ہونا سب خیر ہے اور بیشک اللہ عز و جل تمہاری عظمت پر روزانہ کئی مرتبہ فرشتوں میں فخر کرتا ہے.....“
(القطرۃ۔ ج: 1، ص: 276)

اللہ عز و جل مخصوصہ سیدہ خدیجہ الکبریٰ کی کرامت پر فرشتوں میں فخر کرتا ہے سنت و مشیت الہی یہی ہے کہ اس نور کے گھر انے پر صلواۃ بھیجی جائے اور ان کے دشمنوں پر مسلسل لعنت کی جائے۔

2.17 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”جس نے اہل بیت سے محبت کی اور ہماری محبت کو اپنے دل میں مضبوط کر لیا اور اپنی زبان سے ہماری حکمت کے سرچشمتوں کو جائی کیا اور اپنے دل میں ایمان کو مضبوط کر لیا اس کے لئے اللہ تعالیٰ ستر نبیوں ستر صد یقین، ستر شہیدوں اور ستر عابدوں کی ستر ستر سال کی عبادتِ الہی کے برابر اعمال میں لکھ دے گا“

(القطرة۔ ج: ۱، ص: ۵۱۸)

مشیتِ الہی ہے کہ محمد و آل محمد کے محبوب کیلئے ادنیٰ ترین انعام جنت ہے مجانِ علیٰ وہ ہیں جو اپنی زبانوں سے مخصوص میں کے احوال و احکام (حکمت کے سرچشمے) جاری کرتے ہیں نہ کہ غیر معموم ملاں کے فتوے عام کرتے ہیں۔

2.18 امام حسن عسکری صلواۃ اللہ علیہ سورۃ بقرۃ کی آیت 85 کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب بنی اسرائیل کے اسلاف کو حکم دیا گیا کہ اس شہر میں داخل ہو جو شام کے شہروں میں سے شہر اریحا ہے اور یہ اس وقت ہوا جب وہ اپنی سرکشی سے نکلے (معافی مانگی) اور اس شہر میں سے جو چاہو اور جتنا چاہو کھاؤ اور بغیر سستی دکھائے شہر کے دروازے پر سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو۔

اور اللہ عزوجل نے دروازے پر محمد اور علی صلواۃ اللہ علیہمَا کی تصویریں بنائی ہوئی تھیں اور ان کو حکم دیا کہ ان تصویریوں کو تظییماً اللہ کیلئے سجدہ کرو اور اپنے دلوں میں ان دونوں کی بیعت کی تجدید کرو اور ان کی ولایت کا ذکر کرو اور ان دونوں کیلئے جو عهد و بیثاق لیا گیا تھا اس کا ذکر کرو۔ اور حُطہ، کہو لیعنی اللہ کیلئے سجدہ کرو محمد و علی صلواۃ اللہ علیہمَا کی تصویر کی تعظیم

کرتے ہوئے اور ان دونوں کی ولایت کا عقیدہ رکھوتا کہ تمہارے گناہ گر جائیں اور برے اعمال مٹا دیئے جائیں۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس فعل کی وجہ سے تمہارے گناہ بخش دوں گا سابقہ خطائیں اور ماضی کے گناہوں کو اور سنسدیداً حکمیں کا مطلب ہے کہ جو گناہ کے قریب نہ گیا یعنی ولایت کی مخالفت نہ کی اور جو اللہ نے ان کی ولایت عطا کی ہے دل میں اس پر ثابت قدم رہے تو اس عمل کی وجہ سے ہم ان کے درجات اور ثواب کئی گناہ بڑھادیں گے۔

(القطرة۔ ج: 2، ص: 91)

مشیتِ الہی ہے کہ کبھی محمد و آل محمدؐ کے نور کو آدمؐ کی پیشانی میں رکھ کر تما ملائکہ کو سجدہ کراتا ہے۔ کبھی محمد و علی صلوات اللہ علیہما کی تصاویر کو سجدہ کرواتا ہے۔ آسمانوں پر انؐ کی نورانی شہیض بناتا ہے، مقام ظہور (کعبہ) کو مرکب سجود بناتا ہے اور مقامِ شھادت کی مٹی (خاک شفا) کو سجدہ گاہ بنادیتا ہے۔

❖.....❖.....❖

معرفتِ الہی کا ذریعہ

3.1 امام باقر صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”اللہ کی عبادت ہماری وجہ سے ہے، اللہ کی پہچان ہماری وجہ سے ہے، اللہ کی وحدانیت ہماری وجہ سے ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کا جاپ ہیں“

(بصائر الدراجات۔ ج: 1، ص: 144)

تمام مخلوقات کو معرفتِ الہی کرانے والے، اللہ کی وحدانیت بتانے والے اللہ کی عبادات سکھانے والے صرف محمد و آل محمد ہیں۔ یہ اللہ تک رسائی کا واحد روازہ ہیں۔

3.2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولا علی صلواۃ اللہ علیہ سے فرمایا ”یا علیٰ تیری مثال میری امت میں ”قل هو الله احد“ جیسی ہے جس نے ایک دفعہ پڑھا گویا ایک تہائی قرآن پڑھا، اور جس نے دو دفعہ پڑھا گویا دو تہائی قرآن پڑھا اور جس نے تین مرتبہ پڑھا گویا پورا قرآن ختم کیا۔ جس نے زبان سے تم سے محبت کی اسکا ایک تہائی ایمان کامل اور جس نے زبان اور دل سے تم سے محبت کی اس کا ایمان دو تہائی کامل ہو گیا اور جس نے

اپنے ہاتھ دل اور زبان سے محبت کی اسکا ایمان مکمل ہے اور قسم اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی مبعوث کیا ہے اگر دنیا والے تم سے ایسے ہی محبت کرتے جس طرح آسمانوں والے کرتے ہیں اللہ ایک شخص کو بھی دوزخ کا عذاب نہ دیتا۔ یا علیٰ جبرائیل نے مجھے رب العالمین کی طرف سے بشارت دی ہے: ”یا محمدؐ اپنے بھائی علیؑ کو بشارت دو یقیناً میں اس کو عذاب نہیں دوں گا جو تم سے محبت کرتا ہے (ولی مانتا ہے) اور اس پر حم نہیں کروں گا جو تم سے عداوت رکھتا ہے۔“

(القطرة۔ ج: 1، ص: 152)

سورۃ اخلاص میں صرف توحید کا بیان ہے یعنی معرفت و لایت علیؑ سے توحید کی معرفت ہوتی ہے۔ ہاتھوں (اعضا و جوارح) سے محبت کے اظہار کا مطلب ہے کہ عمل کی منزل پر ولایت علیؑ کا اقرار کیا یعنی ہر عبادت میں علیؑ کا ذکر کیا۔ جو تین مرتبہ مولانا علیؑ صلوٰۃ اللہ علیہ کا نام پکارے تو اسے پورے قرآن کی تلاوت کا ثواب ہے۔

3.3 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”علیؑ کی ولایت مجھے زیادہ پسند ہے اس کا بیٹا ہونے سے کیونکہ علیؑ کی ولایت فرض ہے اور علیؑ کا بیٹا ہونا فضل ہے۔“

(القطرة۔ ج: 1، ص: 192)

معصوم امام کو معصوم امام کا بیٹا ہونے سے زیادہ فخر ہے ولایت علیؑ پر۔ ولایت علیؑ کی اہمیت اس سے زیادہ خوبصورت اور جامع انداز میں بیان نہیں کی جاسکتی ولایت فرض ولازم ہے کیونکہ اس کے بغیر نہ توحید سمجھ میں آسکتی ہے اور نہ ہی دین، نہ ہی انسانیت نہ ہی حلال و حرام۔ ولایت فرض ہے کیونکہ اس کی وجہ سے انسان کی ولادت فطرت الہی کے مطابق رہتی ہے اور

انسان اپنی طیب ولادت پر فخر کر سکتا ہے۔

3.4 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”یا علیٰ اللہ کو کوئی نہیں جانتا سوائے میرے اور تیرے اور مجھے کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے اور تیرے اور تجھے کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ اور میرے۔“
(القطرة۔ ج: 1، ص: 238)

اب جو اللہ کی معرفت چاہتا ہوا سے لامحالہ محمد علی صلواۃ اللہ علیہمہ کے در پر آنا پڑے گا اور باب مدینہ لعلم مولا علیٰ ہیں۔ جس کے حلق سے نیچے ولایت اترتی نہ ہو وہ معرفت الہی خاک حاصل کرے گا۔ جو ولایت علیٰ کا زبانی کلامی قائل ہو وہ ولایت الہی کا ادراک کرنی نہیں سکتا۔ ولا یودی حقہ المجتهدون۔

3.5 امام محمد باقر صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”ہم اللہ کا جلال اور اس کی کرامت ہیں، ہماری وجہ سے اللہ بندوں پر ہماری اطاعت کرنے پر اکرام کرتا ہے۔“
(القطرة۔ ج: 1، ص: 335)

اب جو بھی اللہ کے عظمت و جلال کی اپنی حیثیت کے مطابق معرفت حاصل کرنا چاہے اور اس کے انعام و اکرام کو حاصل کرنا چاہے تو اسے دل، زبان اور عمل سے معصومین کی ولایت کا اقرار کرنا ہوگا جس کے بغیر نہ ایمان کامل ہوتا ہے نہ اعمال قول ہوتے ہیں۔

3.6 امام محمد باقر صلواۃ اللہ علیہ کے فرمان کے چند کلمات ”..... ہم اسماء الحسنی ہیں جن

کی معرفت کے بغیر اللہ کسی بندے کا کوئی عمل قبول نہیں کرتا اور اللہ کی قسم ہم وہ کلمات ہیں جو آدم کو تعلیم کئے گئے جن سے اس کی توبہ قبول ہوئی۔ پیشک اللہ نے ہمیں سب سے بہترین خلق کیا اور سب سے بہترین صورت عطا فرمائی اور اس نے ہمیں اپنے بندوں پر اپنی آنکھ قرار دیا اور اپنی مخلوقات میں اپنی بلوتی ہوئی زبان بنا�ا اور ان پر اپنی رحمت و رحمانیت کے کھلے ہوئے ہاتھ بنا�ا اور اپنا وہ چیزوں بنا�ا جس سے اس تک رسائی ہوتی ہے اور اپنا وہ دروازہ بنا�ا جس سے اس کی طرف را ہنمائی ہوتی ہے اور اپنے علم کا خزانچی بنا�ا اور اپنی وحی کا ترجمان بنا�ا اور اپنے دین کی پیچان بنا�ا اور نہ ٹوٹنے والا سہارا (رابط) بنا�ا اور وہ واضح دلیل بنا�ا جس سے ہدایت ملتی ہے.....”

(القطرة۔ ج: 1، ص: 344)

اللہ کے خوبصورت نام (محمد وآل محمد) جن کے ذکر کے بغیر اللہ کوئی عمل قبول نہیں کرتا حتیٰ کہ تمام انسانوں کے باپ آدم کو بھی ان اسمائے حسنی کا فرد افراد اذکر کرنے سے اللہ کی توجہ می۔ حارثی مخلوط ملاں اللہ کے اسم اعظم کے ذکر سے عبادت کو باطل قرار دیتا ہے۔ یہ اسمائے حسنی ہی اللہ کی پیچان و رسائی کا ذریعہ ہیں اور اس کی وحی کا ترجمہ کرتے ہیں یعنی قرآن کے ظاہری الفاظ سے خود مطالب اخذ کرنے کی ممانعت ہے قرآن کا ترجمہ ہو یا تاویل اس کا حق صرف معصومین کو ہے۔ جس دین میں معصومین کے اسمائے گرامی کا ذکر ہو وہ ہی اللہ کا دین ہے۔ معصومین ہی واضح دلیل ہیں جن سے ہدایت ملتی ہے یعنی قول معصوم کے بغیر دلیل عقلی سے ہرگز ہدایت نہیں مل سکتی۔

3.7 امام محمد باقر صلوات اللہ علیہ نے فرمایا ”جو خوش بختی چاہے کہ اس کے اور اللہ کے درمیان حجاب ختم ہو جائے حتیٰ کہ وہ اللہ کو دیکھ سکے اور اللہ کی نظر اس پر ہو پس وہ آل محمد سے محبت کرے اور ان کے دشمنوں پر تراکرے اور اپنے امام وقت سے متمسک رہے کیونکہ اس

طرح کرنے سے اللہ کی نظر اس پر ہوگی اور وہ اللہ کو دیکھے (نظر بصیرت) رہا ہو گا۔
(القطۃ۔ ج: 2، ص: 37)

محمد و آل محمد مسے مودت و محبت سے مراد معرفت و لایت اور معرفت نورانی ہے۔ زبانی کلامی
محبت کے دعویٰ سے اللہ نظر نہیں آتا۔ اس کے ساتھ ساتھ امام زمانہ سے تمک اور ان کے شیخوں پر
لعنت ضروری ہے۔ معصومین کے اسمائے حسنی کے ذکر سے روکنے کا واحد مقصد یہی ہے کہ طاغوتی ملاں
مؤمنین کو پردہ ظلمت میں رکھنا چاہتا ہے تاکہ اللہ کی معرفت و زیارت سے محروم رہیں اور طاغوتی ملاں کی
طرح بصیرت کے اندر ہے رہیں اور آخرت میں بھی اندر ہے مشور ہوں۔



معراج کا راز

4.1 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ معراج کی رات آپؐ کے رب نے آپؐ سے کس لمحے (زبان) میں خطاب فرمایا؟ آپؐ نے فرمایا ”اللہ نے علیٰ ابن ابی طالبؓ کے لمحے میں خطاب فرمایا تو میں نے شوق سے پوچھا: اے میرے رب تو بول رہا ہے یا علیٰ؟ اللہ نے فرمایا: یا احمدؐ میں وہ جو کسی چیز کی مانند نہیں ہوں اور نہ کوئی قیاس کیا جا سکتا ہے مجھ پر انسانوں کی طرح اور نہ کسی چیز کا وصف میرے لئے ہے۔ میں نے تجھے اپنے نور سے خلق کیا اور علیٰ کو تیرے نور سے خلق کیا پس میں تیرے دل کے رازوں سے واقف ہوں پس میں تیرے دل میں علیٰ ابن ابی طالبؓ سے زیادہ کسی کی محبت نہیں پاتا اسی لیتے میں نے اس کے لمحے میں بات کی ہے تاکہ تیرا دل مطمئن رہے۔“

(القطرۃ۔ ج: 2، ص: 184)

کائنات کے بلند ترین مقام قاب قوسین پر علیٰ کی زبان اور لہجہ رائج ہے۔ اللہ کو اپنے حبیبؐ کے دل میں علیٰ کی محبت کے سوا کچھ نظر نہ آیا جبکہ حبیبؐ اللہ کے قریب ترین مقام پر تھا۔ مقصراً ملاں کو تعجب ہونا چاہیے کہ اس وقت تو نبیؐ اکرمؐ کے دل میں اللہ کی محبت جوش مارنی چاہیے تھی۔ حقیقت واضح

رہے کہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں علی صلواۃ اللہ علیہ کی محبت میں سرست ہیں۔ اللہ کو جس عبادت میں علی نظر نہ آئے اسے قبول نہیں کرتا۔

4.2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”معراج کی رات چوتھے آسمان پر میں نے بالکل علی بن ابی طالب کی صورت دیکھی تو جراں میں سے پوچھا: کیا یہ علی ہیں؟ تو مجھے وحی کی گئی کہ اللہ نے اس فرشتے کو علی ابن ابی طالب کی صورت پر خلق کیا ہے اور ہر روز ستر ہزار فرشتے اس کی زیارت کرنے آتے ہیں اور اللہ کی تسبیح اور بُرایائی بیان کرتے ہیں اور اس کا ثواب علی ابن ابی طالب کے محبوب کے لئے ہے۔“

(بشارۃ المصطفیٰ - ص: 253)

ایسی احادیث حارثی ذہنوں پر بچلی بن کر گرتی ہیں اسی لئے وہ احادیث کا مختلف بہانوں سے انکار کرتے ہیں۔ اللہ معصوم فرشتوں کیلئے خود مولا علی کی حیثیت جانتی شیبہ بناتا ہے اور راز فرشتوں کا ازال سے ابد تک تابنا تاگا ہوا ہے اور وہ بھی آسمانوں پر اللہ کے قرب میں اور پھر فرشتے مولا علی کی شیبہ کی زیارت کرتے ہوئے سبحان اللہ اور اللہ اکبر کے نعرے لگاتے ہیں اور ثواب شیعوں کے کھاتے میں لکھا جاتا ہے۔

4.3 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”پیشک جب میں اپنے رب کے پاس معراج پر گیا تو اس نے جاپ کے پیچھے سے مجھے وحی کی جو بھی وحی کی اور مجھ سے کلام کیا جس کلام میں یہ بھی فرمایا یا محمد علی اول علی آخوند علی ظاہر علی باطن ہے اور وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ میں نے پوچھا یا رب ایسا تو تو نہیں ہے؟ ایسا تو تیرے لئے نہیں ہے؟ اس نے فرمایا: یا محمدؐ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں عالم الغیب والشهادۃ، رحمان و رحیم

ہوں پیشک میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں الملک القدوس السلام المؤمن الحبیب
 العزیز الجبار الستکر ہوں اور مشکوں کے شرک سے بند ہوں پیشک میں اللہ ہوں میرے سوا
 کوئی معبود نہیں میں خالق، باری، مصور ہوں اسماء الحسنی میرے لئے ہیں آسمانوں اور
 زمینوں میں جو کچھ ہے میری تسبیح کرتا ہے اور میں عزیز الحکیم ہوں۔ یا محمد پیشک میں اللہ ہوں
 میرے سوا کوئی معبود نہیں میں اول ہوں جس سے قبل کوئی شئی نہیں اور میں آخر ہوں کہ
 میرے بعد کوئی شئی نہیں اور میں ظاہر ہوں میرے اوپر کوئی شئی نہیں اور میں باطن ہوں
 میرے نیچے کوئی شئی نہیں اور میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں ہر چیز کا علم رکھتا
 ہوں۔

یا محمد! علی اول ہے آنہ میں اس کے بارے میں سب سے پہلے بیثاق لیا گیا۔ یا
 محمد! علی آخر ہے آنہ میں سب سے آخراں کی روح پڑنے کی اور وہ دابۃ الارض ہے جو
 ان سے کلام کرے گا۔ یا محمد! علی ظاہر ہے جو کچھ میں نے آپ پر دوہی کی اس پر ظاہر ہے ایسا
 نہیں ہے کہ کوئی چیز اس سے چھپائی گئی ہو۔ یا محمد! علی باطن ہے میرے رازوں کا امین
 (بطن) ہے جو راز آپ کے پاس ہیں۔ میرے اور تیرے درمیان کوئی راز ایسا نہیں جو اس
 سے چھپا ہوا ہو۔ یا محمد! جو کچھ حلال و حرام خلق کیا گیا ہے علی اس کا علم رکھتا ہے۔

(بصارۃ الدرجات۔ ج: 2، ص: 475)

معراج کا پیغام یہی ہے کہ مولا علی اللہ کی صفات کا مظہر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے امت کے ظرفوں کو دیکھتے ہوئے اللہ سے تھوڑی تشریح کروادی تاکہ مقصص مرتد نہ ہو جائیں اور ذرا کم
 ظرف والے علی کو اللہ نہ کہنا شروع کر دیں۔

4.4 ایک اعرابی نے امیر المؤمنین سے عرض کی مولा اپنے بارے میں کچھ بیان فرمائیں تو آپ نے فرمایا: میں صدیق اکبر ہوں اور فاروق اعظم ہوں اور میں وحی خیرالبشر ہوں اور میں اول ہوں اور میں آخر ہوں اور میں ظاہر ہوں اور میں باطن ہوں اور میں ہر چیز کا علیم ہوں اور میں عین اللہ ہوں اور میں جب اللہ ہوں اور میں رسولوں پر اللہ کا امین ہوں میری وجہ سے اللہ کی عبادت ہوئی اور ہم زمین و آسمان میں اللہ کے خزانوں کے امین ہیں اور میں زندگی عطا کرتا ہوں اور میں موت دیتا ہوں اور میں وہ زندہ ہوں جس کو موت نہیں،“

اعربی کو تجربہ ہوا (تو مولا علیؑ نے اس کے ظرف کے مطابق تشریع فرمادی تاکہ اس کا ظرف چھلک نہ جائے۔)

(اقطرۃ۔ ج: 2، ص: 192)

ابوذرؓ نے بیان کیا ”ایک رات میں نے سید و سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو امیر المؤمنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے فرماتے دیکھتا: جب صحیح ہو تو بقیع کے پہاڑوں کی طرف جانا اور زمین کے اوپنے مقام پر ٹھہر جانا اور جب سورج طلوع ہو تو اسے سلام کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے کہ آپ کے بارے میں بیان کرے۔ صحیح کے وقت امیر المؤمنین نکلے اور ان کے ساتھ ابو بکر اور عمر اور مہاجرین و انصار کی ایک جماعت تھی اور بقیع میں پہنچ کر اوپنے مقام پر ٹھہر گئے جب سورج کا دائِ طلوع ہوا تو مولٰا نے فرمایا: ”اے اللہ کی جدید خلقت اور اللہ کے مطیع تجھ پر سلام“ تو ہم نے آسمانوں سے آواز سنی اور بولنے والے نے جواب دیا ”وَعَلَيْکُمُ السَّلَامُ اَوَّلَمْ يَأْتِيَ الظَّاهِرُ اَوْ الْبَاطِنُ اَوْ جُو هُرْشَتَیْ کَا عَلِیْمٌ هے؟“۔ جب ابو بکر، عمر، مہاجرین و انصار نے سورج کا کلام سناتوبے ہوش ہو گئے کچھ گھنٹوں

بعد افاقہ ہوا اور امیر المؤمنین اپنے بیت الشرف میں واپس تشریف لے آئے۔ وہ جماعت کے ساتھ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: آپ تو کہتے تھے کہ علی ہمارے جیسا بشر ہے لیکن سورج نے تو اُن سے اس طرح خطاب کیا ہے جیسے اللہ باری تعالیٰ کو خطاب کیا جاتا ہے؟“

(کتاب سلیم ص ۲۵۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارتداد سے بچانے کیلئے پھر تشریح فرمادی۔ مولا علی صلوٰۃ اللہ علیہ کے فضائل کی برداشت صرف ان مؤمنین کیلئے ہے جن کو مولا خود چاہیں۔ موسیؑ کے صحابیوں نے تو نور کی بھلک دیکھی اور مر گئے اور یہاں مولاؐ کے فضائل کا ایک فقرہ برداشت نہ ہو سکا۔ مقصیر فضائل برداشت نہیں کر سکتے یہ ان کی طینت کا قصور ہے۔

4.5 امام محمد باقر صلوٰۃ اللہ علیہ نے اللہ کے قول ”ثُمَّ دَنِي فَتَدْلِي“ ه فکان قاب قوسین او ادنیؑ (سورہ نجم ۹-۸) کے بارے میں فرمایا ”محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے اتنے قریب ہوئے کہ اللہ اور آپؐ کے درمیان ایک فریم کے علاوہ کچھ نہ تھا جلو نہ کا بنا ہوا تھا جس کا فرش سونے کا تھا نزدیک ہو کر دیکھا تو اس پر تصویر نظر آئی تو اللہ نے پوچھا: یا محمدؐ اس صورت کو پہچانتے ہو؟ آپؐ نے عرض کی: ہاں یہ علیؑ ابن ابی طالبؑ کی تصویر ہے۔ تو اللہ نے آپؐ سے فرمایا اسؐ کی شادی میں نے فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہما سے کردی ہے اور اسے وصیؑ قرار دیا ہے۔“

(القطرۃ۔ ج: ۱، ص: 220)

معراج کا راز کھل گیا ہے کہ اللہ عزوجل اور اس کا رسولؐ ہر جگہ علیؑ کو دیکھنا چاہتے ہیں اور اسی کا

ذکر کرتے ہیں کسی جگہ علیؑ کی تصویر یا جاپ اللہ بنی ہوئی ہے تو کہیں مولا علیؑ کی نورانی شبیہ ہے اور کسی جگہ فرشتہ علیؑ کی شبیہ بنایا گیا ہے۔ اپنے حسیبؓ کے استقبال کیلئے اللہ قادر مطلق قاب قوسین کو علیؑ کی سنہری تصویروں سے سجا تا ہے اسی کا لمحہ اپنا تا ہے اسی کا ذکر کرتا ہے۔ فضائل علیؑ سے عنادر کھنے والے مقصرين کی عبادات آسمان پر خاک پہنچیں گی۔ ایسی عبادت توزیم سے اٹھنے کے قابل نہیں ہوتی جس میں ذکر علیؑ نہ ہو۔ جب تک اللہ نے عرش پر مولا علیؑ کا نام نہ لکھا تا مفرشتے اس مل کرنا اٹھا سکے۔

4.6 امام محمد باقر صلواۃ اللہ علیہ سورۃ الاسراء کی پہلی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا تو مجھے اپنے شانوں کے درمیان ٹھنڈک محسوس ہوئی۔

(القطرة۔ ج: 2، ص: 51)

جن شانوں پر اللہ نے اپنا دستِ قدرت رکھا معراج پر، انہیں شانوں پر رسول اللہ مولا علیؑ کو بلند کرتے تھے۔ بہت سارے نامور شعراء نے اس پر اشعار لکھے ہیں۔

قیل لی قل فی علی المرتضی
کلمات تطفیء ناراً موقدہ
قلت لا يلغ قولی رجلا
حارذو الجهل إلی آن عبده
وعلیٰ واضعاً جلاله
بـمـکـان وـضـعـ اللهـ يـدـه
(ابی نواس)

قالو امدحت على الطهر قلت لهم
كل امتداح جميع الارض معناه

ماذَا أَقُولُ لِمَنْ حَطَّ لِهِ قَدْمًا
فِي مَوْضِعٍ وَضَعَ الرَّحْمَنُ يَمْنَاهُ
(المناقب۔ ج: 2، ص: 137)

4.7 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سو بیس مرتبہ آسمانوں پر معراج کو تشریع لے گئے اور کوئی باری ایسی نہیں کہ اللہ عزوجل نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرائض کی وصیت سے بڑھ کر علیؑ اور آئمہؑ کی ولایت کی وصیت نہ کی ہو۔“

(القطرة۔ ج: 2، ص: 191)

معراجوں کا مقصد یہی تھا کہ علیؑ اور اس کے بیٹوں کی ولایت کی اہمیت واضح ہو اور لوگ اللہ کی خوشنودی حاصل کرتے ہوئے عذاب سے نجات ملے۔ ولایت علیؑ تو فرائض سے کہیں بلند ہے۔ اس سے زیادہ گمراہی اور بد بختی کیا ہوگی کہ گمراہ ملاں کمزور ایمان والوں کو گمراہ کرتا ہے کہ فرائض پر ذکر و لایت کے بغیر زور دو۔

4.8 حدیث میں پیان ہے کہ ”نماز مومن کی مراجع ہے۔“
(بخار الانوار۔ ج: 79، ص: 303)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظاہری طور پر 120 مرتبہ مراجع کی ہر دفعہ علیؑ کا ذکر، علیؑ کی ولایت کی وصیت، علیؑ کی تصویریں، علیؑ کی شبیہیں، علیؑ کی زبان اور لہجہ۔ اسی طرح مومن کی نماز مراجع تب ہی بن سکتی ہے جب نماز میں علیؑ کا تصور ہو، علیؑ کا ذکر ہو۔ علیؑ کے بتائے ہوئے طریقے سے نماز ادا ہو۔ اور اگر ایسا نہیں ہے تو قیامت کے دن حسرت ہوگی

ہائے میں نے سبیل کو کیوں اختیار نہ کیا۔ ہائے میں نے جنوب اللہ کے بارے میں کوتا ہی کیوں کی، دانتوں سے ہاتھ کاٹے گا کاش میں تراپی ہوتا ذکر ولایت کرتا ہائے میں اصل نماز یوں میں سے نہ تھا۔

❖.....❖.....❖

مقصدِ تخلیقِ کائنات

5.1 ”پس اللہ عزوجل نے فرمایا اے میرے ملائکہ اور اے میرے آسمان کے رہنے والو! میں نے بلند شدہ آسمان کو نہیں پیدا کیا اور نہ پھیلی ہوئے زمین کو اور نہ روشن چاند کو اور نہ درخشاں سورج کو اور نہ گھونمنے والے آسمان کو اور نہ بہنے والے دریا کو اور نہ چلنے والی کشتی کو مگر یہ کہ ان انوار خمسہ کی محبت میں جو کسائے کے نیچے تشریف فرمائیں۔“
(حدیث کسائے)

یہ کائنات جو اللہ نے انوار خمسہ صلوات اللہ علیہم اجمعین کی محبت میں خلق کی ہے اس کائنات کی حدود کا دراک انسانی عقل سے باہر ہے۔ انسان اس کائنات کا بہت چھوٹا سا جز ہے۔ ہر وہ انسان جو نظرتِ الہی پر پیدا ہوا ہے جس کی خلقت میں شیطان کی شرکت نہیں اس کا ہر عمل مودتِ محمد و آل محمد پر منی ہو گا۔

5.2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا ”اگر آپ نہ ہوتے تو میں کائنات خلق نہ کرتا اور اگر علی صلوات اللہ علیہ نے ہوتے تو میں آپ کو خلق نہ

کرتا اور اگر فاطمہ صلواۃ اللہ علیہما نہ ہوتیں تو میں آپ دونوں (صلواۃ اللہ علیہما) کو خلق نہ کرتا۔“

(القطۃ۔ ج: ۱، ص: 273)

سیدۃ النساء العالیین صلواۃ اللہ علیہما مرکبِ مودت ہیں جن کا ہمسر سوائے مولا علی صلواۃ اللہ علیہ کے کوئی نہیں۔ اگر یہ نہ ہوتے تو نہ کائنات ہوتی نہ انسان ہوتا نہ عبادات ہوتیں۔ کائنات کی ہر شے ان کے صدقے میں ہے۔ زبان، دل اور عمل سے ان کی مودت کے اقرار کے بغیر نہ کوئی عبادت ہے نہ انسانیت ہے محض شروشیطانیت ہے۔

5.3 امیر المؤمنین صلواۃ اللہ علیہ کے خطبے کا ایک جملہ ہے ”وَبِنَا يَفْتَحُ اللَّهُ وَبِنَا يَخْتَمُ اللَّهُ“ ہماری وجہ سے اللہ نے کائنات کی ابتداء کی اور ہماری وجہ سے اس کا اختتام ہو گا۔

(کتاب سلیم ص: 260)

کائنات کی ہر شے معصومین کا صدقہ ہے۔ مشیت الہی یہی ہے کہ ہر عمل کی ابتداء اور انہا معصومین صلواۃ اللہ علیہم اجمعین سے ہو۔ ہر وہ عمل جس سے دانستہ طور پر ذکر مخصوص حذف کیا جائے وہ عمل شیطانی ہوتا ہے چاہے نماز کیوں نہ ہو۔

5.4 امام باقر صلواۃ اللہ علیہ کے فرمان کے چند جملے اس طرح ہیں：“..... اور ہم وہ ہیں جن کی وجہ سے اللہ نے ابتداء کی اور ہماری وجہ سے اختتام کرے گا..... اور ہم نبوت کی کان ہیں اور ہم رسالت کی جائے پناہ ہیں اور ہم وہ ہیں جن کی طرف ملائکہ کی آمد و رفت

رہتی ہے.....پس جس نے ہماری معرفت حاصل کی اور ہماری نصرت کی اور ہمارے حق کو پہچانا اور ہمارے امر کو اختیار کیا پس وہ ہم سے ہے اور ہماری طرف ہے۔“

(بصائر الدراجات۔ ج: 1، ص: 141)

ہر معصوم نے بار بار وہی پیغامِ الہی دیا کہ موصویں ہی وجہ تحقیق کائنات ہیں نبوت و رسالت انہی کے درستے ملتی ہے ملائکہ کا مرکز ہدایت انہی کا در ہے۔ نجات اسی کے واسطے ہے جس نے ان کے حق ولایت کو جان لیا اور نصرت کی یعنی تبلیغ ولایت کی اور ملاں کے فتوؤں کو پاؤں تلے روندتے ہوئے آئمہؐ کے امر کو اختیار کر لیا۔

5.5 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”بیشک کرو یتین ہمارے شیعوں میں سے ایک قوم ہے جو خلقِ اول میں سے ہیں اللہ نے ان کی رہائش عرش کے پیچھے قرار دی ہے اگر ان میں سے ایک کے نور کو اہل ارض پر تقسیم کیا جائے تو کافی ہو گا۔ پھر فرمایا بیشک جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا تو اللہ نے کرو یتین میں سے ایک کو حکم دیا تو اس نے پھر پر تجلی کی اور وہ بے ہوش ہو گئے۔“

(القطرة۔ ج: 1، ص: 353)

اللہ قادر مطلق کو منافق ناصی خارجی قسم کے نام نہاد شیعوں کی کوئی ضرورت نہیں جو غیر معصوم ملاں کے اشاروں پر ذکر معصوم سے پرہیز کریں۔ اللہ نے کرو یتین کو آسمان و زمین سے پہلے خلق کیا اور بلندترین مقام پر ان کی رہائش کا انتظام کیا۔ کربوی مولا علی صلواۃ اللہ علیہ کے ایسے شیعہ ہیں کہ ان میں سے ایک کا نور تمام اہل ارض کے لئے کافی ہو اور اولی العزم نبی ان کے نور کی تجلی برداشت نہ کر سکے۔ نضائل موصویں صلواۃ اللہ علیہم اجمعین وہی برداشت کر سکتے ہیں جن کیلئے مولا کی مشیت ہو۔ عالم زر میں

انکار کی وجہ سے نجس ولادت والے اسمائے حنفی کے پاک ذکر کو اپنی زبانوں پر جاری کر ہی نہیں سکتے۔

5.6 مولا علی صلواۃ اللہ علیہ کی ایک طویل حدیث کا اقتباس یوں ہے: ”اللّٰهُ تَعَالٰی اور اس کے ساتھ کوئی شئی نہ تھی پس سب سے اول اس نے اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور خلق فرمایا پانی، عرش، کرسی، آسمان، زمین، لوح، قلم، جنت، دوزخ، ملائکہ، آدم اور حوا کے خلق کرنے سے چار لاکھ چوبیں ہزار سال پہلے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور خلق فرمایا تو وہ اللہ عز وجل کے سامنے ایک ہزار سال شیع وحد کرتے ہوئے ٹھہر ارہا اور اللہ تبارک و تعالیٰ اس کی طرف دیکھتا رہا اور فرماتا رہا: اے میرے عبد! تو ہی میری مراد ہے تو ہی مرید ہے تو میرے خلق میں سب سے افضل ہے اور مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم اگر تو نہ ہوتا تو کائنات پیدا نہ کرتا۔ جس نے آپ سے محبت کی میں اس سے محبت کرتا ہو اور جس نے آپ سے بعض رکھا میں اس سے بعض رکھتا ہوں۔

(پھر آپ کا نور چکا اور اس سے شعاع بلند ہوئی تو اس سے اللہ تعالیٰ نے بارہ حجاب خلق فرمائے۔ آپ کا نور ان حجابوں میں 78 ہزار سال اللہ کی حمد و شنا کرتا رہا۔ پھر اللہ نے آپ کے نور سے 20 نور کے سمندر خلق فرمائے۔ آپ کا نور ان سمندروں میں ایک ایک کرے داخل ہوتا رہا)۔

جب سمندروں میں سے آخر والے سے باہر تشریف لائے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
اے میرے حبیب آپے میرے رسولوں کے سردار اور اے میرے خلق اول اور اے میرے آخری رسول آپ ہی یوم محشر کے شفیع ہیں۔

پس نور محمد نے سجدہ کیا پھر جب قیام فرمایا تو اس سے ایک لاکھ چوبیں ہزار قطرے گرے پس اللہ تعالیٰ نے محمد نبی کے نور سے گرنے والے تمام قطروں سے انبیاء کو

خلق فرمایا جب انیاء کے انوار مکمل ہو گئے تو انہوں نے نورِ محمدؐ کا طواف کرنا شروع کر دیا جس طرح حاجی بیت اللہ الحرام کا طواف کرتے ہیں اور وہ اللہ کی تبیح و حمد کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے ”سبحان من هو عالم لا يجهل، سبحان من هو حليم لا يعجل، سبحان من هو غنى لا يفتقر“۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو آواز دی ”کیا تم جانتے ہو میں کون ہوں؟“ پس نورِ محمدؐ نے تمام انوار انیاء سے سبقت کرتے ہوئے فرمایا (انیاء کی تعلیم کی خاطر) : تو وہ اللہ ہے کہ تیرے سوا کوئی معبد نہیں اور تو واحد ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ تمام ربؤں کا رب ہے اور تمام بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی : آپؐ میرے صفحی ہیں آپؐ میرے حبیبؐ ہیں اور آپؐ تمام مخلوقات سے افضل و بہترین ہیں آپؐ کی طاہر آں تمام امتوں سے افضل ہے جو انسانوں کی فلاح کیلئے قیام کرے گی.....“

(القطرة۔ ج: 2، ص: 87)

یہ حدیث زمان و مکان کی خلقت سے قبل سے متعلق ہے لہذا اس حدیث میں مذکورہ سال سمشی یا قمری سال نہیں ہیں بلکہ نوری سال ہیں۔ رسول اللہ اور مولا علی صلوات اللہ علیہ وسلم کا نور ایک ہے۔ اللہ نے انہیں صرف اپنی خاطر خلق فرمایا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا رہا تو ہی میری مراد ہے تو ہی مرید ہے۔ یہ بڑی گھری حقیقت ہے جس تک عقل انسانی کی رسائی محال ہے۔ محمدؐ اور علی صلوات اللہ علیہ وسلم وہ نور ہے جس کے نور اُنیٰ پیسے کے قطروں سے انیاء خلق ہوتے ہیں۔

جو اللہ کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر اللہ عز و جل کی مراد کے ذکر سے منہ موڑے اس میں شک نہیں کہ وہ بارگاہ الہی سے نامراد و مغضوب نکلا جائے گا۔ انیاء نے اس نور کا طواف کیا تو اللہ کو یہ ادا اتنی پسند آئی کہ مولا علی صلوات اللہ علیہ کے نور کا ظہور کعبہ میں فرمایا اور احلِ ارض کیلئے مرکز طواف بنادیا۔

5.7 امام باقر صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”سیدۃ النساء کا نام فاطمۃ الزهراء اس لئے ہے کہ اللہ عزوجل نے آپ کو اپنے نور عظمت سے خلق فرمایا جب آپ کا نور چکا تو تمام آسمان اور زمین روشن ہو گئے آپ کے نور کی روشنی سے ملائکہ کی بصارت جواب دے گئی اور ملائکہ سجدے میں گر گئے اور عرض کی: اے ہمارے معبد و سردار یہ نور کس کا ہے؟ تو اللہ نے ان کی طرف وجہ کی ”یہ میرے نور سے نور ہے، میں نے اسے اپنے آسمان میں سکونت دی ہے اور میں نے اسے اپنی عظمت سے خلق فرمایا ہے اوس کا ظہور میرے نیوں کے نبی کے صلب سے ہو گا جو تمام انبیاء سے افضل ہے اور اس نور سے ایک امت (آنہ طاہرین) کا ظہور ہو گا۔ وہ میرے امر کی خاطر قیام کریں گے اور مخلوق کو میرے طرف حدایت کریں گے اور میں نے انہیں اپنی زمین میں خلفیہ بنایا ہے۔“

(القطرة۔ ج: 2، ص: 257)

جن کے نور سے کائنات روشن ہوئی ان کے ذکر سے عبادات کو جلائی ہے۔ سیدۃ النساء العالیین صلواۃ اللہ علیہما کے نور عظمت کی تاب کوئی نہیں لاسکتا۔ روزِ محشر بھی سب مخلوقات کو نظریں جھکانے کا حکم ہو گا تاکہ آپ کی سواری گذر جائے۔

5.8 فیضۃ بن یزید چھٹپتی نے امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا ”آپ اللہ کے بلند آسمانوں، ہمارے بھی زمین اور پہاڑوں اور ظلمت و نور کے خلق کرنے سے پہلے کہاں تشریف فرماتھے؟

آپ نے فرمایا ”اے فیضۃ! ہم آدم کے خلق ہونے سے پدرہ ہزار سال پہلے نور کی صورتوں میں عرشِ الہی کے گرد اللہ کی تسیع کرتے تھے۔ جب اللہ نے آدم کو خلق فرمایا تو

ہمارے انوار کو ان کے صلب میں قرار دیا ہم طاہر صلب سے مطہر حرم میں منتقل ہوتے رہے حتیٰ
کہ اللہ نے نور مجھ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور فرمایا۔

(القطرة۔ ج: 2، ص: 392)

محمد و آل محمد زمان و مکان سے پہلے ہیں۔ ان کا نور خلق اول ہے مگر ان کی حقیقت کیا ہے وہ
صرف ان کا خالق جانتا ہے ہمیں صرف اتنا معلوم ہے کہ یہ مشیت الہی ہیں جب سے مشیت ہے تب
سے یہ ہیں۔

❖.....❖.....❖

معیارِ قربتِ الہی

6.1 حضرت ابوذرؓ نے مولا علی صلواۃ اللہ علیہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ”تحقیق عرش کے گردنوے ہزار ملاکہ ہیں جن کی نہ کوئی تسبیح ہے اور نہ کوئی عبادت سوائے علی ابن ابی طالب (صلواۃ اللہ علیہمَا) کی اطاعت کے اور ان کے دشمنوں سے برأت کے اور ان کے شیعوں کیلئے استغفار کے پیشک اللہ نے خاص فضل کیا جبراںیل اور میکاںیل اور اسرافیل پر علی صلواۃ اللہ علیہ کی اطاعت کی وجہ سے اور ان کے دشمنوں سے برأت کی وجہ سے اور ان کے شیعوں کیلئے استغفار کرنے کی وجہ سے۔

لمیزِ اللہ نے ہرامت جس میں نبی مرسل تھا پر علی صلواۃ اللہ علیہ کے ذریعے اپنی جنت قائم کی اور جتنی زیادہ ان کی علی صلواۃ اللہ علیہ کے بارے میں معرفت تھی اتنا بلند درج ان کا اللہ کے نزدیک ہے۔

اگر میں اور علی (صلواۃ اللہ علیہمَا) نہ ہوتے تو اللہ نہ پہچانا جاتا اور اگر میں اور علی (صلواۃ اللہ علیہمَا) نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ ہوتی اور اگر میں اور علی (صلواۃ اللہ علیہمَا) نہ ہوتے تو نہ ثواب ہوتا نہ عقاب اور اللہ کا علی (صلواۃ اللہ علیہ) سے کوئی پردہ نہیں اور نہ ہی اللہ کا اس سے کوئی جواب ہے اور علی ہی اللہ اور اسکی مخلوق کے درمیان پردہ وجواب ہے۔

(کتاب سلیم۔ ص: 381)

اللہ اکبر! عرشِ الہی کے گرد مقرب فرشتوں کی عبادت کیا ہے: ولایتِ علی، علی کی دشمنوں پر تبر، علی کے شیعوں کی بخشش کی دعا میں اور ملائکہ میں جو معرفت و ولایت علی میں میں بڑھ گئے وہ ملائکہ کے سردار بن گئے اسی طرح نبیوں میں اولوا العزمر رسول بنے۔ اگر علی نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ ہوتی۔ اسی طرح ذکرِ علی کے بغیر عبادت نہیں ہو سکتی۔

کتاب سلیم کے صفحہ 382 پر حدیث میں مزید تفصیل بیان ہے کہ انبیاء کی منزلتیں رسول اللہ اور مولا علی صلواۃ اللہ علیہمَا کی معرفت اور اقرار و ولایت کی وجہ سے ہیں۔

6.2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مولا علی صلواۃ اللہ علیہ سے: ”.....بیشک ملائکہ اللہ کا قرب حاصل کرنے کیلئے اس کی تقدیم کرتے ہیں آپ کی محبت کے ساتھ اور آپ کی ولایت کے ساتھ اور اللہ کی قسم بیشک آسمانوں میں آپ کی مودت رکھنے والے زمین پر مودت رکھنے والوں سے اکثریت میں ہیں.....“

(بشارۃ المصطفیٰ۔ ص: 97)

روز روشن کی طرح واضح ہے کہ ذکرِ الہی مولا علی صلواۃ اللہ علیہ کی مودت اور اقرار و ولایت کے بغیر ناممکن ہے۔

6.3 سدیر صیرفی نے مولا امیر المؤمنین صلواۃ اللہ علیہ کے قول ”بیشک ہمارا امر مشکل و دشوار ہے۔ اس کو کوئی نہیں جان سکتا سوائے ملک مقرب کے یا نبی مرسل کے یا اس بندے کے جس کے دل کا امتحان اللہ نے ایمان کے لئے لے لیا ہو“ کے بارے میں امام جعفر

صادق صلواۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا ”بیشک ملائکہ میں مقریین بھی ہیں اور غیر مقریین بھی اور انبیاء میں مسلمین بھی ہیں اور غیر مسلمین بھی اور مومنین میں امتحان شدہ بھی ہیں اور غیر امتحان شدہ بھی اور جب اس امر کو ملائکہ کے سامنے پیش کیا گیا تو مقریین کے علاوہ کسی نے اقرار نہ کیا اور انبیاء کے سامنے پیش کیا گیا تو کسی نے اقرار نہ کیا سوائے مسلمین کے اور مومنین کے سامنے پیش کیا گیا تو کسی نے اقرار نہ کیا سوائے امتحان شدہ کے۔“

(بصائر الدرجات۔ ج: 1، ص: 73)

قرب الہی اقرار و لایت کے بغیر ناممکن ہے۔ جس شخص کو ہر لمحہ ہر عمل میں ذکرِ علیؐ سے سکون ملے اسے اللہ کی اس عظیم ترین نعمت پر شکردار کرتے رہنا چاہیے یعنی حکمِ الہی کے تحت ہر لمحہ تبلیغ و لامبیت علیؐ جاری رہے۔

6.4 امام محمد باقر صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”اللہ کی قسم بیشک آسمانوں میں ملائکہ کی ستر قسمیں ہیں اگر تمام دنیا والے اکٹھے ہو جائیں کہ ان میں سے ایک قسم کی تعداد کی گنتی کر لیں تو نہیں گن سکتے اور ان کا دین لازمی ہماری ولایت ہے۔“

(بصائر الدرجات۔ ج: 1، ص: 150)

آسمان والوں کا دین ولایت علیؐ، عبادت ذکر علیؐ، زیارت شبیہہ علیؐ، تفریج دشمن علیؐ پر تبراء، انکا کام شیعوں کیلئے استغفار ہے۔ ایکیس نے ان میں اجتہاد کی وبا پھیلانے کی کوشش کی تو اللہ نے مردود بنانے کا خارج کر دیا۔

6.5 ایک شخص نے پوچھا کہ ملائکہ زیادہ ہیں یا انسان تو امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آسمانوں میں اللہ کے ملائکہ زمین میں مٹی کے ذریعوں سے بھی زیادہ ہیں اور آسمانوں میں کوئی قدم کی جگہ بھی نہیں کہ مگر وہاں فرشتہ تسبیح و تقدیس میں مصروف ہے اور زمین پر کوئی درخت نہیں اور نہ کوئی پودا مگر اسکے لئے ایک فرشتہ موکل ہے ہر روز اللہ کے حضور حاضر ہوتے ہیں کارگزاری لے کر اور اللہ کو ان سب کا علم ہے اور ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں مگر وہ ہر روز اللہ کا قرب حاصل کرتا ہے ہم اہل بیتؐ گی ولایت سے اور ہمارے محبت کرنے والوں کیلئے استغفار کر کے اور ہمارے دشمنوں پر لعنت کر کے اور اللہ سے ان پر عذاب بھیجنے کی درخواست کر کے۔“

(بصائر الدراجات۔ ج: 1، ص: 152)

6.6 امام محمد باقر صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”.....پھر اللہ نے نبیوں سے میثاق لیا اور فرمایا: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ پھر فرمایا: اور پیشک یہ محمد رسول اللہ ہیں اور پیشک یہ علی امیر المؤمنین ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں، تو اللہ نے ان کو نبوت عطا فرمادی اور اولی العزم سے میثاق لیا کہ خبردار میں تمہارا رب ہوں اور محمد میرے رسول ہیں اور علی امیر المؤمنین اور آپ کے بعد آپ کے اوصیاء میرے ولی امر ہیں اور میرے علم کے خزانے ہیں اور پیشک محدثی (عجل اللہ) کے ذریعے اپنے دین کی نصرت کروں گا اور اس کے ذریعے اپنی حکومت ظاہر کروں گا اوس کے ذریعے اپنے دشمنوں سے انتقام لوں گا اور اس کے ذریعے طوعاً یا کرھاً عبادت کروں گا۔ انہوں نے عرض کی کہ ہم نے اقرار کیا اور اے رب تو ہمارا گواہ ہے اور آدم نے نہ انکار کیا نہ اقرار۔ تو اللہ نے محدثی (عجل اللہ) کے بارے میں ان پانچ (اولوں العزم رسول) کیلئے عزیت قرار دے دی اور آدم نے اقرار کا

عزم نہ کیا اس بارے میں، اور یہی اللہ عزوجل کا قول ہے ”ولقد عهدنا الی آدم من قبل فنسی و لم نجد له عزماً (طہ: 115).....“
 (بصائر الدرجات۔ ج: 1، ص: 156)

اقرار کے بغیر یہ کہنا کہ ہم بھی ولاستِ علیؐ کے قائل ہیں یعنی زبان پر قفل لگانے رکھنے سے اللہ الصمد کی نظر کرم نہیں ہو سکتی۔ ملائکہ ہوں یا انبیاء یا کوئی اور مخلوق، قرب الہی کا راز ولاست اہل بیت ہے۔ نبیوں کو اللہ عزوجل ”علی وی اللہ“ تک اقرار کرنے پر بnobوت عطا فرماتا ہے اور قائم (عجل اللہ) تک اقرار کرنے پر اولو العزم رسولؐ کا درجہ عطا فرماتا ہے۔ اب جو شخص نماز میں اللہ کے حضور کھڑے ہو کر ”علی وی اللہ“ کے اقرار کا انکار کرے وہ شیطان رحیم کے راستے پر ہے۔

6.7 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک یہودی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا ”آپؐ افضل ہیں یا موسیٰ بن عمران جو کلمۃ اللہ تھے اور ان پر تورات اور عصا نازل ہوا اور ان کے لئے سمندر شق ہوا اور ان پر بادل کا سایہ رہتا تھا؟“ آپؐ نے فرمایا ”بیشک عبد کیلیے مناسب نہیں کہ اپنی تعریف کرے مگر میں کہتا ہوں: جب آدمؐ نے ترکِ اولی کیا تو انہوں نے یہ کہا تو توبہ قبول ہوئی: اے اللہ میں تجھ سے محمدؐ وآل محمدؐ کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے بخش دے تو اللہ نے ان کی مغفرت کی اور جب نوحؐ کشتی پر سوار ہوئے اور غرق ہونے کا خوف ہوا تو کہا: اے اللہ میں تجھ سے محمدؐ وآل محمدؐ کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ ہمیں غرق ہونے سے بچا لے تو اللہ نے ان کو نجات دی۔ اور جب ابراھیمؐ کو آگ میں پھینکا گیا تو کہا: اے اللہ میں تجھ سے محمدؐ وآل محمدؐ کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ مجھے اس سے نجات دے تو اللہ نے اسے مٹھدا اور سلامتی والا کر دیا۔ اور جب موسیٰ نے اپنا عصا پھینکا تو اپنے دل میں خوف محسوس کیا اور کہا:

اے اللہ میں تجھ سے محمد و آل محمد کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ مجھے امان دے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”خوف نہ کر بیٹھ تو ہی غالب رہے گا“ (ظہہ: 68)۔ اے یہودی! اگر موسیٰ مجھے پالیں (یعنی اس زمانے میں آ جائیں) اور مجھ پر ایمان نہ لائیں اور میری نبوت پر تو ان کا ایمان کوئی فائدہ نہ دے گا اور نہ ہی ان کی نبوت ان کو فائدہ دے گی۔ اے یہودی! جب میری ذریت میں محدثی (عبد اللہ) ظہور کریں گے تو عیسیٰ ابن مریم ان کی نصرت کیلئے نازل ہونگے اور ان کو آگے کریں گے اور ان کے پیچے نماز پڑھیں گے اور اگر موسیٰ کو زندہ کیا جائے تو ان کے پاس بھی اتباع کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔

(القطرة۔ ج: 1، ص: 70)

تمام الوالعزم رسولوں کو تو پتہ ہے کہ اللہ عز و جل آل محمد کی ولایت کے اقرار کے بغیر نہ نبوت عطا فرماتا ہے نہ مشکل میں مدد کرتا ہے اور نہ ہی توبہ قبول کرتا ہے۔ اب ہمیں معلوم نہیں کہ ناصی ملاں کا خود ساختہ خدا کوں سا ہے جو ولایت علیٰ کے بغیر عبادت قبول کرتا ہے۔

6.8 تفسیر امام حسن عسکری صلواۃ اللہ علیہ میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی قطوانی عبا کو اپنے آپ پر اور علی و فاطمہ و حسن و حسین (صلواۃ اللہ علیہم اجمعین) پر اوزھلیا تو فرمایا: اے اللہ یہ میرے احليت ہیں میری لڑائی ہے ان سے جوان سے لڑیں اور میری صلح ہے ان سے جوان سے صلح سلامتی رکھیں تو جبریل نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ سب میں شامل ہو سکتا ہوں؟ تو آپ نے فرمایا: تو ہم سے ہے۔ تو جبریل عبا کو اٹھا کر ان کے ساتھ شامل ہو گئے پھر وہاں سے نکل کر آسانوں کی طرف ملکوتِ علیٰ کو پرواز کر گئے اور ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہو گیا۔ تو ملائکہ نے پوچھا کہ

جبریلؐ تیرا برا حسن و جمال ہے جب تو ہمارے پاس سے گیا تھا تو نہیں تھا؟ س نے جواب دیا: ایسا کیوں نہ ہو کیونکہ مجھے آل محمد اصلیتؐ میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ ملکوت السماوات کے فرشتوں نے اور حباب نے اور کرسی نے اور عرش نے کہا: یہ شرف تمہارا حق ہے تم ویسے ہی جو جیسا تم نے کہا۔

(القطرة۔ ج: 1، ص: 61)

چادر طہیر کے سامنے تلفیزیوں کا سردار آجائے تو اس کے حسن و جمال میں بے پناہ اضانہ ہوتا ہے کہ تمام آسمانی مخلوقات مبارک پیش کریں۔ تمک آل محمد قرب الہی کا واحد ذریعہ ہے۔ مولا عباس صلواۃ اللہ علیہ کے علم کے ساتھ جو چادر طہیر کی شہمیں بندھی ہوتی ہیں، ہم ان کے سامنے اور تمک سے قرب الہی حاصل کرتے ہیں اور ہمارے حسنِ ایمان اور معرفتِ ولایت میں اضافہ ہوتا ہے۔

6.9 معمصوم صلواۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”اللہ تعالیٰ نے ابراھیمؐ کو صرف اور صرف محمدؐ اور ان کی اصلیتؐ پر کثرت سے صلاۃ کی وجہ سے خلیل بنایا۔“

(القطرة۔ ج: 1، ص: 116)

انبیاء نے قرب الہی کا راز بتایا کہ اصلیتِ اطہارؐ کا ذکر کروان پر صلواۃ بھیجنوں کے فضائل بیان کروان کے واسطے سے دعا میں مانگو۔ مولا علیؐ باب اللہ ہیں اور ذکر علیؐ اس کی کنجی ہے اس کنجی کے بغیر پوری زندگی عبادات میں ٹکریں مارتے رہو رحمتِ الہی کا دروازہ نہیں کھلے گا۔

6.10 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”جب قیامت کا دن ہوگا اول اللہ تبارک و تعالیٰ تمام خلائق کو جمع کر لے گا تو سب سے پہلے نوعؐ کو بلا یا جائے گا ان سے پوچھا جائے

گا: کیا آپ نے پیغام پہنچا دیا؟ تو وہ جواب دیں گے: تجی ہاں پھر ان سے سوال ہو گا: آپ کے پاس اس بات کو گواہ کون ہے؟ وہ جواب دیں گے: محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر حضرت نوحؐ لوگوں میں راستہ بناتے ہوئے گزریں گے حتیٰ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچ جائیں گے اور آپؐ مشک کے میلے پر تشریف فرمائے ہوں گے اور آپؐ کے ساتھ مولا علی صلوات اللہ علیہ ہوں گے اور یہی اللہ کا قول ہے ”جب وہ ان کو نزدِ یک سے دیکھیں گے تو جنہوں نے کفر کیا تھا ان کے چہرے بگڑ جائیں گے“ (الملک: 27) تو حضرت نوحؐ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتائیں گے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ تو میں نے جواب دیا: ہاں، پھر پوچھا کہ اس بات کا گواہ کون ہے؟ تو میں نے عرض کی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تو رسول اللہ فرمایا میں گے: اے جعفرؑ اور اے حمزہؑ! تم دونوں جاؤ اور ان کی گواہی دے دو کہ انہوں نے پیغام الہی پہنچا دیا۔

امامؑ نے فرمایا کہ پس جعفرؑ اور حمزہؑ دونوں انبیاءؑ کی تبلیغ رسالت کے گواہ ہیں۔
امامؑ سے پوچھا گیا ”هم آپؐ پر قربان تو مولا علیؑ کہاں ہوں گے؟“ آپؐ نے فرمایا ”مولا علیؑ کی منزلت اس بات سے عظیم ہے۔“

(القطرة۔ ج: 1، ص: 159)

محمد و آل محمدؐ کے حاضروناظر ہونے سے انکار کرنے والے! اللہ کے نزدِ یک حضرت جعفر طیارؑ اور حضرت حمزہؑ کا مقام دیکھ جوانبیاءؑ کی تبلیغ کی گواہی دیں گے۔ مولا علیؑ کے مقام و منزلت کو مقصر یعنی ہرگز نہیں سمجھ سکتے اونہ ہی بخس انسان کی زبان پر اقرار و ولایت جاری ہو سکتا ہے۔ روز قیامت جب مقصر یعنی مولا علیؑ کی منزلت و مقام کو اپنی آنکھوں کے ساتھ نزدِ یک سے دیکھیں گے تو ان کے چہرے مسخ اور سیاہ ہو جائیں گے کیونکہ وہ دنیا میں ولایت علیؑ کا کفر و انکار کرتے رہے تھے۔

6.11 علامہ سید احمد المستنبط ایک طویل حدیث درج کرتے ہیں جس میں بیان ہے کہ جب مولا علیؐ کی ظاہری عمر شریف اٹھارہ سال تھی تو سلمانؐ کو مذاق میں بھور کی گئی تھی اور تو سلمانؐ نے عرض کی مولاؐ میں آپؐ سے بڑا ہوں تو آپؐ نے فرمایا: کہ تم اپنے آپؐ کو بڑا خیال کرتے ہو اور مجھے چھوٹی عمر کا۔ مولا علیؐ نے سلمانؐ کو تین سو سال پرانا واقعہ یاد دلایا کہ اسے صحراء میں شیر سے بچایا اور پھر سلمانؐ کو وہ گلاب کے پھولوں کا گلدستہ بھی اسی طرح تروتازہ دکھادیا جو اس نے مولا علیؐ کو اس وقت ہدیہ پیش کیا تھا شکریہ کے طور پر۔ سلمانؐ نے یہ واقعہ اسی وقت جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا ”اے سلمانؐ جان لے کہ آدمؐ کے وقت سے لے کر اب تک انیاء اور اولیاء میں سے ایک بھی جب بھی مشکل میں گرفتار ہو اصرف علیؐ ہی ہے جس نے ان کو مشکل سے نجات دلائی۔“

(اقطرۃ۔ ج: 1، ص: 188)

پوری کائنات میں ہر مخلوق کی مدد اللہ عز و جل صرف اور صرف مشکل کشا مولا علیؐ کے ذریعے کرتا ہے۔ قاب تو سین جو قربِ الہی کا انہتاً مقام ہے وہاں پر بھی مولا علیؐ ہی میں گے اور اللہ نے قاب تو سین کو مولا علیؐ کی تصویر سے سجا یا ہوا ہے۔ اب جو بد بخت بھی مولا علیؐ کی مدد کا منکر ہو وہ جان لے کہ اس کا شریک کا راس کی ولادت سے پہلے سے شیطان ہے۔

6.12 جبریلؐ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ مولا علیؐ شریف لائے تو جبریلؐ ان کیلئے کھڑے ہو گئے۔ (ہماری تعلیم کی خاطر) نبی اللہؐ نے پوچھا: اس جوان کے لئے کھڑے ہو گئے ہو؟ جبریلؐ نے عرض کی ہاں کیونکہ ان کا مجھ پر حق تعلیم ہے۔ پوچھا: جبریلؐ وہ تعلیم کیسی؟ عرض کی اس نے: اللہ نے مجھے خلق کیا تو پوچھا: تو کون ہے اور تیرا نام کیا ہے؟ اور میں کون ہوں اور میرا نام کیا ہے؟ تو میں جواب دینے کیلئے حیرت زده

ہو گیا تو یہ جو ان عالم انوار میں حاضر ہوا اور مجھے جواب تعلیم فرمایا: تو فرمایا کہ کہو: تو رب جلیل ہے اور تیر انام جمل ہے اور میں عبد ذلیل ہوں اور میر انام جب نیل ہے۔ اسی لئے میں اس کی عظمت کرتا ہوں اور کھڑا ہوا۔ آپ نے فرمایا: اے جب نیل! تیری عمر کتنی ہے؟ اس نے عرض کی: ایک ستارہ عرش سے تمیں ہزار سال بعد صرف ایک دفعہ نکلتا ہے اور میں نے اسے تمیں ہزار مرتبہ نکلتے دیکھا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس ستارے کو دیکھو تو پہچان لو گے؟ اس نے عرض کی: کیسے نہیں پہچانوں گا۔ رسول اللہ نے فرمایا: یا علی! اپنی جمین مبارک سے عمما مہہ ہٹا ہیں۔ جب عمما مہہ ہٹا تو علیؑ کی جمین مبارک میں وہی ستارہ نظر آیا۔

(الفطرۃ۔ ج: ۱، ص: ۱۹۰)

جب نیل نے کروڑ نورانی سالوں سے ستارہ امامت کی زیارت کرتا رہا۔ محمد و آل محمدؐ کے بھر معرفت سے قطرہ اسی کو ملتا ہے جس کیلئے مولاً چاہیں۔ جس کو علم باب العلم سے عطا ہو وہی عظمت معصومینؐ کو بجہد کرتا ہے اور جو شیطانی اصولوں پر مبنی ظنی و قیاسی مدارس کی پیداوار ہو وہ نور الہی کو اپنے منہ کی بد بودار پھونکوں سے بچانے کی ناپاک جسارت کرتا ہے۔ قرب الہی میں رہنے والی معصوم مخلوقات آسمانی کا معلم و مددگار بھی مولا علی صلوات اللہ علیہ کے علاوہ کوئی نہیں۔

6.13 ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی میں تشریف فرماتھے اور آپؐ کے پاس مہاجرین و انصار کی ایک جماعت موجود تھی کہ جب نیل نازل ہوئے اور آپؐ سے عرض کی: یا محمدؐ حق تعالیٰ آپؐ کو سلام کہتا ہے اور آپؐ کو کہتا ہے کہ علیؑ کو بلا و اور ان کو اپنے سامنے بھاؤ (ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے) پھر جب نیل آسمانوں کی طرف پرواز کر گئے۔ رسول اللہ نے مولا علیؑ کو بلا یا جب آئے تو ان کا چہرہ اپنے چہرے کے سامنے کر کے بھالیا تو جب نیل پھر نازل ہوئے اور ان کے ساتھ طبق تھا جس میں کھجوریں تھیں ان

دونوں کے درمیان رکھ دیا اور عرض کی: تناول فرمائیں تو آپ دونوں نے ان کو تناول فرمایا۔ پھر جبریل نے طشت اور لوٹا حاضر کیا اور عرض کی: یا رسول اللہ فرماتا ہے کہ آپ علیٰ ابن ابی طالبؑ کے ہاتھوں پر پانی ڈالیں۔ آپؑ نے فرمایا: میں نے سنا اور اطاعت کی جس چیز کا مجھے میرا رب حکم دیتا ہے۔ پھر لوٹا لیا اور کھڑے ہو کر علیؑ کے ہاتھوں پر پانی ڈالنے لگے۔ مولا علیؑ آپؑ سے کہنے لگے: یا رسول اللہ یہ میرا حق ہے کہ آپؑ کے ہاتھوں پر پانی ڈالوں۔ آپؑ نے جواب دیا: یا علیؑ مجھے اللہ سجائنا و تعالیٰ نے اس بات کا حکم دیا ہے۔ اور جب مولا علیؑ کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہے تھے تو اس میں سے ایک قطرہ بھی طشت میں نہیں گرفراہ تھا۔

مولا علیؑ کہنے لگے: یا رسول اللہ میں تو پانی میں سے کوئی شئی بھی طشت میں گرتی ہوئی نہیں دیکھ رہا۔ تو رسول اللہ نے فرمایا: علیؑ جو پانی آپؑ کے ہاتھوں کے دھونے سے گر رہا ہے ملائکہ اس کو حاصل کرنے کیلئے ایک دوسرے پر سبقت کر رہے ہیں۔ کہ اس سے اپنے منہ دھویں تاکہ متبرک ہوں۔

(القطرة۔ ج: 1، ص: 191)

مولا علیؑ کے ہاتھوں کی دھون مخصوص ملائکہ آسمانوں سے اتر کر اپنے منہ پر ملیں تاکہ چہرے متبرک ہوں۔ قرب الہی میں رہنے والوں کو قرب الہی کا راز معلوم ہے۔ ولایت علیؑ کی معرفت و اقرار کے بغیر بخس الولادت کی عبادت بھی گناہ کبیرہ سے کم نہیں ہوتی۔

6.14 ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہؐ آسمانوں پر مسراج کو تشریف لے گئے تو آسمانِ دنیا پر پہنچے تو جبریلؑ نے عرض کی کہ اللہ فرماتا ہے کہ آسمانِ دنیا پر فرشتوں کے

ساتھ نماز پڑھیں تو آپ نے نماز پڑھائی اور اسی طرح دوسرے اور تیسرے آسمان پر ہوا پھر جب چوتھے آسمان پر پہنچے تو ایک لاکھ چوپیں ہزار انیاء کو دیکھا جریئل نے عرض کی: آگے تشریف لا سیں اور نماز پڑھائیں۔ خلق عظیم نے فرمایا: اے بھائی جریئل میں کیسے آگے بڑھوں ان میں بابا آدم اور بابا ابراصیم بھی ہیں۔ اس نے عرض کی: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ ہی نماز پڑھائیں اور جب نماز پڑھالیں تو ان سے پوچھیں کہ ان کو اپنے وقت اور زمانے میں کس چیز کی وجہ سے مبعوث کیا گیا؟ اور کس کی وجہ سے صور پھونکنے سے پہلے دوبارہ اٹھایا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: میں نے سنا اور اللہ کی اطاعت کی۔ پھر انیاء کو نماز پڑھائی جب فارغ ہو گئے نماز سے تو پوچھا: اے اللہ کے انیاء کس چیز کی وجہ سے آپ سب مبعوث کیئے گئے اور کس وجہ سے دوبارہ اٹھائے جاؤ گے؟ سب نے یک زبان ہو کر جواب دیا: یا محمد ہمیں آپ کی نبوت اور علی ابی طالب کی امامت کے اقرار کی وجہ سے مبعوث کیا گیا اور دوبارہ اٹھایا جائے گا۔

(القطرۃ۔ ج: 2، ص: 196)

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات کی بھلانی چاہتا ہے کہ کسی طرح عذاب سے نجات حاصل کر لیں۔ اسی لئے اللہ چاہتا ہے کہ ہر وقت، ہر جگہ، ہر مخلوق، ہر عمل سے پہلے، عمل کے دوران اور عمل کے بعد ذکر محمد و آل محمد کے اور ولایت کا بار بار اقرار کرے۔ اسی لئے اللہ فرماتا ہے: اگر تمام انسان ولایت علی پر جمع ہو جاتے تو میں دوزخ کو پیدا نہ کرتا۔

6.15 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”بیشک اللہ کے نزدیک ملائکہ میں زیادہ درجے والا وہ ہے جس کی محبت علی این ابی طالب (صلوات اللہ علیہمَا) کیلئے شدید ہوا اور ملائکہ آپس میں قسم کھاتے ہیں تو کہتے ہیں: اس کی قسم جس نے علی کو تمام مخلوقات سے افضل

ترین بنایا محمد مصطفیٰ کے بعد۔ پیش آسانوں اور حجابت کے ملائکہ علی ابن ابی طالب (صلوات اللہ علیہ وسلم) کی زیارت کے مشتاق رہتے ہیں جیسے ایک محبت کرنے والی ماں اپنے نیک شفیق بیٹے کی مشتاق رہتی ہے۔

(القطرۃ۔ ج: 2، ص: 228)

بصیرت کے اندر ہوں کو ملکوتِ علی میں معصوم فرشتوں کا عمل نظر نہیں آتا۔ قربِ الہی میں رہتے ہوئے مولا علیؐ کی زیارت کے مشتاق رہتے ہیں۔ قسمیں علیؐ والی کھاتے ہیں۔ ان کی عبادت ذکر علیؐ ہے حتیٰ کہ فرشتے نماز نہیں پڑھتے جب تک امام فرشتے کی شکل مولا علیؐ جیسی نہ ہو۔ اب جو اپنی عقل استعمال نہ کریں وہ حیوانوں سے بدتر ہیں اور یہ حقیقت بھی ہے اسی لئے مجہدین کہتے ہیں کہ مقلدین کا لانعام تقلید کا قلا دہ گلے میں ڈالتے ہیں۔



اساسِ دینِ الہی

7.1 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”کوئی جنت میں داخل نہیں ہو سکتا سوائے اس کے جو مسلم ہو۔“ ابوذر نے عرض کی ”یا رسول اللہ اسلام کیا ہے؟“ آپ نے فرمایا ”اسلام عریان ہے اور اس کا لباس تقویٰ ہے اس کی زینت حیا ہے اور اس کی جائیداد پر حیزگاری ہے اور اس کا جمال و قرار ہے اور اس کا پھل عمل صالح ہے اور ہرشتے کی ایک بنیاد ہوتی ہے اور اسلام کی بنیاد ہماری احیلیت کی محبت ہے۔“

(بشارۃ المصطفیٰ - ص: 150)

ولایتِ علیؐ کا راستہ تقویٰ ہے۔ ابوترابؓ کی زمین پر رہتے ہوئے اور اسی کا نمک کھاتے ہوئے وفادار رہنا حیا کی علامت ہے غیر مخصوص منکرو لایت کے در پر نہ جھکنا پر ہیزگاری ہے۔ ولایت علیؐ پر ثابت قدم رہنا ہی عزت و وقار ہے اور ولایت علیؐ جس عمل میں شامل ہو وہ صالح عمل ہے اور اساس دینِ الہی مودت فی القریٰ ہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ جس نے ولایت علیؐ کو چھوڑ دیا اس نے اسلام کو عریان کر دیا اس لئے اللہ منکرو لایت کو روز قیامت حیوانوں کی طرح عریان محسوس کرے گا اور وہ اندر ہما محسوس ہو گا۔

7.2 یوم غدیر خم صلاۃ جامعہ کا حکم دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیا،
اے لوگوں کی تم جانتے ہو کہ اللہ عزوجل ہمارا مولا ہے اور میں مومنین کا مولیٰ ہوں اور میں ان
(مومنین) کے نفوس پر ان سے زیادہ حق تصرف رکھتا ہوں۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یا
رسول اللہؐ پر فرمایا: علیٰ اٹھو تو وہ کھڑے ہو گئے تو فرمایا: جس جس کا میں مولا ہوں اس اس
کا یہ علیٰ مولا ہے۔ اے اللہ اس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے اور اس سے دشمنی کر جو
اس سے دشمنی کرے۔

سلمان اٹھے (لوگوں کو واضح کرنے کی خاطر) پوچھا: یا رسول اللہؐ ان کی ولایت
کیسی ہے؟ فرمایا: ”اسکی ولایت میری ہے جس جس کے نفس پر اس سے زیادہ میں حق رکھتا
ہوں پس علیٰ بھی اس اس کے نفس پر اس سے زیادہ حق رکھتا ہے۔“ پس اللہ تعالیٰ نے اس کا
ذکر نازل کر دیا ”الیوم اکملت لكم دینکم و اتممت عليکم نعمتی و رضیت
لکم الاسلام دینا،“ (ماائدہ-3) تو نبی اللہؐ نے تکبیر بلند کی اور فرمایا ”اللہ اکبر میری نبوت
اور اللہ کا دین ولایت علیٰ سے مکمل ہو گیا۔“

دو اشخاص اٹھے اور پوچھا: یا رسول اللہؐ کیا یہ آیات صرف علیٰ کیلئے مخصوص ہیں؟
فرمایا: ہاں اس کے بارے میں اور قیامت تک اس کے اوصیاء کے بارے میں ہیں۔ عرض
کی گئی: یا رسول اللہؐ ہمارے لئے تشريع فرمادیں۔ آپؐ نے فرمایا ”علیٰ میرا اخی ہے اور میرا
وزیر ہے اور میرا اورث ہے اور میرا وصی ہے اور میری امت میں میرا خلیفہ ہے اور تمام
مومنوں کا میرے بعد ولی ہے پھر اس کے بعد میرا فرزند حسنؐ ہے پھر میرا فرزند حسینؐ ہے
پھر نو فرزند میرے فرزند حسینؐ کے ایک کے بعد ایک ایک کر کے۔ قرآن ان کے ساتھ ہے
اور وہ قرآن کے ساتھ ہیں نہ یہ ان سے جدا ہو گا اور وہ اس سے جدا ہوں گے حتیٰ کہ
دونوں میرے پاس حوض کو شپور وارد ہونگے۔“ (کتاب سلیم۔ ص: 198)

اُب عقل کے انہوں کو کون سمجھائے کہ صلاۃ جامعہ (باجماعت نماز) کا مطلب ہی ولایت علیؐ کا اعلان ہے اور کاررسالٹ و دینِ الہی مکمل ہی اقرار و اعلان ولایت علیؐ سے ہوتے ہیں۔ اُب کوئی بھی عمل ہو چاہے نماز ہو اگر اس میں ذکر علیؐ نہیں تو وہ عمل لامحالہ دینِ الہی کی حدود سے باہر ہو گا۔ رسول اللہؐ نے صرف ولایت علیؐ کا اعلان نہیں کیا بلکہ باہر آئے اطہار کی شہادت دی اور قرآن و عترت کو یکجا قرار دیا اُب جو بھی قرآن تو تلاوت کر لے مگر ذکر عترت عمداً چھوڑ دے تاکہ اس کا عمل باطل نہ ہو جائے تو اس سے بڑھ کر ناصی اور کافر اور مقصر کون ہو گا جو قرآن و اہلبیت میں فاصلہ ڈالے۔ دینِ الہی کی بنیاد ولایت علیؐ ہے اور جو منکرنہ مانے لامحالہ وہ خود بے بنیاد بخس الولادت ہے۔

7.3 یوم غدریخ رسول اللہؐ نے فرمایا ”اے لوگو! میں تمہارے لئے واضح کر دوں کہ میرے بعد تمہیں خبردار کرنے والا کون ہے اور میرے بعد تمہارا امام اور تمہارا ولی اور تمہارا حادی کون ہے اور وہ میرا بھائی علیؐ ابن ابی طالبؓ ہے پس اپنے دین میں اسی کی تقیید کرو اور تمام ترامور (مسائل) میں اسی کی اطاعت کرو کیونکہ اس کے پاس وہ سب کچھ ہے جو مجھے اللہ نے علم و حکمت تعلیم فرمائی پس اسی سے پوچھو وہ تمہیں اس میں تعلیم دے گا اور اس کے بعد اس کے اوصیاء سے پوچھو اور ائمہ کو تعلیم دیئے اور ائمہ سے قدم آگے بڑھانے کی کوشش نہ کرنا نہ ان سے پیچھے ہٹ جانا کیونکہ یہ حق کے ساتھ ہیں اور حق ان کے ساتھ ہے نہ یہ اس کو چھوڑیں گے اور نہ وہ ان کو چھوڑے گا۔“

(کتاب سلیم۔ ص: 200)

مقصر ملاں لفظوں کے ہیر پھیر سے مومنین کو گراہ کرنا چاہتا ہے کہ تقیید امامت کی نہیں ہوتی تقیید مجہتدی کی ہوتی ہے امام کی اطاعت ہوتی ہے۔ اب نعوذ باللہ کس کا علم زیادہ ہے ملاں کا یا مولاؐ کا۔ مولا مصطفیؐ علیؐ کا اعلان فرمار ہے ہیں کہ دین میں تقیید بھی علیؐ کی کرو اور ہر ہر مسئلے میں اطاعت بھی مولا علیؐ کی کرو۔

لیکن کیا کیا جائے کہ ہر مسئلے کا حل جو مولاً کے حکم کے مطابق ہے تلاش کرنے کے لئے کندھن ملاں کو کتب احلیت کا مطالعہ کرنا پڑے گا جس سے اس کا حارث بھائی منع کرتا ہے۔
اساسِ دین الہی یہی ہے کہ ہر مسئلے میں معصومینؐ کی تقلید و اطاعت کی جائے۔

7.4 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی عبدالمطلب کو اکٹھا کر کے فرمایا (اللہ کی حمد و شکر کے بعد): اے بنی عبدالمطلب! اللہ سے ڈر و اور اس کی عبادت کرو۔ تم سب مل کر جبل اللہ کو مضبوطی سے قحام لو اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالو اور نہ اختلاف کرو۔ پیشک اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: ولایت پر اور نماز اور زکۃ اور ماہ رمضان کے روزے اور حج۔ اور ولایت اللہ کے لئے ہے اور اس کے رسول کے لیئے اور ان مومنین کے لیئے ہے جو حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول اور وہ لوگ جو مومن ہیں کو اپنا ولی بنالے پس اللہ کی جماعت ہی غالب رہنے والی ہے۔ (ماہدہ: 55-56)

(اس حدیث میں جو طویل ہے رسول اللہ نے مومنینؐ کی تشریح فرمادی کی اس سے مراد پارہ آئمہ اطہار ہیں۔ پھر آئمہ ضال جود و زخ کی طرف بلاتے ہیں ان کی نشاندہی بھی کر دی)۔

(کتاب سلیم۔ ص: 426)

دین الہی کی اساس میں ولایت مطلقہ پہلے نمبر پر ہے جو اللہ اور چہار دہ معصومینؐ کے لیئے ہے۔ تباخ دین میں عملاً بھی سب سے پہلے دعوت ذوالعشیرہ میں بھی ولایت علیؐ کا اعلان کیا گیا اور اطاعت کا حکم دیا گیا تھا اور دین کی تکمیل بھی غدر خیم کے مقام پر اسی بات سے ہوئی۔ اساسِ دین الہی مودتِ محمد و آل محمدؐ کے سوا کچھ نہیں کیونکہ اگر مودتِ معصومینؐ کے بغیر باقی چار ارکان پر عمل بھی کیا جائے تو نجات ناممکن ہے۔

7.5 رسول اللہ نے مولانا علیؒ سے فرمایا ”یا علیؒ میں اور آپ اور آپ کے بیٹے حسن اور حسینؑ کے نو بیٹے دین کے ارکان اور اسلام کے ستون ہیں جس نے ہماری اتابع کی نجات پا گیا اور جس نے ہمیں چھوڑ دیا وہ جہنم میں گر گیا۔“
 (بشارۃ المصطفیٰ ص: 88)

مزید تشریح فرمادی گئی ہمارے لیئے کہ پورے کے پورے دینِ الہی کی بنیاد اس کے ارکان و ستون، اس کے باñی و حافظ سب کچھ چہارہ معصومینؑ ہیں۔ باقی نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ میں اگر ان کی ولایت شامل ہے تو دینِ اللہ ہے ورنہ محض پوچھا پاٹ، یوگا، یاترہ اور اپنے ہی عمل کا قیدی بن جانے والی بات ہے۔

7.6 امام باقر صلواۃ اللہ علیہ کی حدیث کا ایک جملہ مبارک ہے ”..... اور ہم احلیت کا حق نظام دین ہے“
 (بشارۃ المصطفیٰ ص: 291)

حق احلیت کیا ہے۔ آل محمدؐ کی ولایت و مودت کا اقرار اور عملی مظاہرہ اس سے دین کا نظم و ضبط قائم رہے گا شیرازہ نہیں بکھرے گا اور اگر ولایت علیؒ کے سامنے ولایت ملاں نصب کر دی تو دین میں افراتفری نج جاتی ہے، ہر ایک کی ڈیڑھ ایسٹ کی مسجد، فتوے جدا جدا، حلال و حرام کی گذڑ، رنگ رنگیلاند ہب وجود میں آ جاتا ہے۔

7.7 امام محمد باقر صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”بیشک اللہ نے قیامت تک کیلئے کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی جس کی امت کو ضرورت ہو مگر یہ کہ اسے کتاب میں نازل کر دیا اور اپنے

رسول[ؐ] کے ذریعے اس کی تشریح کر دی اور ہر شئی کی ایک حد مقرر کر دی اور اس کیلئے دلیل بھی
قرار دی جو اس چیز کو ثابت کرتی ہے۔“

(بصائر الدرجات۔ ج: ۱، ص: ۳۲)

اللہ اور معصومین[ؐ] کا بحق قول ہے کہ قیامت تک ہونے والے مسائل کا حل تشریح اور دلیل
کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے۔ اس عکسِ مقصود ملاں کہتا ہے کہ دین میں ماڈرن مسائل کا حل موجود نہیں
لہذا ملاں کو فتنے والے حق ہے اور عوام ان فتاویٰ کو بغیر دلیل قبول بھی کرے۔ یہ اللہ اور اس کے رسول[ؐ] اور
آنہ سے جنگ نہیں تو اور کیا ہے۔ اب اپنی اپنی مرضی ہے مولاً کی مانو یا ملاں کی۔

7.8 امام محمد باقر صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ””مشرق ہو یا مغرب تمہیں صحیح علم ہرگز نہیں مل
سکتا سوائے اس کے جو ہم اہل بیت[ؑ] سے جاری ہو۔“

(بصائر الدرجات۔ ج: ۱، ص: ۴۰)

واضح ہے کہ کسی بھی مسئلے کا حل اگر قولِ معصوم کے تحت نہیں ہے تو وہ باطل ہے چاہے وہ حل
ظنِ اجتہادی سے حاصل ہو یا اجماع سے۔ اسی طرح جو علوم غیر معصوم سے لیئے گئے ہیں یا غیر مسلمون
سے انکا دین میں شامل کرنا بلکہ ان کو اساس دین بنانا کر مدرسون میں رائج کرنا باطل ہے مثلاً علم الاصول،
فلسفہ، وغیرہ۔

7.9 امام محمد باقر صلواۃ اللہ علیہ اللہ عزوجل کے قول ””اور اس شخص سے زیادہ گمراہ اور
کون ہو گا جو اللہ کی ہدایت کے بغیر اپنی خواہش کی پیروی کرے“” (القصص۔ ۵۰) کے
بارے میں فرمایا کہ اس سے اللہ کا مطلب ہے کہ جس نے آئندہ حدیٰ کے بغیر کسی اور امام

سے رائے والا دین لے لیا۔

(بصائر الدرجات۔ ج: 1، ص: ۳۸)

آب اس سے واضح اللہ اور اس کی جگت گیا تشریح کریں کہ قول مخصوص گوچھوڑ کر نظرن اور رائے والا فتویٰ نہ اپنانا۔ مثلاً مالاں فضل اللہ کہتا ہے کہ اس کی رائے ہی اسکا فتویٰ ہوتا ہے یعنی اس کی رائے اسکے مقلدین کیلئے دین بنتی چلی جاتی ہے۔ یہاں تو انسان کو اللہ نے حق اور باطل دونوں رستے بتا دیئے اور اختیار ہے جو نسا چاہو اپنا لوگ آخترت میں نتیجہ پر اختیار نہیں ہے۔
جب آئمہؐ کے اقوال پرمی کتب موجود ہیں تو پھر غیر مخصوص مالاں کے فتاویٰ پرمی کتاب کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔

7.10 امام حسن عسکری صلوات اللہ علیہ نے فرمایا ”عبادت کثرت صیام و صلاۃ نہیں بلکہ عبادت محض اللہ کے امر میں کثرت سے تفکر کرنا ہے۔“
(القطرۃ۔ ج: 2، ص: 491)

اللہ کے امر کے مالک اولی الامر چہار دہ مخصوصین ہیں جو اساس دین اہی ہیں ان کے امر میں تفکر کرنا، ان کے امر کو زندہ کرنا اور ملاں کے فتنی فتووں کو مارنا ہی اصل عبادت ہے۔

❖.....❖.....❖

روح عبادات

8.1 مولا علی صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”میں مومنین کی نماز ہوں اور ان کی زکوٰۃ اور ان کا حج اور ان کا جہاد ہوں۔“
(نحو الاسرار۔ ج: 1، ص: 75)

تمام عبادات کی روح اقرار ولایت ہے۔ اقرار ولایت علیؐ کے بغیر ہر عمل مردہ اور متعفن ہے
چاہے نماز ہو یا کوئی اور عبادت۔

نماز اللہ کے حضور ولایت علیؐ پر ثابت قدمی کا ثبوت ہے۔ حب علیؐ میں مال خرچ کرنا زکوٰۃ ہے۔ مقام
ظہورِ نور مولا علیؐ کی زیارت حج ہے اور تبلیغ ولایت علیؐ جہاد ہے۔

8.2 حضرت ابوذرؓ نے حج کے دوران کعبہ کے دروازے کے حلقت کو پکڑ کر اوپر جی آواز
میں کہا: اے لوگو! جو مجھے جانتا ہے سو جانتا ہے اور جو نہیں جانتا تو میں جندب بن جنادہ
ہوں میں ابوذر ہوں۔ اے لوگو! میں نے آپ کے نبی کریمؐ کو فرماتے سنائے کہ ”میری
امت میں میری احليتؓ کی مثال نوحؐ کی قوم میں اس کی کشتی کی مثل ہے جو اس میں سوار

ہوانجات پا گیا اور جس نے اسے ترک کیا غرق ہو گا اور وہ اسرائیل میں باب طہ کی مثل ہیں۔ اے لوگو میں نے آپ کے نبی اکرم گوفرماتے ہوئے سننا ”تحقیق میں تم میں دوامر چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم ان دونوں سے تم سک رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہیں ہوں گے: کتاب اللہ اور میرے اہل بیت“

حاکم وقت نے بلا کر ایسا کرنے کی وجہ پوچھی تو جناب ابوذرؓ نے جواب دیا کہ رسول اللہؐ نے وعدہ لیا تھا اور ایسا کرنے کا حکم دیا تھا۔ حاکم وقت نے گواہ طلب کیتے تو مولا علیؐ اور مقدارؑ نے گواہی دی۔

(کتاب سلیم۔ ص: 458)

حج بین الاقوامی اور اجتماعی عبادت ہے اور اسلام کی شان و شوکت ہے۔ اس میں رسول اللہؐ حکم دے رہے ہیں کہ دورانِ حج فضائل احلیتؐ علی الا اعلان بیان کروتا کروں عبادات کا پتہ چلے۔ اور باب طہ پر نی اسرائیل کو سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونے کا اللہ نے حکم دیا کیونکہ باب طہ کے ایک طرف رسول اللہؐ کی تصویر بھی ہوئی تھی دوسری طرف مولا علیؐ کی۔ عباداتِ الہی کا قبلہ مرکز اور روحِ محمدؐ آلِ محمدؐ ہیں۔

8.3 امام رضا صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”میرے شیعوں تک یہ پیغام پہنچا دو کہ میری زیارت اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک ہزار حج کے برابر ہے۔ امام محمد تقیٰ صلواۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ کیا ایک ہزار حج کے برابر؟ آپ نے فرمایا ”بلکہ اللہ کی قسم دس لاکھ حج کے برابر جو امام کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے زیارت کرے۔“

(بشارۃ المصطفیٰ۔ ص: 47)

معرفت و اقرار و ولایت کے ساتھ ایک امام کی زیارت دس لاکھ مقبول جوں کے برابر ہے۔
ذکر معصوم سے عبادات مقبول اور ارفع ہوتی ہیں باطل نہیں ہوتیں۔

8.4 جناب جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے: میں نبی اکرم کے ایک جانب بیٹھا ہوا تھا اور مولا علی امیر المؤمنین دوسری جانب کہ عمر بن خطاب ایک شخص کو گربان سے کپڑا کر کھینچتے ہوئے لایا۔ آپ نے پوچھا: اس کا کیا قصور ہے۔ اس نے جواب دیا: یا رسول اللہ یہ آپ سے روایت کرتا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ ”جولا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہ جنت میں داخل ہوگا اور اگر یہ لوگوں نے سن لیا تو اعمال میں کوتا ہی کریں گے۔ یا رسول اللہ گیا آپ نے ایسا فرمایا ہے؟“ آپ نے مولا علی کی طرف دیکھ کر فرمایا ”ہاں مگر جو اس کی محبت اور ولایت سے تمسک رکھے گا۔“

(بشارۃ المصطفیٰ ص: 212)

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ اجتہاد کہاں سے شروع ہوا کہ ولایت علی کو چھوڑ کر فروع دین پر زور دو۔ اور دوسری طرف مولا نے کائنات مولا علی کی مودت و ولایت چاہتے ہیں جو روح عبادات ہے۔

آجکل بالکل یہی پر چار ملاں کا ہے کہ مجلس میں زیادہ فضائل احیانیت اور شیعوں کیلئے بشارت والی احادیث بیان نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس سے لوگ اعمال سے بھاگ جائیں گے۔ حالانکہ عبادات ہیں، ہی ان کے لئے جو مولا علی کی مودت و ولایت کا اقرار دل زبان اور عمل سے کرتے ہیں۔

8.5 امام محمد باقر صلوات اللہ علیہ نے فرمایا ”جس نے اپنے رکوع اور سجدے اور قیام میں اللہم صلی علی محمد وآل محمد پڑھا اس کے لئے اسی کے مثل رکوع اور سجدہ اور قیام لکھ دیا جاتا

ہے۔

(بشارۃ المصطفیٰ ص: 297)

یعنی نماز میں محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوٰۃ تلاوت کرنے سے دو ہری نماز لکھی جاتی ہے کیونکہ ذکر
معصومینؐ روح عبادات ہے۔ اسی لیئے عبادت کے ہر جز میں ان کا ذکر کیا جاتا ہے۔

8.6 جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ اللہ جل جلالہ کے قول ”اور بشارت دو ان
لوگوں کو جو ایمان لائے کہ ان کیلئے اللہ کے پاس خیر مقدم کیلئے صدق ہے“۔ کا مطلب و
لایت علیؐ ابن ابی طالبؐ ہے۔ (یونس: 2)

(بشارۃ المصطفیٰ ص: 400)

اللہ تعالیٰ کے قرب میں ولایت علیؐ تو انہی کا انتظار کر رہی ہے جنہوں نے اس (صدق) کو
اللہ کے حضور یہاں سے آگے بھیجا ہے۔ اور جنہوں نے اللہ کے حضور کھڑے ہو کر ولایت کو پیش ہی نہیں
کیا بلکہ عمران کا انتظار دارونہ جہنم کر رہے ہیں۔

8.7 رسول اللہؐ نے فرمایا ”یا علیؐ صرف آپ کعبہ کی منزلت و مقام پر ہیں
لوگ آپ کے پاس آتے ہیں اور آپ لوگوں کے پاس نہیں جاتے اور اگر یہ قوم آپ کا امر
(ولایت) تسلیم کرتے ہوئے آپ کے پاس آئیں تو ان سے (انکا عمل) قبول کیا جاتا ہے
اور اگر وہ آپ کے پاس نہ آئیں تو آپ کو نہیں پاسکتے حتیٰ کہ ان کو موت آ جاتی ہے۔“

(بشارۃ المصطفیٰ ص: 428)

کعبہ مرکز و قبلہ عبادت ہے اور کعبہ کو یہ فضیلت مولانا علیؐ کے ظہور سے ملی کعبہ کی طرف پشت کر کے نماز ہوتی ہے نہ حج ہو سکتا ہے یعنی ذکر علیؐ کے بغیر عبادت کا تصور بھی نہیں ہو سکتا۔
کعبہ کی زیارت کرنے کیلئے انسان کے پاس استطاعت ہونی چاہیے اسی طرح ولایت علیؐ کو حاصل کرنے کے لئے مستطیع ہونا لازم ہے یعنی جو طاہر الولادت ہو وہی ولایت علیؐ کا حامل ہو سکتا ہے۔

8.8 امام علی زین العابدینؑ نے فرمایا ”” دین میں سمجھ بوجھ شیطان کیلئے زیادہ اذیت ناک ہے ایک ہزار عابدوں کی عبادت سے۔“

(بصائر الدرجات۔ ج: 1، ص: 34)

ملائشیطان کو اذیت میں نہیں دیکھ سکتا اسی لئے کہتا ہے کہ بس میرے فتوے بغیر دلیل مانگے قبول کروتا کہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل نہ ہو اور اصل دین (ولایت مخصوصینؑ) کو چھوڑ کر فروع دین پر رو بوث کی طرح عمل کرتے جاؤ۔ تا کہ شیطان کی طرح عابدوں بن جاؤ مگر عبد اللہ بن سکو۔

8.9 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا، ”ہماری حدیثوں کا راوی جوان کی تبلیغ لوگوں میں کرتا ہے اور ان کو ہمارے شیعوں کے دلوں میں بٹھا دیتا ہے وہ ایک ہزار عبادت گزاروں سے افضل ہے۔“

(بصائر الدرجات۔ ج: 1، ص: 34)

مقصر ملائشمن و لایت اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں کہ حدیثوں کے راوی دراصل کم عقل ہوتے ہیں آئندہ گی حدیثیں جمع کرتے ہیں اگر ان میں عقل ہوتی تو خود اجتہاد کرنے مگر وہ اس کی قابلیت نہیں رکھتے۔

اس کے برعکس مولاً و لایت کی تبلیغ کرنے والے محدثوں کو ہزار عابدوں سے افضل بیان

فرماتے ہیں۔ یعنی معصومین علی الاعلان اقرار ولایت کا حکم دیتے ہیں کہ اسے لوں میں ایسا گھر کرو کہ اٹھتے بیٹھتے سوتے جا گئے عبادت کرتے ہوئے ہر وقت دل سے میساختہ نعروہ ولایت کا سرچشمہ پھوٹے اور زبان سے اقرار ولایت اور تبلیغ ولایت کی صورت لوگوں کو فیض پہنچائے۔

8.10 ابو بصیر سے روایت ہے: میں امام جعفر صادقؑ کے ساتھ حج کر رہا تھا جب ہم طواف کر رہے تھے تو میں نے آپؐ سے عرض کی: یا بن رسول اللہؐ میں قربان جاؤں اللہ اس (طواف کرتی ہوئی) مخلوق کو بخش دے گا؟ آپؐ نے فرمایا: اے ابو بصیر۔ یہیک جن کو تودیکہ رہا ہے ان میں اکثر بندرا اور خزیر ہیں۔ میں نے عرض کی: مجھے دکھلا دیں۔ تو آپؐ نے کچھ کلمات پڑھے اور میری آنکھوں پر اپنا دست مبارک پھیرا اپس میں نے بندرا اور خزیر دیکھے تو میں اس سے خوفزدہ ہو گیا پھر آپؐ نے میری آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو جیسے پہلے تھا ویسا ہی ہو گیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اے ابو بصیر تم سب (شیعان مولانا علیؐ) جنت میں مسرور ہو گے اور دوزخ کے طبقوں میں تلاش بھی کرو گے تو ان (شیعوں) کو نہیں پاؤ گے اور اللہ کی قسم تم (شیعوں) میں سے تین بھی دوزخ میں نہیں ہوں گے اور اللہ کی قسم ایک بھی نہیں۔
(بصائر الدرجات۔ ج: 2، ص: 18)

امام برحق نے ہمارے لیئے واضح کر دیا کہ ولایت علیؐ کے بغیر کثرت سے عبادت کرنے والوں کی اکثریت کو دلیل کر مرعوب نہ ہو جانا۔ ولایت کے بارے میں مناقنہ رویہ رکھنے والے بخس حیوانات ہیں۔ مقصر ملاں دوزخ کے طبقوں میں تلاش کرتا پھرے گا کہ ولایت علیؐ کا اقرار کرنے والا کوئی مل جائے مگر اسے بار بار اپنے بھائی بندھی میں گے۔ کعبے کے گوہر کی معرفت کے بغیر طواف حیوانیت ہے۔

8.11 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”آل محمدؐ کی محبت میں ایک دن سال بھر کی عبادت سے افضل ہے اور جس کو اس (محبت) پر موت آئی وہ جنت میں داخل ہو گیا۔“
(القطرة۔ ج: 1، ص: 65)

ایک سال میں تمام عبادتیں (نماز، زکواۃ، روزہ، حج، جہاد وغیرہ) آجاتیں ہیں اہلیتؐ کی محبت میں گزارا ہوادن سال بھر کی عبادتوں سے افضل ہے چنانچہ عبادت مردہ ہیں، مردار ہیں، باعثِ عذاب ہیں۔ ذکرِ علیؐ عبادات میں روح پھونک دیتا ہے۔

8.12 ابوذرؓ اور سلمانؓ نے مولا علیؐ سے عرض کی: یا امیر المؤمنین، ہم آپؐ کے پاس آئے ہیں کہ آپؐ سے آپکی معرفت نورانیہ کا سوال کریں۔ مولاؐ نے فرمایا: مرحبا تم دونوں ہرگز مقصر ہیں نہیں ہو۔ مجھے میری زندگی کی قسم یہ (معرفت نورانیہ) ہر ایک مومن اور مومنہ پر واجب ہے۔ پھر فرمایا: اے سلمان اور اے جنذب انہوں نے عرض کی: لیک یا امیر المؤمنین۔ مولاؐ نے فرمایا: تحقیق کسی ایک شخص کا ایمان بھی مکمل نہیں ہوتا جب تک وہ ہماری معرفت نورانیہ نہ جان لے اور جب وہ ہماری اس معرفت کو جان لے تو یقیناً اللہ نے اس کے دل کا امتحان ایمان سے لے لیا اور اسلام کیلئے اس کا سینہ کشادہ کر دیا اور وہ عارف اور مستبصر ہو گا اور جو ہماری اس معرفت نورانیہ میں کوتا ہی کرے (یعنی مقصر) تو وہ شکی اور ناصیحی ہے۔ اے سلمان اور اے جنذب۔ انہوں نے عرض کی: لیک یا امیر المؤمنین۔ مولاؐ نے فرمایا: میری معرفت نورانیہ اللہ عزوجل کی معرفت ہے اور اللہ عزوجل کی معرفت میری معرفت نورانیہ ہے اور یہی وہ دین خالص ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (وما امروا الالیعبدوا اللہ مخلصین له الدين حنفاء و يقيموا الصلاة و يؤتوا

الزكوة و ذلك دين القيمة) (سورة البينة :5) فرمایا: اللہ نے حکم نہیں دیا سوائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے اور یہی دین محمدی آسان ہے۔ اور اللہ کے فرمان ”یقیون الصلاۃ“ کا مطلب کہ جس نے میری ولایت قائم کی پس اسی نے نماز قائم کی۔ اور میری ولایت قائم کرنا مشکل اور دشوار ہے اس کا متحمل نہیں ہو سکتا جب تک وہ فرشتہ مقرب نہ ہو یا نبی مرسل نہ ہو یا جس مؤمن کے دل کا امتحان اللہ نے ایمان سے نہ لے لیا ہو اور فرشتہ مقرب بن ہی نہیں سکتا جب تک اس (معرفت نورانیہ) کا متحمل نہ ہو جائے اور نبی مرسل بن ہی نہیں سکتا جب تک اس کا متحمل نہ ہو جائے اور مؤمن امتحان شدہ ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس کا متحمل نہ ہو جائے.....“

(القطرة- ج:1، ص:136)

معرفت نورانیہ کی اس طویل حدیث سے ابتدائی کلمات پیش کیئے گئے ہیں جن میں واضح ہے کہ ہر ایک مؤمن اور مومنہ پر یہ معرفت حاصل کرنا لازم ہے۔ اس کے بغیر ایمان کامل نہیں ہوتا۔ اس معرفت کو حاصل کرنے میں کوتا ہی کرنے والا مقصود شکلی اور ناصبی ہوتا ہے۔ علیٰ رضا کی معرفت علی الاعلیٰ کی معرفت ہے۔ اور مولاً نے واضح تشریع کر دی ہے کہ نمازو ہی قائم ہوتی ہے جس میں مولاً کی ولایت قائم کی جائے یعنی روح عبادات اقرار و ولایت ہے۔ ایمان کے امتحان میں کامیاب شدہ مومنین ہی ولایت علیٰ کو برداشت کر سکتے ہیں۔ اور یہ مومنین کی ذاتی قابلیت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے سینوں کو نضائل علیٰ کیلئے کشادہ کر دیا ہے۔

8.13 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جس رات میں آسمانوں کی سیر کو گیا میں نے کوئی ایسا دروازہ نہ پایا اور نہ جا ب اور نہ کوئی شجر اور نہ کوئی پتا اور نہ کوئی شمرگر یہ کہ اس پر ”علیٰ علیٰ“ لکھا ہوا تھا اور تحقیق علیٰ کا اسم مبارک ہر شریٰ پر لکھا ہوا ہے۔“

(القطرة۔ ج: 1، ص: 163)

بڑی سادہ فہم بات ہے کہ آسمانوں پر ہر چیز پر ولایت علیٰ ثابت ہے اب اگر کوئی مقصراً میں نماز آسمانوں تک پہنچانا چاہے جس میں اقرار ولایت ثابت نہ ہو تو کیا ایسی نماز آسمانوں میں ٹھہر سکتی ہے جہاں ہر طرف سے علیٰ علیٰ کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں دروازہ پرستک دیں تو علیٰ علیٰ کی آواز جنت کے پردے ہلیں تو علیٰ علیٰ، آسمانی مخلوقات کی تسبیح علیٰ علیٰ۔ اقرار ولایت علیٰ کے بغیر اعمال سیدھے دوزخ کی گہرائیوں میں گرتے ہیں اور سانپ بچھو بن کر ابھرتے ہیں اور اس مقصراً کے انتظار میں دردوزخ پر بیٹھے ہیں۔

8.14 رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ”حب علی ابن ابی طالب (صلوات اللہ علیہمَا) شجر ہے جس کے جڑ جنت میں ہے اور اس کی شاخیں دنیا میں ہیں۔ پس جس نے اس کی شاخ سے تعلق قائم کر لیا وہ جنت تک چلا گیا۔ اور فرمایا: پیش ک حب علیٰ اعمال کی سردار ہے۔“

(القطرة۔ ج: 1، ص: 206)

ہر ملک، ہر قبیلے، ہر خاندان کا سربراہ ہوتا ہے اگر سربراہ نہ ہو تو وہ لا وارث، بے بنیاد اور بے رہرو ہو جاتا ہے۔ حب علیٰ سید الاعمال ہے اس کے بغیر عمل بے بنیاد ہو جاتا ہے بے وارث ہو جاتا ہے پھر اس کو کہیں ٹھکانہ نہیں ملتا۔

8.15 رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ”پیش ک اللہ نے چوتھے آسمان پر ایک لاکھ فرشتے خلق فرمائے ہیں اور پانچویں آسمان میں تین لاکھ فرشتے اور ساتویں آسمان پر فرشتہ کہ اس کا سر عرش کے نیچے اور پاؤں تختِ الخری تک ہیں اور ملائکہ ربیعہ اور مضری قبیلوں

سے بھی بہت زیادہ ہیں نہ ان کا کوئی کھانا ہے اور نہ کوئی پینا سوائے اس کے کہ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب (صلوات اللہ علیہ وسلم) پر صلواتِ بھیجتے ہیں اور ان کے محبوب پر سلام اور ان کے گناہ گارشیعوں اور موالیوں کیلئے استغفار کرتے ہیں۔

(ال قطرۃ۔ ج: 1، ص: 231)

ملائکہ کی تسبیح ”علی علی“ ہے۔ اب اگر خدا نخواستہ مقصراں کی رسائی آسمانوں تک ہوتی تو فرشتوں کو بھی گمراہ کرنے کی کوشش کرتا جیسے دنیا میں شیعوں کو کر رہا ہے تو فرشتوں سے بھی کہتا کہ چھوڑ علی علی کرنا۔ دین میں ولایتِ علیؐ کے علاوہ بھی بہت چیزیں ہیں اللہ کے قرب میں رہتے ہوئے اللہ کی نماز میں پڑھو اور طوبی سے جوز رو جواہرات تم نے اکٹھے کیئے تھے اس کا خمس نکال کر مجھے دو۔

8.16 امیر المؤمنینؑ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم تحقیق رسول اللہ نے مجھے اپنی امت میں خلفیہ بنایا اور میں نبی اکرمؐ کے بعد ان پر جنت اللہ ہوں اور بیشک میری ولایت آسمان والوں کیلئے اسی طرح لازم قرار دی گئی جس طرح احل ارض کیلئے لازم ہے اور بیشک ملائکہ میرے فضائل کا مذکورہ کرتے ہیں اور وہ اللہ کے پاس ان کی تسبیح لکھی جاتی ہے.....“

(ال قطرۃ۔ ج: 1، ص: 236)

مولانا علیؐ کی ایک حدیث کے ابتدائی کلمات آپ نے مطابعہ فرمائے کہ معصومینؑ کے فضائل بیان کرنے والے کے اس عمل کو اللہ عبادت قرار دیتا ہے۔ معصوم فرشتوں کو تو معلوم ہے کہ اللہ کس کے ذکر سے خوش ہوتا ہے۔ عبادت پوچا پاٹ کا نام نہیں عبادت معرفت ولایتِ الہی کا نام ہے اور اللہ تعالیٰ اور معصومینؑ کی ولایت و معرفت ایک ہے۔

8.17 مولانا کے فرمان کے چند کلمات：“.....میں وہ ہوں جس کے ذریعے تم حدایت پاتے ہو۔ میں وہ ہوں کہ میرے اور میرے دشمن کے بارے میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا(وقفو ہم انہم مسئولون) (الصفہ: 24) یعنی قیامت کے دن میری ولایت کے متعلق سوال ہوگا۔ میں بناء العظیم ہوں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے دین کو مکمل کیا غدرِ رحم اور خیر کے دن۔ میں وہ ہوں جس کے بارے میں رسول اللہ نے فرمایا من كنت مولا ه فعلی مولا ه۔ میں مومن کی نماز ہوں۔ میں حتیٰ علی الصلاۃ ہوں میں حتیٰ علی الفلاح ہوں۔ میں حتیٰ علی خیر اعمل ہوں.....”

(القطرۃ۔ ج: 1، ص: 295)

مؤمن کی نماز ولایت علی ہے اور نماز سے پہلے پوری کی پوری اذان بھی ولایت علی کی طرف دعوت ہے۔ اب جو لا وڈ پیکر پولایت علی کی تکرار کے ساتھ دعوت دے اور جب نمازی اکٹھے ہو جائیں تو پھر خاصی حارثی سائل کی نماز پڑھادے تو اس سے بڑھ کر دھوکہ باز اور منافن کون ہوگا۔ جیسے بنی عباس نے بنامیہ سے حکومت چینی احلیت کے نام پر اور جب حکومت مل گئی تو خود ان سے بڑھ کر آئمہ پر مظالم کیتے۔

اذان و عبادات کو اجزاء میں تقسیم کرنے والو! عبادات کے ہر لکڑے سے علی ولی اللہ کی صدا آتی ہے۔ ولایت علی گوزبانوں سے شھید کرنے سے بازاً جاؤ۔

8.18 امام زین العابدین صلوٰۃ اللہ علیہ سے نماز کے بارے میں پوچھا گیا کہ اس کا افتتاح کیا ہے؟ فرمایا: تکبیر۔ پوچھا: اس کی برهان؟ فرمایا: قرات۔ پوچھا: اس کا خشوع؟ فرمایا: مقام سجدہ پر نظر۔ پوچھا: اس کی تحریم؟ فرمایا: تکبیر۔ پوچھا: اس کی تحلیل؟ فرمایا: تسلیم۔ پوچھا: اس کا جو ہر؟ فرمایا: شیخ۔ پوچھا: اس کا شعار؟ فرمایا تعقیب۔ پوچھا: اس

کا تمام؟ فرمایا: محمد وآل محمد پر صلواۃ۔ پوچھا: اس کے قبول ہونے کا سبب؟ فرمایا: ہماری ولایت اور ہمارے دشمنوں سے برآت۔

(القطرۃ۔ ج: 1، ص: 323)

ملاں افواہیں پھیلاتا ہے کہ اقرار ولایت سے نماز باطل ہوتی ہے اور مولاً فرماتے ہیں کہ ولایت ہی اس کی قبولیت کا سبب ہے کہ بلکہ اس کے ساتھ ساتھ دشمنان ولایت پر تراہی کرنا لازم ہے۔ مومنین کو مکرو ولایت سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہیے۔

8.19 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے صحابی سے فرمایا ”اے داؤد۔ ہم اللہ عز وجل کی کتاب میں صلاۃ ہیں اور ہم ہی زکاۃ ہیں اور ہم ہی صیام ہیں اور ہم ہی حج ہیں اور ہم ہی بلد الحرام ہیں اور ہم ہی کعبۃ اللہ ہیں اور ہم ہی قبلۃ اللہ ہیں اور ہم ہی وجہ اللہ ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا (پس جس طرف بھی تم منہ کرو گے اسی طرف وجہ اللہ پاؤ گے) (بقرہ: 115) اور ہم ہی آیات ہیں اور ہم ہی بیانات ہیں.....“

(القطرۃ۔ ج: 1، ص: 366)

کائنات میں ہر جگہ معصوم حاضر و ناظر ہیں۔ روح عبادات، کعبہ و قبلہ سب کچھ یہی وجہ اللہ ہیں۔

8.20 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”بیشک ہر عبادت کے اوپر ایک عبادت ہے اور ہم اہل بیتؐ کی محبت افضل عبادت ہے۔ حب علیؑ اعمال کی سردار ہے“

(القطرۃ۔ ج: 2، ص: 39)

تمام عبادتوں سے افضل عبادت اور تمام اعمال سے افضل عمل سے اگر کوئی حیلے بہانے سے روکے تو سمجھ لادہ ناصیح خارجی مقصراً بلیسی شرکت کی پیداوار ہے۔

8.21 جب مولانا علیؒ کو ابن ملجمؓ عین نے ضرب لگائی تو آپؐ نے فرمایا ”فُزْتُ وَ رَبُّ الْكَعْبَةِ“ ربِّ کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔
 (بخار الانوار۔ ج: 42، ص: 239)

یعنی علیؒ الرضاؑ نے مسجدے میں شھادت سے علیؒ الاعلیؒ کی الوہیت کو بچایا اور دوسرا طرف اشارہ ملا کہ مولانا علیؒ کو قیامت تک مقصراً تک اپنی زبانوں سے نماز میں شہید کرتے رہیں گے۔

8.22 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”هُمُّ أَهْلُ بَيْتٍ كَادُّ ثُمَّ نَاصِيْهُمْ مِّنْ پُرْوَاهِ نَهْيِنْ كَهْ وَهُ رُوزَ رَكْهِ يَا نَمَازَ پُڑَهِ يَا زَنَارَهِ يَا چَرْرَهِ كَرَهِ تَحْقِيقَ اَسَنَ نَجَّمَ مِنْ رَهْنَاهِ هَهِ“۔
 (ثواب الاعمال۔ ص: 211)

ناصیٰ اسے کہتے ہیں جو مولانا علیؒ کی ولایت کے مقابلے میں کسی اور کی ولایت نصب کرے یعنی کسی غیر معصوم ملا کو بھی اپنا ولی مانے۔ بقول امامؓ ناصیٰ نماز پڑھے گناہ کبیرہ کرے برابر ہے، جانا تو اس نے دوزخ میں ہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ولایت علیؒ کے بغیر عبادت گناہ کبیرہ کے متراوٹ ہے۔



ہر عملِ صالح کی بنیاد

9.1 اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے ”.....میں کسی عمل کرنے والے کا عمل قبول نہیں کرتا مگر علیؐ کی ولایت اور میرے رسول احمدؐ کی نبوت کے اقرار کے ساتھ“
(بشارۃ المصطفیٰ۔ ص: 61)

کسی بھی چیز پر ایمان تب ہو سکتا ہے جب دل سے اس کی تصدیق ہو، زبان سے اقرار ہو اور اعضا و جوارح سے اس پر عمل ہو۔ اگر اللہ کے حضور کھڑے ہو کر ولایت مخصوصین کا اقرار کیا اور ساتھ اعضا و جواح سے عبادت کی تب اللہ عمل کو قبول کرتا ہے۔ اس حدیث قدسی میں لفظ اقرار استعمال ہوا ہے یعنی اقرار بلسان۔ کیونکہ ہر عمل کے قبولیت کی شرط اللہ تعالیٰ نے زبان سے اقرار سے مشروط کر دی ہے تو اگر نماز ایک عمل ہے تو وہ بھی اسی شرط کے ساتھ قبول ہوگی کہ اقرار نبوت کے ساتھ اقرار ولایت بھی ہو۔

9.2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اپنی مجالس کو ذکر علی ابن ابی طالب (صلوٰۃ اللہ علیہمَا) سے زینت دیا کرو۔“
(بشارۃ المصطفیٰ۔ ص: 105)

اللہ اور اسکا حبیب چاہتے ہیں کہ انسان کا ہر عمل باعث ثواب ہو جائے یعنی صالح ہو جائے
 یعنی اللہ کے حضور قبل قبول بن جائے۔ اور عمل ذکر ولایت علیؐ سے صالح ہو جاتا ہے۔ اسی لئے نبی
 اکرمؐ نے فرمایا کہ جب بھی مل بیٹھو تو ذکر علیؐ کر لیا کروتا کمل بیٹھنا بھی عبادت شمار ہو جائے۔
 کائنات کی ہر چیز جو اللہ تعالیٰ نے خلق کی اس کو مولا علیؐ کے نام سے زینت دی اور ہر عمل
 صالح کو ذکر علیؐ سے زینت دی۔ سوائے نجس مخلوق کے جس میں شر کرت شیطان ہو وہ ذکر علیؐ کی متحمل نہیں
 ہو سکتی۔

9.3 امام علی زین العابدین صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”بیشک رکن اور مقام کے درمیان
 والی جگہ افضل ہے اور اگر ایک شخص کی عمر حضرت نوحؐ کی انکی قوم کے درمیان نوسوچا س
 سال کی زندگی کے برابر ہو اور وہ دن کو روزہ رکھے اور رات کو کھڑے ہو کہ اس مقام پر
 عبادت کرتا رہے پھر اللہ عزوجل سے ہماری ولایت کے بغیر ملاقات کرے تو اس کو کوئی چیز
 فائدہ نہ دے گی۔

(بشارۃ المصطفیٰ ص: 120)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”یا علیؐ۔ اگر ایک بندہ اتنی مدت عبادت کرے جتنا
 نوحؐ اپنی قوم میں رہے اور احاد پہاڑ جتنا سونا اللہ کی راہ میں خرچ کر دے اوس کی عمر اتنی طویل کی جائے
 کہ ایک ہزار رج کرے پھر صفا اور مروہ کے درمیان قتل (بے گناہ) کر دیا جائے اور یا علیؐ آپ کی محبت نہ
 رکھتا ہو وہ جنت کی خوشبو تک نہیں سو نگھ سکے گا اور نہ ہی کبھی اس میں داخل ہو سکے گا اور جان لو۔ یا علیؐ یقیناً
 آپؐ کی محبت نیکی ہے جس کے ساتھ کوئی خطان فسوانی نہیں دے سکتی اور آپ کا بغرض گناہ ہے جس کے
 ساتھ اطاعت (اللہ) فائدہ نہیں دے سکتی۔ یا علیؐ اگر منافق پر دروغ اور احتراست بھی پچاہ کیتے جائیں تو
 آپ سے محبت نہیں کرے گا اور اگر مومن کی ناک پر ضرب بھی لگائی جائے تو آپ سے بغرض نہیں کرے گا
 کیونکہ آپ کی محبت ایمان ہے اور آپ کا بغرض فناق ہے۔ کوئی آپ سے محبت نہیں کر سکتا سوائے متقد

مؤمن کے اور کوئی آپ سے بعض نہیں کر سکتا سوائے بدجنت منافق کے۔” (بشارۃ المصطفیٰ ص: 153)

معصومینؐ نے ہمارے لئے بہترین تشریع سے آسان کر دیا کہ تمام عبادتیں بذات خود اللہ کے نزدیک اہمیت نہیں رکھتیں جب تک ان میں ولایت علیؐ شامل نہ ہو۔ ولایت علیؐ کو اپنی عبادت سے کمتر سمجھنے والا جنت کی خوبیوں بھی نہیں پاسکے گا۔ جو ذکر علیؐ سے نماز باطل سمجھے وہ شقی القلب منافق ہے۔

9.4 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ جب ان کے سامنے آل ابراہیم کا ذکر کیا جائے تو خوش ہوتے ہیں ممنہ پر وفق آ جاتی ہے اور جب ان کے سامنے آل محمدؐ کا ذکر کیا جائے تو دل مر جھا جاتے ہیں۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے اگر بندہ قیامت کے دن ستر انہیاً کے برابر بھی اعمال لے آئے تو اللہ اس سے قبول نہیں کرے گا جب تک اس کے پاس میری ولایت اور میرے احلىٰیتؐ کی ولایت نہ ہو۔“

(بشارۃ المصطفیٰ ص: 135)

جمعہ جمعہ آٹھو دن کی لعنی عمر والامقصر اپنی نامنہاد عبادات کو جنت سے تول رہا ہے۔ آخرت میں چلنے والا سکھ یعنی عمل صالح صرف ولایت محمدؐ وآل محمدؐ ہے۔

9.5 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”بیشک اللہ نے مؤمن کی ضمانت دی ہے۔ اس کی ضمانت دی ہے کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی ربویت اور محمدؐ کی نبوت اور علیؐ کی امامت کا اقرار کرے اور فرائض کو ادا کرے جو اس پر فرض کیئے گئے ہیں تو اللہ اپنے جوار میں اس کو سکونت دے گا۔ عمل قلیل مگر اس کا انعام کثیر پاؤ گے“

(بشارۃ المصطفیٰ ص: 150)

یہ توحید نبوت اور امامت کا اقرار کیا لوگوں کے سامنے کرنا ہے یا اللہ کے حضور کھڑے ہو کر؟
اگر کوئی عقل و بصیرت کا اندازہ ہو گا تو اس کو نہ سمجھ سکے گا۔ اگر اللہ کے حضور کھڑے ہو کر اقرار و ولایت
کریں تو فرض کی ہوئی عبادت بھی صالح ہو گئی اور اللہ سے کیا ہوا عہد بھی پورا ہو گیا۔

9.6 امام علی زین العابدین صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”بیشک اللہ نے پانچ چیزیں فرض
کی ہیں اور فرض نہیں کیا سوائے خوبصورت اچھائی کے: نماز اور زکوٰۃ اور حج اور روزے اور
ہم احليٰت کی ولایت۔ اگر لوگ چار پر عمل کریں اور پانچویں چیز کو ہمکا سمجھ کر چھوڑ دیں تو
اللہ کی قسم چاروں مکمل نہ ہوں گی حتیٰ کہ ان کو پانچویں کے ذریعے کم مل نہ کیا جائے۔“
(بشارۃ المصطفیٰ - ص: 173)

خوبصورت نیکیاں (نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج) اللہ کے نزدیک صالح نہیں جب تک ان کو
اقرار و ولایت کے ذریعے مکمل نہ کیا جائے۔ ہر نیک عمل کی بنیاد و ولایت ہے۔

9.7 جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہم امام محمد باقر صلوٰۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھے
تھے تو آپ نے آیت تلاوت فرمائی ”ہر شخص اپنے اعمال کا ریگمال (قیدی) ہے سوائے
اصحاب یہیں کے“ (المدثر: 38-39)۔ ایک شخص نے عرض کی: اصحاب یہیں کون ہیں؟
فرمایا: علی ابن ابی طالب (صلوٰۃ اللہ علیہمَا) کے شیعہ۔
(بشارۃ المصطفیٰ - ص: 256)

ولایت علیؐ کے بغیر عبادات ایسے ہی ہیں جیسے قید با مشقت ہوتی ہے اور اس کے بعد سزاۓ
موت اور ابدی حلاکت۔

9.8 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جس کو اللہ نے میری احلىت کی معرفت اور ولایت کی نعمت عطا فرمادی تو تحقیق اللہ نے اس کیلئے تمام تحریج جمع کر دی۔“
 (بشارۃ المصطفیٰ - ص: 272)

معرفت و ولایتِ آل محمدؐ کا نبات کا افضل ترین خزانہ ہے۔ جس کو اللہ نے یہ نعمت عطا فرمادی اس کے پاس ہر خیر جمع ہو گئی کیونکہ تمام نبیوں کی بنیاد اس کے پاس آگئی۔

9.9 مولا علی صلواۃ اللہ علیہ سے اللہ عزوجل کے قول (اور کہہ دو کہ تم عمل کرو پس اللہ اور اس کا رسول اور مؤمنین (آئمہ) تمہارے اعمال کو دیکھیں گے) انویہ۔ 105) کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: پیشک بندوں کے اعمال ہر صبح رسول اللہ کو پیش کیتے جاتے ہیں نیک اور بد۔ پس ڈرو۔“

(بصائر الدراجات۔ ج: 2، ص: 317)

مؤمنین کو ڈرنا چاہیے کہ کہیں کوئی غیر صالح عمل (اقرار ولایت کے بغیر عمل) مخصوصین کے حضور پیش نہ ہو اور رسول اللہ کو اذیت نہ ہو کہ کہلاتا تو مومن ہے مگر عمل ناصبوں والے بھیجا ہے۔

9.10 ابو بصیر نے روایت کی کہ امام برحقؓ نے فرمایا ”جب عبد مومن انتقال کرتا ہے اس کی قبر میں اس کے ساتھ چھ صورتیں داخل ہوتی ہیں۔ ان میں ایک صورت بہترین چہرے والی خوبصورت بناوٹ والی ہوتی ہے۔ پھر ایک صورت اس کے دابنے کھڑی ہو جاتی ہے اور ایک بائیں اس کے اور ایک اس کے سامنے اور ایک اس کے چیچپے اور ایک اس کے پاؤں کے پاس اور جو سب سے بہترین ہوتی ہے وہ اس کے سر سے بالا ٹھہر جاتی ہے اور جب وہ

(بہترین صورت) اس کے دائیں جانب جاتی ہے تو دائیں جانب والی صورت اس کی عزت کرتی ہے پھر اسی طرح ہوتا ہے جب وہ چھ جانب جاتی ہے۔ پھر وہ بہترین صورت پوچھتی ہے: تم کون ہو اللہ تمہیں جزاۓ خیر عطا فرمائے؟ جو بندے کے دائیں طرف ہوگی کہے گی؟ میں نماز ہوں۔ اور جو اس کے دائیں جانب ہوگی کہے گی: زکاۃ ہوں۔ اور جو اس کے سامنے ہوگی کہے گی: میں صیام ہوں۔ اور جو اس کے پیچھے ہوگی کہے گی: میں حج اور عمرہ ہوں۔ اور جو اس کے پاؤں کے پاس ہوگی کہے گی: میں نیکی ہوں جو اس کے بھائیوں نے بھیجی ہیں۔ پھر وہ سب پوچھیں گی تم کون ہو؟ تمہارا چہرہ ہم سب میں بہترین ہے اور سب سے اچھی خوبیوں ہے اور ہم میں سب سے خوبصورت ہیمیت ہے۔ تو وہ جواب دے گی: میں محمد وآل محمد (صلوا اللہ علیہ وسلم اجمعین) کی ولایت ہوں۔

(القطۃ۔ ج: 1، ص: 341)

مقصر ناصبی خارجی مغکر ولایت کی قبر میں شاید ابو لولو فیروز اور اخ آئیں گے۔ تمام نیک اعمال اور عبادات سے افضل بلکہ ان سب کی سردار اور ان کو صالح بنانے والی ولایت ہی ہے۔ ولایت علیؐ کے اجر و ثواب کا حساب کتاب کرنا ملائکہ کے بس سے باہر ہے۔

9.11 امام جعفر صادق صلوا اللہ علیہ نے ایک دن فرمایا ”کیا میں تمہیں وہ چیز بتاؤں جس کے بغیر اللہ عزوجل بندوں کا کوئی عمل قبول نہیں کرتا؟ عرض کی گئی: ہاں تو آپؐ نے فرمایا ”شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی معبد نہیں اور یہ کہ محمدؐ اس کے عبد اور اس کے رسول ہیں اور اقرار کہ جو اللہ کا امر اور ولایت ہمارے لیئے ہے اور ہمارے دشمنوں سے برأت۔ یعنی خصوصاً آئمہ اور ان کے سامنے کامل طور پر سرسليم خم کرنا اور تقویٰ اور کوشش اور اطمینان اور

قائم (صلواة اللہ علیہ وعلی آباؤ) کا انتظار۔ پھر فرمایا: بیشک ہماری مملکت اللہ کی طرف سے جو وہ چاہتا ہے۔ پھر فرمایا: جو خوش ہونا چاہے کہ وہ اصحاب قائم (عجل اللہ تعالیٰ) میں سے ہو تو وہ انتظار کرے اور تقویٰ کے ساتھ عمل کرے اور حسن خلق رکھے وہ منتظر رہے اور اگر وہ انتقال بھی کر جائے اور قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرج شریف) اس کے بعد ظہور کریں تو اس کیلئے وہی اجر و ثواب ہے جیسا کہ اس نے امام گو پالیا۔ پس کوشش کرو اور انتظار کرو مبارک ہو تمہیں اے جماعت جس پر اللہ کی رحمت ہے۔“

(القطرة۔ ج: 1، ص: 494)

مقصر ملاں حدیثوں کی چھانٹی اسی لیئے کرتا ہے کہ احکامِ معصومینؐ موسیٰ مین تک نہ پہنچ سکیں۔ حکمِ معصوم ہے کہ زبان سے توحید، رسالت، حقوق و ولایت آنکھ کی شہادت دو اور ان کے دشمنوں پر لعنت بھیجو۔ اور عملی طور پر معصومینؐ کا امر قائم کرنے کی جدوجہد میں مستقل مزاجی کے ساتھ لگے رہو اور ظہور قائم کا ہر لمحے منتظر رہو۔
لہذا اعمال کی قبولیت کا راز اقر رشادات، دشمنان احبلیت پر لعنت، تبلیغ و لایت اور انتظار قائم (عجل اللہ) ہے۔

❖.....❖.....❖

درسِ قرآن

10.1 یہ ہے وہ جیز جس کی خوشخبری اللہ اپنے بندوں کو دیتا ہے جو صاحب ایمان ہیں اور عمل صالح کرتے ہیں (اے میرے حبیب) ان سے کہہ دو میں اس (کاررسالت) پر تم سے کوئی اجر نہیں مالگتا سوائے میرے قربی کی مودت کے اور جو کوئی بھلائی کمائے گا ہم اس کیلئے اس بھلائی میں خوبی کا اضافہ کر دیں گے پیشک اللہ در گزر کرنے والا بڑا قادر دان ہے۔
(الشوریٰ-23)

مسلمان جب ولایت علیؐ کا اقرار کرتا ہے تو صاحب ایمان مؤمن ہو جاتا ہے عمل صالح کا مطلب ہے کہ اس عمل کا دار و مدار ولایت پر ہو۔ یہ اللہ کا فضل کبیر ہے کہ اس نے مخلوقات کو حدایت رسول اللہؐ کے ذریعہ عطا فرمائی اور پورے کاررسالت کا معاوضہ اللہ جل جلالہ نے سیدۃ انساء العالمین صلواۃ اللہ علیہا کی مودت قرار دیا اور رسول اکرمؐ نے قربی کی تشریح بھی فرمادی کہ اس سے مراد فاطمہ، علی، حسن، حسین اور ان کی اولاد (صلواۃ اللہ علیہم اجمعین) ہیں۔ اور جو یہ حسن عمل (مودت) کرے گا اللہ اس کے ثواب میں بے پناہ اضافہ فرمادے گا۔ اور اللہ تعالیٰ ولایت علیؐ پر عمل کرنے والوں کا قدر دان اور مشکور ہے۔

لعنۃ ہے ان مقصرین پر جو مومنین کو اس اجر عظیم سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔ اور شیطانی

وسو سے ڈالتے ہیں کہ ذکرِ مخصوصین سے عبادتِ الہی باطل ہو جاتی ہے حالانکہ اللہ قادر مطلق الصد و لايت علی پُ عمل کرنے والوں کا شکر یہ ادا کرتا ہے۔

10.2 امیر المؤمنین نے فرمایا ”اے طلحہ بیٹک تمام آیات جو اللہ نے اپنی کتاب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کیں وہ میرے پاس ہیں جو رسول اللہ نے الملاک رائی اور میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا اور تمام آیات کی تاویل جو اللہ نے حضرت محمد پر نازل فرمائی اور تمام حلال ہو یا حرام یا حد ہو یا حکم یا کوئی ایسی چیز ہو جس کی امت کو قیامت تک ضرورت پڑ سکتی ہو میرے پاس لکھی ہوئی موجود ہے رسول اللہ کی الملا سے میرے ہاتھ سے لکھی ہوئی حتیٰ کے ایک خراش کے متعلق حدایت تک۔“

(کتاب سلیم۔ ص: 211)

مقصرین کے آباء و اجداد نے موالیٰ سے مکمل قرآن مع تفسیر کے قبول کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ قرآن مخصوصین کی مودت و ولایت کا حکم دیتا ہے اور ان کے فضائل کے قصیدے سناتا ہے۔ پھر مقصرین نے احادیث کی چار سو ایک کتب ضائع کر کے رہی ہیں کسر بھی پوری کردی تاکہ مقصر ملاں کو اپنے فتوے سنانے کا جواز مل جائے۔ اگر کوئی بھی مطالعہ کرے تو قرآن و حدیث میں ہر چیز کا حل موجود پائے گا اس حقیقت کا اظہار علامہ مجلسیؒ نے بھی فرمایا ہے۔

10.3 (مولانا امیر المؤمنین جنگ صفين سے واپس تشریف لارہے تھے راستے میں ایک گرج سے بوڑھا مگر خوبصورت پادری شمعون بن حمون نکلا جو حضرت عیسیٰ کے حواری حضرت شمعون بن یوحنا کی اولاد سے تھا۔ حضرت عیسیٰ نے اس افضل حواری کو کتاب و علم و حکمت عطا فرمائی اس کی اولاد نے دین کو نہ چھوڑا اور کبھی کفر نہ کیا اور اس کو بدلانہ اس میں

تغیر کیا اور وہ کتاب حضرت عیسیٰ نے املا کروائی تھی اور شمعون بن یوحنانے لکھی تھی۔ اس پادری نے مولا علیؐ کو امیر المؤمنین سید امسیلین اور رسول رب العالمینؐ کا وصی و خلیفہ کہہ کر سلام عرض کیا اور اس کتاب کو پیش کر کے عرض کی):

”اس میں ہر شئی کا ذکر ہے جو لوگ کریں گے جوان کے بعد ایک کے بعد دوسرے کی ملکیت میں آتی رہی اور جس کی ملکیت ہوتی تھی اس کے زمانے میں کیا ہو گا تھی کہ اللہ تعالیٰ عرب میں حضرت اسماعیل بن ابراہیم خلیل الرحمنؐ کی اولاد میں ایک رجل کو معبوث کرے گا جو سرز میں جس کو تہامہ کے نام سے پکارتے ہیں میں ایک شہر جس کو مکہ پکارتے ہیں اور ان کا اسم مبارک احمدؐ ہو گا جو شفاف آنکھوں والے، ملے ہوئے ابروؤں والے، جن کے پاس ناقہ، حمار، عصا اور تاج یعنی عمامہ ہو گا ان کے بارہ اسم شریف ہوں گے۔ پھر اس کتاب میں آپؐ کی بعثت اور ظہور اور بحیرت کا ذکر ہے اور کس کے ساتھ جنگ کریں گے اور کون آپؐ کی نصرت کرے گا اور کون دشمنی کرے گا اور آپؐ کی طاہری حیات کتنی ہوگی اور آپؐ کے بعد آپؐ کی امت فرقوں اور اختلافات میں کیسے بتلا ہوگی۔ اور اس میں تمام آئمہ ہدیٰ کے اسمائے گرایی اور آئمہ ضلات کا ذکر ہے حضرت عیسیٰ کے آسمانوں سے نازل ہونے تک۔“

(کتاب سلیم۔ ص: 252)

تمام انبیاء کی کتب میں چهار دہ معصومینؐ کا تفصیلی ذکر موجود ہے۔ مگر مقصراً ان ملاں قرآن پاک کی آیات کی جو تفسیر آئمہ نے کی ہے اس کو چھوڑ کر فلسفہ اور رائے پر منی تفاسیر کی مشہوری کرتے ہیں تاکہ فضائل معصومینؐ پر پردہ ڈالے۔ مقصراً ان کتاب الہی کی معنوی تحریف کے بعداب عبادات سے ذکرِ معصومینؐ حذف کرنے کی ناپاک سازش کر رہا ہے۔

10.4 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”بیشک جس نے اپنے دین کو اللہ عزوجل کی کتاب سے لیا پھر اپنی جگہ سے بھسل سکتے ہیں قبل اس کے کہ وہ بھسلے اور جو جہالت سے اس کام میں داخل ہوا وہ جہالت کے ساتھ ہی نکلا۔“ طبعی نے عرض کی ”کتاب اللہ میں کیا ہے؟“ آپ نے فرمایا کہ ”اللہ عزوجل کافرمان: اور جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لے اور جس چیز سے تم کرو کر دے اس سے رک جاؤ (الحضر۔ 7) اور اللہ عزوجل کافرمان: جس نے رسول کی اطاعت کی تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی (النساء۔ 80) اور اللہ عزوجل کافرمان: اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور اولی امر کی جو تمہارے درمیان موجود ہیں (النساء۔ 59) اور اللہ تبارک تعالیٰ کافرمان: صرف اور صرف تمہارا اولی اللہ ہے اور اس کا رسول اور وہ لوگ جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکاۃ دیتے ہیں حالت رکوع میں (المائدہ۔ 57) اور اللہ جل جلالہ کافرمان: پس نہیں (حیب) تیرے رب کی قسم یہ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک یہ ان معاملات میں تجھے فیصلہ رنے والا نہ مان لیں جن میں ان کے درمیان اختلاف ہوا ہے پھر وہ تمہارے دیئے ہوئے فیصلے کے بارے میں کوئی تنگی اپنے دلوں میں محسوس نہ کریں اور ایسا تسلیم کریں جیسا تسلیم کرنے کا حق ہے (النساء۔ 65) اور اللہ عزوجل کافرمان: اے رسول جو تمہارے رب نے تمہاری طرف نازل کیا ہے اسے پہنچا دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو گویا پیغام رسالت کو نہ پہنچایا اور اللہ لوگوں سے تمہاری حفاظت کرے گا (المائدہ۔ 67) اور یہی وہ رسول اللہ کا مولا علیؐ کے لئے اعلان ہے: جس جس کا میں مولا ہوں اس اس کا علیؐ مولا ہے یا الہی اس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے اور اس سے دشمنی کر جو اس سے دشمنی کرے اور اس کی مدد کر جو اس کی مدد کرے اور اس کو ذلیل کر جو اس کی شان میں گستاخی کرے اور اس سے دوستی کر جو اس سے دوستی کرے اور اس سے بعض رکھ جو اس سے بعض رکھے۔ (بشارۃ المصطفیؐ ص: 206)

امام نے ہمارے لیے تشریح فرمادی کہ دین قرآن سے لا اور ولایت کی معرفت نہ رکھنے والے جاہل ملاں کی توضیح سے نہ لو۔ قرآن کا کیا حکم ہے کہ احادیث مخصوصین میں جس چیز کا حکم ہو وہ کرو جس کی ممانعت ہوا س سے رک جاؤ یعنی غیر مخصوص ملاں کے قتوں کی ہرگز ضرورت نہیں اور اطاعت صرف مخصوصین کی کرو جو حاضر و ناظر ہیں اور مسائل کے فیصلے صرف مخصوصین کے تنقیم کرو تھے دل کے ساتھ اور خلاصہ یہ کہ ولایت علیٰ کی تبلیغ میں کوتاہی میں کسی کو چھوٹ نہیں اور تبلیغ ولایت میں مقصراں میں کشش و طاقت سے نہ ڈر واللہ تھا را حافظ ہے۔ قرب الہی وہی پاسکتا ہے جو مودۃ فی القربی رکھے۔ یہی درس قرآن ہے۔

10.5 عبد اللہ بن مسعود نے نبی اکرم سے عرض کی: یا رسول اللہ جب آپ پر وہ فرمائیں گے تو آپ مُؤنسِل کون دے گا؟ آپ نے فرمایا: ”ہر نبی کو اس کا وصی مُؤنسِل دیتا ہے،“ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ آپ کا وصی کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ”علیٰ ابن ابی طالب“ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ آپ کے بعد وہ کتنی ظاہری زندگی پائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ”تمیں سال بیشک یوشع بن نون وصی موسیٰ ان کے بعد تمیں سال زندہ رہے اور ان پر حضرت موسیٰ کی زوجہ صفورا بنت شعیب نے خروج کیا اور کہا کہ امارت میں میرا حق آپ سے زیادہ ہے اور ان سے لڑائی کی تو آپ نے بھی لڑنے والوں سے لڑائی کی اور اس پر قابو پالیا اور اچھے طریقے سے قابو پایا اور بیشک ابو بکر کی بیٹی بھی علیٰ صلوات اللہ علیہ پر خروج کرے گی وغیرہ وغیرہ۔ میری امت میں سے لوگوں کو اکٹھا کرے گی کہ لڑائی کریں تو آپ بھی لڑنے والوں سے لڑائی کریں گے اور اس پر قابو پالیں گے اور اچھے طریقے سے قابو پائیں گے اور اسی کے بارے میں اللہ عز وجل نے نازل فرمایا ہے: اور اپنے گھروں میں نک کر رہو اور پہلی جا حلیت کی سی صحیح نہ دکھاتی پھر وہ (احزاب۔ 33) یعنی صفورا بنت شعیب کی طرح۔“ (بشارۃ المصطفیٰ۔ ص: 428)

مرد تو مرد، عورتوں کو بھی خبردار کر دیا گیا ہے کہ مقصر ملاں کے چکر میں نہ آ جائیں اور ہتھیاروں سے سچ دھچ کرو لا یت علیؐ کی مخالفت پر نکلیں ورنہ ان کا شمار بھی اونٹی والیوں میں ہو گا۔ ولایت علیؐ کی مخالفت امام حسنؐ کے جسم اطہر پر تیر چلانے کے متادف ہے۔

10.6 امام علی رضا صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”ولایت علیؐ تمام انبیاء کے صحیفوں میں فرض لکھی ہوئی ہے اور اللہ نے ہرگز انبیاء کو مبوعث نہیں کیا مگر حضرت محمدؐ کی نبوت اور آپؐ کے وصی حضرت علیؐ کی ولایت کے صدقے میں۔“

(بصائر الدرجات۔ ج: 1، ص: 159)

اللہ عزوجل ہر آسمانی کتاب میں ولایت علیؐ لازم قرار دیتا ہے اور دشمنِ الہی مقصر ملاں ولایت کو جزو بھی نہیں مانتا۔ وہ ولایت جس کے صدقے میں اللہ نبویں عطا فرماتا ہے۔ آسمانی کتابوں کا درس یہی ہے کہ ولایت علیؐ لازم ہے۔ اسی لیئے ولایت علیؐ کا دل و زبان و عمل سے اقرار کرنے والے انبیاء کے ساتھ مخصوص ہونگے۔

10.7 امام محمد باقر صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”بیشک اللہ بتاک و تعالیٰ نے نبیوں سے ولایت علیؐ پر بیثاق لیا اور نبیوں سے ولایت کا عہد لیا۔“

(بصائر الدرجات۔ ج: 1، ص: 160)

یعنی اللہ تعالیٰ نے پہلے انبیاء سے ولایت علیؐ کا معاہدہ کیا اور پھر وعدہ بھی لیا کہ اس پر قائم رہنا۔ مقصرین ولایت کے معاہدے کو تو مانتے ہیں مگر اس کا اقرار کرنے کے وعدے کو پورا نہیں کرتے۔ ”اس کا کوئی دین نہیں جو اپنا وعدہ پورا نہ کرے۔“ درس قرآن یہی ہے کہ بیثاق ولایت کو یاد رکھو اور عہد

ولایت کو پورا کروتا کہ اللہ اپنے وعدہ پورا کرے۔

10.8 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”تحقیق میں رسول اللہ کی اولاد ہوں اور میں کتاب اللہ کو سب سے بہتر جانتا ہوں اور اس میں خلقت کی ابتداء اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے موجود ہے اور اس میں آسمانوں کی خبر اور زمین کی خبر ہے اور جنت کی خبر اور دوزخ کی خبر ہے اور جو کچھ ہو چکا ہے اس کی خبر اور جو ہونے والا ہے اس کی خبر ہے میں اس سب کو جانتا ہوں جیسے میں اپنی ہتھی کو دیکھتا ہوں۔ یہی اللہ کا قول ہے: ”اس میں ہر شئ کا بیان ہے“۔ (انخل - 89)

(بصائر الدرجات - ج: 1، ص: 391)

اللہ قادر مطلق فرماتا ہے کہ قرآن میں ہر چیز موجود ہے۔ اور معصومینؐ کے سامنے کائنات ازل سے ابد تک ہتھی کی طرح سامنے موجود ہے۔ مقصود ملاں قرآن کو مجور بنانے کیلئے کہتا ہے کہ صرف 500 آیات کام کی ہیں بلکہ کام اس کے فتوے کریں گے اور معصومینؐ کے عالم الغیب ہونے کا بھی انکار کرتا ہے حالانکہ پوری کائنات ان کے سامنے ہے جیسے ہاتھ کی ہتھی۔ قرآن وحدیث متین (ولایت علیؐ پر عملی طور پر یقین رکھنے والے) کیلئے ہدایت ہے جس میں ہر چیز کا مفصل بیان ہے۔ متین کو کسی مقصود ملاں کے آئین اکبری یا فتاویٰ عالمگیری کی ہرگز حاجت نہیں ہے۔

10.9 مولا علی صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”جو کچھ ہو چکا ہے اور جو ابھی ہونے والا ہے سب کا علم قرآن میں ہے اور قرآن کا تمام علم سورۃ فاتحہ میں ہے اور فاتحہ کا تمام علم اس کی بسملہ میں ہے اور بسملہ کا سارا علم اس کی بُ میں ہے اور بُ کے نیچے نقطہ میں ہوں“۔
(القطرہ ج: 1، ص: 119)

مولاؤ نے ہمارے لیئے تشریح فرمادی کہ ازال سے ابد تک کا علم قرآن میں ہے اور قرآن کا خلاصہ مولا علیؐ کی ذات بابرکات ہے یعنی قرآن کا مرکزی نکتہ ولایت علیؐ ہے۔ مقصود ملاں عموم کو گمراہ کرنے کی ناپاک جسارت کرتا ہے کہ عبادت میں صرف قرآن اور ذکرِ الہی ہو سکتا ہے۔ جاہل بصیرت کا اندازائی نہیں جانتا کہ قرآن اور ذکرِ اللہ مولا علیؐ کی ذات ہے۔ مولا علیؐ مثال ”قل هو اللہ احد“ کی ہے۔

10.10 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ سے ابا نے اللہ تعالیٰ کے قول ”فلا اقتحم العقبة“ (البلد-11) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا ”ہم ہی گھائی (عقبہ) ہیں پس ہماری طرف کوئی نہیں چڑھتا سوائے اس کے جو ہم میں سے ہے۔“ پھر فرمایا ”اے ابا نے کیا میں تمہارے لیئے مزید کچھ کہوں جو تمہارے لیئے جو کچھ دنیا اور اسکی میں ہے اس سے بہتر ہو؟“ ابا نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا ”فک رقبہ“ (گردن چھڑانا) یعنی تمام لوگ دوزخ کی ملکیت ہیں تمہارے علاوہ اور تمہارے ساتھیوں (شیعاء مولا علیؐ) کے علاوہ کہ اللہ نے تمہیں اس سے چھڑا لیا ہے،“ ابا نے عرض کی: ہمیں اس سے کس طرح چھڑا یا؟ آپ نے فرمایا ”تمہاری ولایت امیر المؤمنین علیؐ ابن ابی طالب (صلواۃ اللہ علیہمَا) کی وجہ سے اور ہماری وجہ سے اللہ تمہاری گردنوں کو جہنم کی آگ سے بچاتا ہے۔“

(القطرۃ۔ ج: 1، ص: ۳۵۳)

ولایت مولا علیؐ کی بلندی کی طرف وہی چڑھتا ہے جو ولایت کا عملی طور پر قائل ہو۔ چڑھنا ایک عمل ہے زبانی کلامی بلندی کی طرف ایک قدم بھی نہیں بڑھایا جاسکتا۔ اور گردن میں دوزخ کے پھندے سے نجات صرف اور صرف ولایت علیؐ سے ہے۔ جن لوگوں نے غیر معموص ملاں کی تلقید کا قلادہ

جانور کی طرح لگے میں ڈالا ہوا ہے ان کا یہ ناری پھند ا صرف اور صرف اقرار ولایت سے کھل سکتا ہے۔
درس قرآن بھی ہے کہ اگر دوزخ کے پھنڈے سے بچ کر قرب الہی کی بلند یوں پر رہنا
چاہتے ہو تو ولایتِ مولا علیؐ پر قائم ہو جاؤ۔

**10.11 امام جعفر صادق صلوات اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے قول ”وَاذَا الْمُوَدَّةَ سئلت“ (الکویر: 8-9) کے بارے میں فرمایا یعنی ہماری مودت ”بائی ذنب قتل“ فرمایا یہ ہمارا حق لوگوں پر واجب ہے اور ہماری محبت تخلوقات پر واجب ہے۔ ہماری مودت کو قتل کرتے ہیں“۔
(القطرۃ۔ ج: 2، ص: 12)**

کلام الہی ہے کہ قیامت کے دن مودتِ اہل بیتؐ جس کو زندہ درگور کیا گیا سے پوچھا جائے گا کہ اس کو کس جم میں قتل کیا لوگوں نے۔ اس کی تشریح مفاسخ الجہان میں زیارت امام کے ایک جملے سے ہوتی ہے ”اللہ ان کو حلاک کرے جنہوں نے امام کو ہاتھوں یا زبان سے قتل کیا“۔
جو اللہ کے حضور کھڑے ہو کر اقرار ولایت علیؐ سے انکار کرتے ہیں وہ مودت کو اپنی زبان سے قتل کرتے ہیں۔ قیامت کے دن کسی مفتی کا حوالہ کام نہ دے گا۔

10.12 شیطانی علمائے سو نے ایک اور وسو سہ عوام کے دلوں میں ڈالنا شروع کر دیا ہے کہ ان پڑھ شیعہ ہر وقت ولایت علیؐ کا ذکر کرتے ہیں کیا دین میں ولایت علیؐ کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے اگر یہ اتنی اصم بات ہوتی تو اللہ مولا علیؐ کا نام قرآن میں درج کر دیتا (نفوذ باللہ)۔ اس سے بڑی جہالت کی انتہا کیا ہو سکتی ہے۔ قرآن مجید میں ذکر علیؐ کے بارے میں ثبوت میں بھری پڑی ہیں اور دراصل مولا علیؐ قرآن کے محتاج نہیں ہیں۔

بہر حال سید احمد مستنبطؒ کی کتاب القطرہ جلد 2، صفحہ 161 پر ایک حدیث میں مولا علیؐ کے ایک

سو آسمائے گرامی کا ذکر موجود ہے جو قرآن میں میں اور اس روایت کے آخر میں صفحہ 186 پر علامہ مجسیؒ کا حوالہ ہے کہ مولا کے تین سوناموں کا ذکر قرآن میں موجود ہے۔ سید ہاشم بحر ایضاً نے اپنی کتاب اللوامع النورانیہ میں مولا علیؒ کا ذکر قرآن مجید میں ایک ہزار ایک سو چون چند ثابت کیا ہے اقوال معصومینؐ کے مطابق۔

سورۃ زخرف میں اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر مولائے کائنات کا اسم گرامی علی حکیم کا ذکر کیا ہے جس کی تصدیق امام حاضر صادقؑ نے فرمائی ہے اور یہ حدیث تاویل الایات میں موجود ہے اور القطرۃ ج:2، ص:167، پر بھی موجود ہے۔

10.13 امام حسین صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”ہمارے شیعوں میں سے کوئی ایسا نہیں کہ وہ صدقیق شہید نہ ہو“ زید نے عرض کی ”اگر وہ اپنے بستر پر انتقال کریں تو بھی ایسا ہی ہے؟“ آپؐ نے فرمایا ”کیا تو کتاب اللہ کی تلاوت نہیں کرتا: اور جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اس کے رسول پر وہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدقیق اور شہید ہیں“ (المددیہ: 19)۔ پھر فرمایا ”اگر شہادت نہ ہوتی تو اے اس کے کہ کوئی تووار سے قتل ہو تو اللہ کبھی شہید نہ کہتا“ (القطرۃ۔ ج:2، ص:309)

جو شیعہ بارگاہ الہی میں علیؐ ولی اللہ کی سچی گواہی پیش کرے وہ صدقیق بھی ہو اور شہید بھی۔ اور جو لوگوں کے سامنے تو کہے کہ ہم بھی علیؐ ولی اللہ کے قائل ہیں مگر جب بارگاہ الہی میں کھڑا ہو تو چپ ہو جائے تو ایسا شخص صدقیق اور شہید ہو گا یا منافق و منکر؟ اگر اللہ کے نزدیک صدقیق اور شہید بننا چاہتے ہو تو اللہ کے سامنے سچی گواہی پیش کرو۔

10.14 امام محمد باقر صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”صرف اور صرف ہم احیلیتؓ کی محبت وہ شئی

ہے جس کو اللہ نے لکھ دیا ہے کسی ایک کی بھی طاقت نہیں کہ اسے مٹا سکے۔ کیا تم نے اللہ سبحانہ کا قول نہیں سنا：“یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھ (ثابت کرنا) دیا ہے اور اپنی طرف سے ایک روح کے ساتھ ان کی مدد کی ہے.....

(القطرۃ۔ ج: 2، ص: 365)

آب جس بد قسمت کے دل میں اللہ نے ایمان ثبت ہی نہیں کیا یعنی جس کے دل میں احلمیت کی موجود ہی نہیں اس کی زبان پر اقرار اولاًیت آہی نہیں سکتا۔ اور جن کے پاس ولایت مولانا علیؐ ہے انکو دنیا کی دولت بھی پیش کی جاتی ہے مگر وہ اس کو ٹھکرا کر تبلیغ ولایت سے باز نہیں رہتے۔



کفر و منافقت کی موت

11.1 ”آج کے دن وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا تمہارے دین سے مایوس ہو گئے ہیں پس ان سے نذر و مجھ سے ڈرو۔ آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور میں نے تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کر لیا ہے۔“ (المائدہ: 3)

غدریخم کے مقام پر تو کوئی کافر موجود نہ تھا کہ اعلان ولایت موالیٰ سے مایوس ہو کر مر جاتا۔ اللہ تعالیٰ صاف ولایت علیٰ کے منکر کو کافر کہ کر پکارتا ہے کہ ایسا منافق جب ولایت علیٰ کا نعرہ سنتا ہے تو اس پر موت واقع ہو جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو ایسا اسلام پسند ہے جس میں پاک صاف لوگوں کا لاکھوں کا مجمع ہو اور اس میں ولایت علیٰ کے نعرے لگ رہے ہوں یعنی غدریخم کا منظر پا کرنے سے اللہ بہت راضی ہوتا ہے۔

11.2 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”جو ہماری محبت کی ٹھنڈک اپنے دل پر محسوس کرے تو وہ اپنی ماں کیلئے کثرت سے دعا کرے کیونکہ اس نے اس کے باپ سے

خیانت نہیں کی۔“ -

(بشارۃ المصطفیٰ ص: 29)

ولایت علیؐ سے منافقت کرنے والا دراصل منکر اور کافر ہوتا ہے نعمۃ حیدری سے اس کے منه پرموت چھا جاتی ہے کیونکہ اس کی خلقت میں شیطان کی شمولیت ہوتی ہے اس لیے وہ حرامی ہوتا ہے۔ مودتِ احبابیتؐ کفر و منافقت کی موت ہے۔ جس کی ولایت میں نجاست ہو وہ اقرب ای ولایت کر، نہیں سکتا۔

11.3 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مولا علی صلوات اللہ علیہ کو ایک سریہ پر بھیج رہے تھے اور علم ہاتھ میں بلند تھا اور فرمارہے تھے ”اے اللہ میں اس دنیا سے پردہ نہ کروں جب تک علیؐ کو نہ دیکھ لوں،“

(بشارۃ المصطفیٰ ص: 414)

”پس تم نہ مرنا مگر (اس حال میں) کتم مسلم ہو،“ (البقرہ- 132) اس آیت کا بھی یہی مطلب ہے کہ اللہ سے دعا کرو کہ جب اس دنیا سے جاؤ تو اس حال میں کہ ولایت علیؐ پر قائم ہوں اور ولایت سے انکار اور بغضہ دل میں نہ ہو۔ یہی تبلیغ رسالت ہے کہ علیؐ کی تصویر آنکھوں میں ہو، زبان علیؐ کے نعروں اور تبلیغ میں مصروف ہو۔ دل میں علیؐ کی مودت ہو اور اعضاء جوارح سے اس کا اظہار ہو اور ہر وقت علیؐ کی زیارت کے منتظر ہو تو پھر کفر و منافقت نزدیک نہیں پہنچ سکتے۔

11.4 ایک شخص نے مجلس میں عرض کی: میں اللہ سے جنت کا سوال کرتا ہوں۔ امام جعفر

صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”تم جنت میں تو ہو پس اللہ سے سوال کرو کہ تمہیں اس سے نہ نکالے۔“ اس نے عرض کی: ہم آپ پر قربان، جبکہ ہم ابھی دنیا میں ہیں؟ آپ نے فرمایا ”کیا تم ہماری امامت کا اقرار نہیں کرتے؟“ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا ”یہی جنت کی معنی ہیں جس نے اس (ولایت) کا اقرار کیا وہ جنت میں ہے پس اللہ سے سوال کرو کہ تم سے سلب نہ کرے۔“

(القطۃ۔ ج: 1، ص: 537)

شیطان مقصراً ملاں کے روپ میں جو ظاہری طور پر شیعہ کہلاتا ہے مگر دراصل کافرو منافق ہے یہی چاہتا ہے کہ کسی طریقے سے مومنین اقرار ولایت سے رک جائیں تاکہ اللہ ان کو جنت سے نکال دے۔ اقرار ولایت علیؐ کرنے والوں کیلئے یہ دنیا بھی جنت ہے اور آخرت بھی۔ اقرار ولایت کا کفر کرنے والے منافق لوگ جب قرآن و حدیث پڑھتے ہیں تو ان کے منہ پر موت کی پر چھائیاں چھاجاتی ہیں اسی لیے وہ قرآن و سنت سے جان چھڑا کر من گھر نتوں کو سینے سے لگائے ہوئے ہیں۔

11.5 مولا علی صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”میں مومنین کا حکمران ہوں اور مال طالبوں کا سر غنہ ہے اور اللہ کی قسم مومن کے علاوہ کوئی مجھ سے محبت نہیں کر سکتا اور منافق کے علاوہ کوئی مجھ سے بغض نہیں کہتا۔“

(القطۃ۔ ج: 1، ص: 536)

رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم نے بھی یہی فرمایا ہے جو اسی کتاب کے صفحہ 535 پر درج ہے۔ منافق جب ”علیؐ ولی اللہ“ کے اقرار کی بات سنتا ہے تو اسے موت آ جاتی ہے وہ تو صرف بھیں بدلت کر شیعوں سے مال بٹورنے میں لگا ہوا ہے۔ جو بھی یہ کہے کہ ”علیؐ ولی اللہ“ نہ پڑھو اور اپنا نہیں دو تو سمجھ

لوکوہ بھیڑ کی کھال میں بھیڑ یا کافر منافق اور ظالم ہے۔

❖.....❖.....❖

یک جہتی کا واحد حل

12.1 ”اور اللہ کی سی کو سب مل کر مضبوطی سے قحام لو اور تفرق نہ کرو۔ اللہ کی نعمت کا ذکر کرو جو اس نے تمہیں دی ہے کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو جوڑ دیا پس تم اس نعمت کے صدقے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے پس اللہ نے تمہیں اس سے بچالیا اسی طرح اللہ تمہارے لیئے اپنی آیات بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پا جاؤ“

(آل عمران-103)

اس حقیقت کو سب جانتے ہیں کہ اللہ کی رسی (جلال اللہ) سے مراد مولا علیؐ ہیں اور اللہ کی نعمت بھی مولا علیؐ ہیں جس کے ذکر کا حکم اللہ دے رہا ہے اور قیامت کے دن اسی نعمت کے بارے میں سوال بھی کرے گا اور اسی نعمت کے صدقے اتحاد اور اخوت قائم ہو سکتی ہے ورنہ سوائے کفر و نفاق کے کچھ نہیں۔ اسی نعمت ولایت کے صدقے گردنیں جہنم کی آگ سے آزاد ہوتی ہیں۔ جس کا ذکر باب نمبر 10.10 میں ہو چکا ہے۔ اتحاد و یکجہتی کا واحد حل یہی ہے کہ ولایت مولا علیؐ پر قائم ہو جاؤ۔

12.2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جو یہ چاہے کہ اس کی حیات میری

حیات جیسی ہوا اور وصال میرے وصال جیسا ہوا اور جنت میں داخل ہو جس کا وعدہ مجھ سے
میرے رب نے کیا ہے تو پس علی ابن ابی طالب اور اس کی ذریت (صلوات اللہ علیہم
اجمعین) کو اپنا ولی بنالے کیونکہ وہ تمہیں باب حدایت سے نکلنے نہیں دیں گے اور تم کبھی
گمراہی کے دروازے میں داخل نہیں ہو سکو گے۔“

(بشارۃ المصطفیٰ ص: 94)

اگر تمام مسلمانوں سے پوچھا جائے کہ تمہاری حیات و ممات کیسی ہونی چاہیے تو سب کامل کر
واحد جواب ہو گا سنت نبویؐ پر۔ اور رسول اللہؐ نے اللہ کے حکم سے بتادیا کہ مولا علیؐ اور انکی اولاد طاہرہ کی
ولایت پر قائم ہو جاؤ تاکہ عذاب الہی سے فجع جاؤ۔ اسی لیئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اگر تمام انسان
ولایت علیؐ پر جمع ہو جاتے تو میں آگ کو پیدا ہی نہ کرتا۔

جہنم کے این حصہ علمائے سو لوگوں کو مختلف بہانوں سے سنت رسولؐ سے روکتے ہیں۔ اور
شیطان کے نقش قدم پر چلنے کی ترغیب دیتے ہیں۔
مندرجہ بالا قول ذرا تفصیل کے ساتھ ایک اور موقع پر رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا جس کا متن
بصائر الدراجات جلد اول صفحہ 113 پر درج ہے۔

12.3 امام محمد باقر صلواۃ اللہ علیہ نے اللہ عزوجل کے قول ”صرف آپ خبردار کرنے
والے ہو اور ہر قوم کے لیئے ایک حادیٰ ہے“ (الرعد-7) کے بارے میں فرمایا کہ رسول
اللہ منذر (خبردار کرنے والے) ہیں اور ہر زمانے میں ہم میں سے ایک حادی ہوتا ہے کہ
جو کچھ نبی اللہؐ لے کر آئے اس کی طرف ان کی حدایت کرتا ہے آپؐ کے بعد مولا علیؐ حادی
ہیں پھر ایک کے بعد ایک ان کے اوصیاء۔“

(بصائر الدراجات۔ ج: 1، ص: 78)

ہمارے زمانے کا حادی امام (عجل اللہ) ہر جگہ ہر وقت ہماری حدایت و راہنمائی اور نصرت کیلئے موجود ہیں۔ اس حقیقت کے باوجود اگر کوئی آدمی (کالا نعم) ولایت مخصوص میں کو چھوڑ کر ولایت سے روکنے والے غیر مخصوص مقصراً ملاں جو ہزاروں میل دور رہتا ہوا اور اسے زندگی بھر کی تک نہ ہو، کی تقلید کا ناری پھنسدا پپنے گل میں ڈال لے تو اس سے زیادہ بد بخت کون ہو گا۔

سلامتی و نجات کا واحد حل یہی ہے کہ ولایتِ مولا علیؐ پر اکٹھے ہو جاؤ اور رسول اللہ کی طاہری حیات طیبہ اس کا ثبوت ہے جس کے پارے میں اللہ کا فرمان ہے کہ تحقیق تمہارے لیے رسول اللہ کا اسوہ حسنہ بہترین نمونہ ہے۔



جزا و سزا کی کسوٹی

13.1 ”امام علی صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا“ پیش امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی،
بہتر فرقے جہنم میں اور ایک فرقہ جنت میں جائے گا۔ تہتر میں سے تیرہ فرقے ہم احلىٰت
کی محبت کا دعویٰ کریں گے ان میں سے ایک جنت میں جائے گا اور بارہ جہنم میں،“
(کتاب سلیم - ص: 169)

بھر مولا علیؐ نے ناجی فرقے کے کامیاب ہونے کی وجہ بھی بتا دی کہ وہ ہمارے احکام کا مطیع
ہو گا ہم سے محبت اور ہمارے دشمنوں سے برآت کرتا ہے ہمارے حق اور امامت کی معزت رکھتا ہے اور
اللہ نے جو اپنی کتاب میں ہماری اطاعت لازم قرار دی ہے اور احادیث میں بھی وارد ہے کہ جانتا ہے پھر
وہ شک نہیں کرتا کیونکہ اللہ نے ان کے دل ہمارے حق اور فضائل کی معرفت سے منور دیئے ہیں۔

13.2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”وض کوثر پر ایک قوم وارد ہوگی جو
میرے صحابی اور میرے مکان اور منزل میں ساتھ تھے۔ ان کو ان کے مقام پر روک
دیا جائے گا اور میں دیکھوں گا کہ وہ مجھ سے دور ہٹا دیئے جائیں گے اوان کو باہمیں جانب

پکڑ لیا جائے گا تو میں کہوں گا کہ اے میرے رب میرے اصحابی میرے ساتھ رہنے والے پس ارشاد ہوگا: کیا آپ گوئیں معلوم کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا کیا؟ یہی لوگ آپ کے جانے کے بعد ہمیشہ کیلئے مرتد ہو کر اپنی پیٹھ پر پچھلے پاؤں پھر گئے تھے۔“
 (کتاب سلیم۔ ص: 270)

منکرو لایت کیلئے عبرت کا سبق ہے کہ اگر کوئی رسول اللہ کے ساتھ بھی رہتا ہو مگر ولایتِ علیؐ کی عملًا مخالفت کرے تو روز قیامت اگر خلق عظیم اخلاق امروت سے اس کا ساتھ رہنا یاد بھی کراں میں تو عدالتِ الہی اسے معاف نہیں کرے گی۔

13.3 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”جب قیامت کا دن ہوگا تو بطن عرش سے منادی اعلان کرے گا: زمین پر خلیفۃ اللہ کہاں ہیں؟ تو داؤ دنیٰ کھڑے ہوں گے تو اللہ عز وجل کی طرف سے آواز آئے گی: ہماری مراد آپ نہیں ہیں پیشک آپ اللہ کے خلیفہ ہیں۔ پھر دوسری دفعہ اعلان ہوگا: اللہ کی زمین پر خلیفۃ اللہ کہاں ہے؟ تو امیر المؤمنین قیام فرمائیں گے تو اللہ عز وجل کی طرف سے آواز آئے گی: اے معاشر الخالق! یہ علی ابن ابی طالب (صلواۃ اللہ علیہمَا) ہیں زمین پر اللہ کے خلیفہ اور اس کے بندوں پر جنت، جس نے دار دنیا میں اسکی جبل سے تعلق رکھا اپس وہ آج کے دن بھی اسکی جبل کو پکڑ لے، اس کے نور سے روشنی حاصل کرے اور اس کے پیچے پیچے جنتوں میں اعلیٰ درجات میں چلا جائے۔ تو لوگ اٹھیں گے جنہوں نے دار دنیا میں اسکی جبل سے تعلق رکھا تھا اور آپ کے پیچے پیچے جنت میں چلے جائیں گے۔ پھر اللہ جل جلالہ کی طرف سے آواز آئے گی: خبردار! جس نے جس امام کو دار دنیا میں پکڑا اپس وہ اسی کے پیچے پیچے چلا جائے جہاں بھی وہ جائے،“ اس وقت

وہ (پیشوں) جن کی پیروی کی گئی تھی ان لوگوں پر جنہوں نے انکی پیروی کی تھی تمرا کریں گے اور انہوں نے عذاب دیکھ لیا ہو گا اور ان کے سب سب (تعاقات، امیدیں) ٹوٹ جائیں گے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ان کی پیروی کی تھی کہیں گے کاش ہمارے لیئے ایک دفعہ دنیا میں واپس جانا ممکن ہو تو ہم بھی ان پر تمرا کریں جس طرح انہوں نے ہم پر تمرا کیا ہے۔ اسی طرح اللہ ان کے اعمال کو سرتین بنا کر دکھادے گا اور وہ آگ سے نکل نہیں سکیں گے۔“

(البقرة-166-167)

(بشارۃ المصطفیٰ ص: 18)

جن لوگوں نے ولایتِ علیٰ (جبل اللہ) کو عملًا مضبوطی سے پکڑ لیا ہے وہ تو نجات پا گئے اور جنہوں نے منکر و لایت مقصیر ملاں کو اپنے اعمال کا ذمہ دار بنا کر اپنا رہبر تسلیم کر لیا ہے قیامت کے دن وہی رہبر اپنے مقلدوں پر لعنت کرے گا اور مقلدین خواہش کریں گے کہ کاش دوبارہ دنیا میں جائیں اور دل کھول کر اس مقصیر ملاں پر لعنت کریں اور وہ دیکھیں گے کہ ان کی جاگ جاگ کر کی ہوئی عبادتیں را کھ بن کر اڑ گئیں ہیں جو امام معصومؐ کے حکم کی سمجھ کر کی گئیں تھیں۔ مگر بہر حال مقلدین کو جانامقصیر ملاں کے ساتھ ہی پڑے گا جہاں بھی وہ جائے گا۔

13.4 امام علی زین العابدین صلوات اللہ علیہ نے فرمایا ”جس نے اللہ کیلئے ہم سے محبت کی تو ہماری محبت اس کو فائدہ دے گی اگر وہ دیلم کے پہاڑوں میں بھی رہتا ہو اور جس نے اس کے علاوہ ہم سے محبت کی تو اللہ جو چاہے گا اس سے کرے گا۔ بیشک ہم احلىپیت کی محبت بندوں سے گناہ اس طرح جھاڑ دیتی ہے جیسے ہو اور خست کے پتے گرداتی ہے۔“

(بشارۃ المصطفیٰ ص: 19)

جتنی جتنی معرفت ولایت علی برحقی چلی جاتی ہے خطاؤں اور گناہوں کی رغبت اتنی کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ عبادات تقویٰ اعمال صالح ہیں ہی علی و الوں کے لیئے۔ اگر کوئی غیر مسلم بھی احبابیت سے محبت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی عذاب سے امان دے دیتا ہے۔

13.5 امام محمد باقر صلواۃ اللہ علیہ سے محمد تقیؑ نے اللہ کے قول ”پس یہی وہ لوگ ہیں جن کی برائیاں اللہ نکیوں میں بدل دے گا اور اللہ بہت غفور و رحیم ہے۔“ (الفرقان۔ 70) کے بارے میں پوچھا تو آپؐ نے فرمایا ”قیامت کے دن مومن گناہ گار آئے گا اور حساب دینے کی جگہ پر کھڑا کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا حساب کتاب رکھنے والے سے کہے گا کہ لوگوں میں سے کسی ایک کو بھی اس کا حساب کتاب نہ بتانا اور وہ اپنے گناہ جانتا ہو گا اور جب اپنے گناہوں کا اقرار کرے گا تو اللہ عز و جل فرمائیگا: ان کو نکیوں سے بدل دو اور لوگوں کو بتا دو۔ پس اس وقت لوگ کہیں گے: اس بندے کا تو ایک بھی گناہ نہیں ہے پھر اللہ اسے جنت جانے کا حکم دے گا پس اس آیت کی یہ تاویل ہے اور یہ صرف ہمارے شیعوں میں سے جو ”گناہ گار ہیں ان کیلئے ہے“

(بشارۃ المصطفیٰ۔ ص: 26)

ولایت علی پر قائم رہ کر جو امر معصومین زندہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کی احسن طریقے سے پردہ پوشی کر کے معاف فرمادیتا ہے۔

13.6 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”میں قیامت کے دن چار (قسم کے لوگوں) کی شفاعت کروں گا وہ تمام دنیا والوں کے گناہ لے آئیں: جو میری اولاد کے واسطے توار سے لڑے اور ان کی حاجتیں پوری کرے اور کوئی ضرورت ان کو پریشان کرے تو

اس میں تگ و دو کرے اور اپنے دل اور زبان سے ان سے محبت کرئے۔“
(بشارۃ المصطفیٰ ص: 40)

جز اوس زماں کی کسوٹی صرف احیانیت اطہارگی دل، زبان اور عمل سے محبت ہے۔

13.7 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”میری محبت اور میری احیانیت کی محبت سات سخت ترین مقامات پر فائدہ مند ہے: وفات کے وقت اور قبر میں اور دوبارہ زندہ اٹھنے کے وقت اور کتاب کے وقت اور حساب کے وقت اور میزان کے وقت اور صراط پر۔“
(بشارۃ المصطفیٰ ص: 41)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”یا علیکمیا میں آپ کو بشارت دوں؟“
آپ نے فرمایا ”جی ہاں یا رسول اللہ؟“ آپ نے فرمایا ”یہ میرا دوست جبراۓ علیک مجھے اللہ عزوجل کی طرف سے خبر دے رہا ہے کہ تحقیق اس نے آپ کے محبوب اور شیعوں کو سات خصوصیات عطا فرمائیں ہیں: موت کے وقت رفاقت، وحشت کے وقت دوستی، ظلمت کے وقت نور اور خوف کے وقت امن اور حساب (میزان) کے وقت نرمی اور صراط پر گزرنے کا اجازت نامہ اور تمام امتوں کے انسانوں سے اسی سال قبل جنت میں داخل“۔
(بشارۃ المصطفیٰ ص: 98)

13.8 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”جس نے ہم سے محبت کی اور ہمارے محبوب سے بھی محبت کی مگر اس دنیا کی غرض سے نہیں تو وہ اس کی حصہ بھی پائے گا اور جس نے

ہمارے دشمنوں سے دشمنی کی مگر آپس میں نفرت کی وجہ سے نہیں توجہ وہ قیامت کے دن آئے گا اور اگر اس پر بریت کے ذریعوں کے برابر اور سمندر کی جھاگ جتنے بھی گناہ ہونے گے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دے گا۔“

(بشارۃ المصطفیٰ - ص: 147)

جز اوس زان کا پیانا نہ صرف اور صرف احتمالیت گئی محبت ہے۔

13.9

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ”مؤمن کے صحیفے کا عنوان حب علی ابن ابی طالب ہے۔“

(بشارۃ المصطفیٰ - ص: 245)

ولایت علیؐ کے متوازوں کے نامہ اعمال کے سرورق پر جملی حروف سے یہ لکھا ہوگا ”حب علی ابن ابی طالب صلواہ اللہ علیہمَا“۔

اب مقصر یعنی جوہ اس چیز سے پھیز کرتے ہیں جس میں ”علیؐ ولی اللہ“ کا ذکر ہو وہ سوچ لیں کہ قیامت کے دن ایک تکلیف دہ کتاب چپکے سے کہیں ان کے باہم ہاتھ میں نہ تھادی جائے۔ اس کا حل یہی ہے کہ ابھی سے مقصر ملاں کی ذاتی فتاویٰ کی کتب کو رد کر کے معمویں کے احکام و فضائل والی کتب کو اپنالیا جائے۔

13.10 اللہ سبحانہ کے بیثاق لینے کی ایک طویل روایت کہ جس میں اللہ سبحانہ نے فرمایا ”اے بنی آدم! اگر کفار میں سے ایک شخص یا وہ تمام کے تمام آل محمد اور ان کے بہترین

اصحابہ میں سے کسی فرد سے محبت کریں تو اس کی جزا اللہ کی طرف سے یہ ہے کہ وہ ان کیلئے تو بہ اور ایمان ثابت کر دے اور پھر اللہ ان کو جنت میں داخل کر دے۔ بیہقی اللہ محمد وآل محمد اور ان کے اصحاب کے محبوب میں سے ہر ایک پر رحمت کی اتنی بارش کرتا ہے کہ اگر وہ اللہ کی روز اول سے آخر تک پیدا کی گئی مخلوق کی تعداد کے برابر چاہے وہ کفار ہوں پر بھی تقسیم کی جائے تو کافی ہو گی اور ان کو قابل تعریف آخرت کی طرف لے جائے یعنی اللہ پر ایمان حتی کہ وہ جنت کے مستحق ہو جائیں۔ اور اگر ایک شخص آل محمد اور ان کے بہترین اصحاب سے بغیر رکھے یا ان میں سے کسی ایک کے ساتھ تو اللہ اس کو ضرور اتنا عذاب دے گا کہ اگر وہ اللہ نے جتنی مخلوق پیدا کی ہے کی تعداد کے برابر پر تقسیم کیا جائے تو اللہ ان سب کو حلاک کر دے۔“

(القطرة۔ ج: 1، ص: 64)

خبردار اے مومنین! ایسے پیشواؤ سے بچو اور اس پر لعنت کرو جو در پرده مکرو ولایت ہو، دشمن عزاداری ہو کیونکہ اس کے حصے کا عذاب پوری قوم کو لپیٹ میں لے سکتا ہے۔ اللہ کو پرانہیں کہ ظاہری طور پر تم شیعہ کہلواؤ یا سنی کہلواؤ یا کفار میں سے ہو، اسے تو بس آل محمد سے حقیقی محبت چاہیے۔

13.11 حضرت جابر بن عبد اللہ نے روایت کی ہے کہ امیر المؤمنین کا ایک چاہنے والا یہودی تھا اور وہ آپ سے بے حد محبت کرتا تھا اگر آپ کوئی ضرورت پڑتی تو وہ اس میں مدد کرتا تھا پس وہ یہودی مر گیا تو آپ اسکے لیے غزدہ ہوئے اور اس کیلئے بہت پریشان ہوئے تو نبی اکرم آپ کے پاس آئے اور مسکرا کر فرمایا: اے ابو الحسن تمہارے یہودی دوست کو کیا ہوا؟ آپ نے فرمایا کہ مر گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: تو اس کیلئے غزدہ ہوا اور بہت

پریشان ہو۔ فرمایا: جی ہاں یا رسول اللہ، تو آپ نے فرمایا: تو کیا آپ اسے دیکھنا چاہتے ہو۔ فرمایا: جی ہاں میرے والدین آپ پر قربان۔ فرمایا: اپنا سر بلند کرو تو آپ نے چوتھے آسمان پر دیکھا کہ وہ ایک بزرگ برج کے گنبد میں ہے جو قدرتِ الہی سے متعلق ہے۔ تو آپ سے فرمایا ”اے ابو الحسن“ یہ ان کے لیئے ہے جو ذمیوں اور یہودیوں اور نصرانیوں اور موسیوں میں سے آپ سے محبت کرتے ہیں اور آپ کے شیعہ مونمن کل کو جنت میں میرے اور تمہارے ساتھ ہوں گے۔

(القطرة۔ ج: 1، ص: 199)

اللہ الصمد کو نہ ہب و ملت سے زیادہ ولایت علیؐ کی چاہت ہے۔ بس مشیتِ الہی اور جزا و سزا کا معیار مولا علیؐ کی محبت ہے۔

13.12 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اگر اللہ کے بندوں اور کنیروں میں سے کوئی مرجائے اوس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی مولا علیؐ کی محبت ہو تو اللہ عزوجل اسے جنت میں داخل کرے گا۔“

(القطرة۔ ج: 1، ص: 206)

مولانا علیؐ سے ذرا ہی محبت کرنے کا ادنیٰ ترین انعام اللہ کے پاس جنت ہے۔

13.13 امام محمد باقر صلوات اللہ علیہ نے فرمایا ”اللہ کی قسم اگر پھر بھی ہم سے محبت کرے گا تو اللہ سے ہمارے ساتھ محسور کرے گا اور کیا دین محبت کے علاوہ کچھ ہے۔ پیشک اللہ نے فرمایا ”(اے میرے حبیب) ان سے کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو تو اللہ

تم سے محبت کرے گا،” (آل عمران-31) اور فرمایا ”یوگ ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جوان کی طرف ہجرت کر کے آئے ہیں،“ (الحشر-9) تو کیا دین محبت کے علاوہ کچھ ہے۔
 (القطرة-ج:1، ص:332)

امام بحق باقر العلوم نے ہمارے لیئے تشریح فرمادی کہ دین صرف اور صرف مودتِ محمد و آل محمد ہے۔ جزا اسرائیل میزان بھی یہی ہے۔
 جوازی پر قسمت فرمان معصوم پر مقصرا ملاں کے فتوے کو ترجیح دے وہ اسی مقصرا ملاں کے ساتھ مشور ہو گا۔

13.14 امام محمد باقر صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”سید فاطمہ صلواۃ اللہ علیہا جہنم کے دروازے پر ٹھہر جائیں گی جب قیامت کا دن ہو گا ہر شخص کی آنکھوں کے درمیان مؤمن یا کافر لکھا ہو گا پس محبت جس کے کثرت سے گناہ ہوں گے کوآگ کی طرف جانے کا حکم ہو گا تو سیدہ فاطمہ صلواۃ اللہ علیہا اس کی آنکھوں کے درمیان محبت لکھا ہوا پڑھیں گی اور فرمائیں گی: الہی وسیدی! تو نے میرا نام فاطمہ رکھا تھا تاکہ جو مجھ سے اور میری ذریت سے محبت کرتے ہیں میری وجہ سے آگ سے نجات دے اور تیر او عدہ سچا ہے اور تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ تو اللہ عزوجل فرمائے گا اے فاطمہ آپ نے سچ فرمایا بیشک میں نے ہی آپ کا نام فاطمہ رکھا تھا اور آپ کی وجہ سے نجات دوں گا آگ سے ان کو جو آپ سے محبت کرتے ہیں اور آپ کی ولایت مانتے ہیں اور آپ کی ذریت سے محبت کرتے ہیں اور ان کی ولایت کا اقرار کرتے ہیں اور میری او عدہ سچا ہے اور میں اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا اور میں نے اپنے اس بندے کو صرف اور صرف اس لیئے آگ میں جانے کا حکم دیا تھا تاکہ آپ اس کی شفاعت کریں اور میں آپ کی شفاعت قبول کروں تاکہ میرے ملائکہ اور

میرے انیاء اور میرے رسولوں اور اہل محشر پر واضح ہو جائے کہ آپ کا میرے نزدیک مقام اور میرے نزدیک منزلت کیا ہے۔ پس جس کی آنکھوں کے درمیان مومن لکھا ہوا دیکھو اس کا ہاتھ پکڑ و اور جنت میں داخل کر دو۔“

(القطرۃ۔ ج: 2، ص: 110)

کاش اب بھی مقصراں کو سمجھ آجائے کہ ولایتِ مخصوصین کے بغیر سنتِ ابلیس پر کی ہوئی لاکھوں سالوں کی عبادات بھی کام نہیں آ سکتیں۔

❖.....❖.....❖

و جہہ تخلیقِ جنت و جہنم

14.1 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اگر تمام انسان حب علی ابن ابی طالب (صلواۃ اللہ علیہمَا) پر جمع ہو جاتے تو اللہ جہنم کو پیدا ہی نہ کرتا۔“
(بشارۃ المصطفیٰ - ص: 127)

اللہ جل جلالہ نے فرمایا ”اگر تمام انسان ولایت علی (صلواۃ اللہ علیہ) پر جمع ہو جاتے تو میں جہنم پیدا ہی نہ کرتا۔“
(القطرۃ - ج: 1، ص: 232)

دین میں زبردستی نہیں اب کوئی چاہے تو ولایت علی والوں کے ساتھ ہو جائے یا مجوسی گروپ کی پیروی کرتے ہوئے وہاں چلا جائے جہاں زبان بھی مجوسی بولی جائے گی۔

14.2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جو خوش ہونا چاہے کہ اس کے پاس صراط سے تیز ہوا کی طرح گزرنے کا جواز ہوا اور بغیر حساب کے جنت میں ہمیشہ کیلئے داخل

ہو جائے تو وہ میرے ولی اور میرے وصی اور میرے ساتھی اور میرے اہل اور امت کے خلیفہ علی بن ابی طالب (صلواۃ اللہ علیہمَا) سے محبت کرے (ولی مانے) اور جو اس سے خوش ہونا چاہے کہ آگ میں جائے تو وہ اس کے غیر سے محبت کرے (اُن کی ولایت ترک کر دے) پس مجھے قسم ہے اپنے رب کی عزت و جلالت کی کہ بس یہی (علی) اللہ کا دروازہ ہے اس کے بغیر اللہ کی طرف کوئی نہیں آ سکتا اور یہی صراط مستقیم ہے اور اسی کی ولایت کے بارے میں اللہ عزوجل قیامت کے دن پوچھنے گا۔“

(بشارۃ المصطفیٰ ص: 64)

باب اللہ کو چھوڑ کر مجوستان کے بننے ہوئے آتشی دروازے استعمال نہ کرو کیونکہ یہ وادی برہوت کی طرف کھلتے ہیں۔

14.3 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ابن عباسؓ نے عرض کی: یا رسول اللہ مجھے وصیت کریں۔ آپؐ نے فرمایا ”تم پر علی ابن ابی طالب (صلواۃ اللہ علیہمَا) کی محبت فرض ہے۔ تم پر علی ابن ابی طالب (صلواۃ اللہ علیہمَا) کی مودت لازم ہے۔ قسم ہے اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی مبعوث فرمایا اللہ کسی بندے سے نیکی قول ہی نہیں کرتا جب تک اس سے علی ابن ابی طالبؐ کی محبت کے متعلق نہ پوچھ لے اور اللہ تعالیٰ تو سب جانتا ہے اگر وہ ولایت کے ساتھ آئے تو جو کچھ بھی عمل لائے قبول کر لیتا ہے اور ار وا لایت ساتھ نہ لائے تو اسے کچھ نہیں پوچھتا اور دوزخ جانے کا حکم دیتا ہے۔ اے ابن عباس اس کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی مبعوث فرمایا پیشک آگ بعض علی رکھنے والے پر زیادہ شدت سے غضبناک ہے نسبت اس کے جو اللہ کا بیٹا ہونے کا خیال رکھتا ہو۔ اے ابن عباس اگر ملائکہ

مقریبین اور انبياء مرسليين بھي آپ کے بعض پر جمع ہو جائیں مگر کریں کچھ بھی نہیں تو اللہ تعالیٰ ضرور ان کو آگ کا عذاب دے۔

(بشارۃ المصطفیٰ - ص: 78)

مقصر مجوسی ملاں اور ان کے خاصی چیلے کس باغ کی مولیٰ ہیں اللہ جل جلالہ تو ملائکہ مقریبین اور انبياء مرسليين کی پروانہیں کرتا اگر وہ دل میں مولا علیؐ کا بعض کریں۔ مولا علیؐ کے اتقابات استعمال کرنے والو! تمہارا بعض نہیں چھپ سکتا۔ ولایت کے بغیر اعمال منه پر مارے جائیں گے پھر جہنم میں سانپ اور چھپو بن کر کاٹیں گے۔

14.4 ”ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ جبرائیل اور حضرت محمدؐ کو صراط پر تشریف رکھنے کا فرمائے گا کسی کو بھی اس کو عبور کرنے کی اجازت نہیں ہوگی مگر جس کے پاس علیؐ ابن ابی طالبؓ کا پروانہ ہوگا۔“

(بشارۃ المصطفیٰ - ص: 195)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب قیامت کا دن ہوگا اور صراط کو جہنم پر نصب کیا جائے گا کسی کو اسپر گزرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی سوائے اس کے جس کے پاس ولایت علیؐ ابن ابی طالبؓ کا جواز (پاسپورٹ) ہوگا اور یہی اللہ تعالیٰ کا قول ہے ”روک لو ان کو بھی ان سے سوال کرنا ہے“ (الصفت 24) یعنی ولایت امیر المؤمنین علیؐ ابن ابی طالبؓ کا سوال۔

(بشارۃ المصطفیٰ - ص: 227)

صدامی، خجڑی اور جوسی یوں کے جاری کردہ خالصی پاسپورٹوں والے چنکے سے صراط کے
یچے سے گزرنے کی کوشش کریں گے جہاں حارثی ایجنت پہلے سے ان کے انتظار میں بھڑک رہے ہوں
گے۔

**14.5 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”” جس نے ہماری شان میں ایک شعر کہا
اللہ اس کیلئے جنت میں ایک گھر بنادیتا ہے ””**
(بشارۃ المصطفیٰ - ص: 324)

معصومینؐ کی شان میں قصیدے لکھنے اور پڑھنے اور سننے والوں کو مبارک ہو۔ نو حکم
پڑھنے اور اتم کرنے والوں کا مقدراں سے بڑھ کر ہے کہ سیدۃ النساء العالمینؐ خود ان کی نجات کی ضامن
ہیں۔

**14.6 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”” جب قیامت کا دن ہو گا ایک منبر بنایا
جائے گا جو تمام مخلوقات کو نظر آئے گا اس پر ایک مرد چڑھے گا۔ ایک فرشتہ اس کے دائیں
اور ایک فرشتہ اس کے باائیں کھڑا ہو گا۔ جو دائیں ہو گا اعلان کرے گا: یا عشر الخلاق! یا علی!
ابن ابی طالبؓ ہیں جس کو چاہیں جنت میں داخل کریں۔ اور باائیں جانب والا اعلان کرے
گا: یا عشر الخلاق! یا علی! ابن ابی طالبؓ ہیں دوزخ کے مالک جس کو چاہیں اس میں داخل
کریں۔ ””**

(بصارۃ الدرجات - ج: 2، ص: 298)

دنیا امتحان گاہ ہے یہاں مقصر ملاں کے کہنے پر ذکر علیؐ سے پہیز کرنے والو! روز قیامت

اللہ جل جلالہ تم سے پرہیز کرے گا۔

14.7 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب قیامت کا دن ہو گا جنت والے جنت میں سکونت اختیار کر لیں گے اور دوزخ والے دوزخ میں۔ ایک بندہ ستر خزان آگ میں پڑا رہے گا اور خزان سال کا ہو گا پھر وہ اللہ عزوجل سے سوال کرے گا اور پکار کر کہے گا: اے میرے رب میں تجھے محمد اور اس کی احیلیت کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ مجھ پر حرم کر۔“ اللہ جل جلالہ جبرائیل کو حی کرے گا: میرے بندے کے پاس جاؤ اور اسے نکال لاؤ۔ تو جبرائیل عرض کریں گے: میں آگ میں نیچ کیسے اتروں؟ اللہ بتا کر و تعالیٰ فرمائے گا: یقیناً میں نے اسے حکم دیا ہے کہ تم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جائے۔ پھر وہ عرض کرے گا: اے میرے رب میں نہیں جانتا وہ کہاں ہے۔ اللہ فرمائے گا: وہ سجن کے کنوے میں ہے۔ پس جبرائیل آگ کی طرف اتریں گے اور اس کے چہرے کو معقول پائیں گے اور اس کو نکال کر اللہ عزوجل کے سامنے پیش کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے میرے بندے کتنا عرصہ آگ میں قید رہے؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب مجھے نہیں اندازہ اللہ عزوجل اس سے فرمائے گا: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم اگر تم مجھے ان کے حق کا واسطہ دے کر سوال نہ کرتے تو مجھے پتہ ہی نہ چلتا کہ تو آگ میں ہے۔ ہاں گریں نے اپنی ذات پر واجب کر لیا ہے کہ اگر کوئی بندہ مجھے محمد اور اس کی احیلیت کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرے تو جو کچھ بھی میرے اور اس کے درمیان ہے میں معاف کر دوں گا اور یقیناً میں نے آج تمہیں معاف کر دیا۔ پھر اسے جنت جانے کا حکم دیا۔“

(القطرة۔ ج: 1، ص: 77)

اگر کوئی محمدؐ کا نام نہ لے اور 4900 دوزخی سال آگ میں جلتا ہے تو اللہ کو پہنچنیں چلتا (پروانہیں کرتا) تو مقصرین کی عبادات جن میں عمدًا ذکر علیؐ حذف کیا جاتا ہے کیا اللہ جل جلالہ ایسی عبادتوں کی پرواکرتا ہے۔

14.8 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جس نے میری اولاد کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا اللہ نے اس کے جسم پر آگ حرام کر دی۔“

(القطرۃ۔ ج: 2، ص: 114)

اب جو مسجد اور عبادتوں میں ذکر اللہ سے روکتے ہیں یقیناً آگ ان کے انتظار میں ہے۔

14.9 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب میں مقام محمود پر کھڑا ہوں گا تو اپنی امت کے گناہ کبیرہ والوں کی شفاعت کروں گا تو اللہ ان کے بارے میری شفاعت قبول فرمائے گا اور اللہ کی قسم جس نے میری ذریمت کو تکلیف دی اس کی شفاعت نہیں کروں گا۔“

(القطرۃ۔ ج: 2، ص: 115)

رسول اللہؐ کی شہادت کے بعد شقی القلب لوگ مولا علیؐ کے سلام کا جواب نہیں دیتے تھے اور رسول اللہؐ کو اذیت پہنچاتے تھے۔ انہی لوگوں کی اولاد آجکل ذکر مولا علیؐ سے روک رہی ہے۔ ان کے بڑے اسی لیئے مسلمان ہوئے تھے کہ اندر گھس کر معصومین سے پیغام مدد ایت کا بدلہ لیں اور انکی اولاد اس دور میں شیعہ اسی لیئے ہوئی کہ اندر گھس کر فضائل معصومین کا بدلہ لیں۔

❖.....❖.....❖

مودتِ معصومین

15.1 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”ہم پر کئے گئے ظلم پر آہ بھرناتسیع ہے اور ہمارے لیئے غزدہ ہونا عبادت ہے اور ہمارے اسرار کو چھپانا جہاد فی سبیل اللہ ہے“ پھر فرمایا ”واجب ہے کہ اس حدیث کو سونے سے لکھا جائے“

(بشارۃ المصطفیٰ - ص: 168)

مصناب آں محدث پر غم سے لمبا سانس کھینچتا تسیع، ان کے غم میں مجالس و ماتم و زنجیرزنی اور شعائر حسینی کے ساتھ جلوس عبادت اور ناحلوں سے اسرارِ معصومین چھپانا جہاد ہے۔

15.2 کتاب سلیم صفحہ 146 پر درج ہے کہ رسول اللہؐ کی شہادت کے بعد مولا علیؐ رات کے وقت سیدۃ النساء العالمینؐ کی سواری کے ساتھ امام حسنؐ اور امام حسینؐ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تمام بدری صحابوں (مہاجرین و انصار) کے دروازے پر خود تشریف لے گئے اور اپنا حق یاد دلا کر نصرت کی دعوت دی کسی نے قبول نہ کیا سوائے چوالیں آدمیوں کے تو آپؐ نے ان کو حکم دیا کہ صبح سرمنڈ واکر اسکح ساتھ لے کر جان کی قربانی دینے کیلئے بیعت کرنے

آ جانا۔ جب صحیح ہوئی تو سوائے چار آدمیوں کے کوئی بھی نہ آیا جوسلمان، ابوذر، مقداد اور زبیر تھے۔ تین راتیں انتظار کیا گیا مگر ان کے سوا کوئی نہ آیا۔

(کتاب سلیم۔ ص: 146)

سنن سیدۃ النساء العالمین پر عمل کرتے ہوئے مومنہ خواتین کو چاہیے کہ تبلیغ ولایت کریں اور بچوں کو اس کی ترغیب دیں۔

تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے آج بھی اذان میں ولایت علیؐ کی طرف بلا یا جاتا ہے اور جب شیعہ (نامنہاد) مسجدوں میں بلا وے پر آتوجاتے ہیں مگر جب اقامت کے بعد ولایت قائم کرنے کا وقت آتا ہے تو رک جاتے ہیں چپ سادھ لیتے ہیں حالانکہ جان کا بھی خطرہ نہیں صرف زبانی ولایت کا اقرار کرنا ہے۔

15.3 کتاب سلیم میں تفصیلاً درج ہے جس کا خلاصہ ہے کہ رسول اللہؐ کی شہادت کے بعد مولا علیؐ نے قرآن پاک کی تفسیر و تاویل اپنے مبارک ہاتھوں سے لکھ کر مکمل قرآن ایک کپڑے مسجد بنوی میں تمام مسلمانوں کے سامنے پیش کر کے فرمایا کہ مکمل اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ قرآن ہے تاکہ کل کو تم یہ نہ کہو کہ ہمیں پتہ نہ چلا اور قیامت کے دن کہو کہ آپ نے ہمیں اپنی نصرت کیلئے بلا یا ہی نہیں تھا اور اپنا حق یاد نہ دلایا اور نہ ہی کتاب اللہ فاتح سے خاتمه تک کی دعوت دی۔ یہ سن کر مقصراً عظم مجہد کہنے لگا: جو قرآن میں سے ہمارے پاس ہے ہمیں وہی کافی ہے اس کی بجائے جس کی طرف آپ دعوت دے رہے ہیں۔ اس پر مولا علیؐ بیت الشرف تشریف لے گئے۔

(کتاب سلیم۔ ص: 147)

آجکل کامقصر ملاں اپنے باپ سے بھی دوہاتھ آگے بڑھ چکا ہے۔ اس کو موجودہ قرآن کی بھی ضرورت نہیں اس میں سے صرف پانچ سو آیات مقصر کو کافی ہیں باقی 6166 آیات کی ضرورت نہیں۔ یہ پانچ سو آیات بھی شاید اس لیئے مانتا ہے کہ لوگ دارہ اسلام سے خارج نہ کر دیں۔ ویسے تو درس خارج کے بعد کوئی اور خروج باقی نہیں رہتا۔

15.4 مولا علی صلواۃ اللہ علیہ نے سلیم سے فرمایا ”کیا میں تمہیں وہ چیز تعلیم کروں جس کو میں نے رسول اللہ سے سنائی ہوئی تھی؟“ سلیم نے عرض کی: جی ہاں یا امیر المؤمنین۔ آپ نے فرمایا: ہر صبح اور شام کے وقت دس مرتبہ کہو ”یا اللہ مجھے ایمان باللہ پڑا گھانا اور اس تصدیق کے ساتھ کہ محمد تیرے رسول ہیں اور ولایت علی بن ابی طالب اور آل محمد کے آئندہ کی ولایت پر کیونکہ اے میرے رب میں یقیناً اس پر راضی ہوں“

(کتاب سلیم- ص: 174)

مقصر ملاں کیلئے یہ حدیث حلاکت کی خوشخبری ہے کہ صبح شام دس دس مرتبہ ایک کی نہیں بارہ آئندہ کی ولایت کی گواہی دو۔

15.5 اس کتاب کے باب 10.3 میں مولا علیؐ کی صفیں سے واپسی پر ایک عیسائی پادری سے ملاقات کا ذکر گزر چکا ہے اس پادری نے کتاب عیسی؀ پیش کرنے کے بعد عرض کی: ”یا امیر المؤمنین اپنا ہاتھ پھیلائیں تاکہ میں بیعت کروں پیشک میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبد نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے عبد اور رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ رسول اللہؐ کی امت میں ان کے خلیفہ ہیں اور ان کے وصی ہیں اور مخلوقات

پر شاحد ہیں اور زمین پر اللہ کی جھٹ ہیں.....”

(کتاب سلیم - ص: 255)

کتنے افسوس کی بات ہے کہ عیسائیٰ پادری کو تو صحیح کامل کلمہ پتہ تھا جو فوراً اس نے خود بخود پڑھا اور نام نہاد شیعہ مقصراً ملاں کو آج تک کلمہ نصیب نہیں ہوا۔ کسی توضیح کو اٹھا کر دیکھ لوندوں میں سے بھی کلمہ طیبہ کا نام نہشان نہیں ملتا۔ ازل سے کلمہ طیبہ جو تمام آسمانی کتابوں کے ذریعے تعلیم فرمایا گیا اس میں توحید الہی، رسالتِ محمدؐ اور ولایت علیؐ کا ذکر ہے۔

15.6 امام محمد باقر صلوات اللہ علیہ نے فرمایا ”بیشک ہماری حدیثیں مشکل اور دشوار ہیں ان کا متحمل تین کے علاوہ کوئی نہیں ہو سکتا: نبی مرسل یا ملک مقرب یا عبد مؤمن جس کے دل کا امتحان اللہ نے ایمان سے لے لیا ہو..... کیا تم نے دیکھا کہ اللہ نے ہمارے امر کیلئے فرشتوں میں سے مقربین اور نبیوں میں سے مرسیین اور مؤمنوں میں سے امتحان شدہ کو چنا“
(بصائر الدرجات - ج: 1، ص: 70)

امام جعفر صادق صلوات اللہ علیہ نے فرمایا ”ہمارے حدیثیں مشکل اور دشوار ہیں شریف کریم فہم و فراست والی دل قیق ہیں جن کا متحمل نہ ملک مقرب اور نہ ہی نبی مرسل اور نہ ہی مؤمن متحمن ہو سکتا ہے۔ عرض کیا گیا ”پھر کون متحمل ہو سکتا ہے میں آپ پر قربان؟“ آپ نے فرمایا ”جس کو ہم چاہیں اے ابو صامت“

(بصائر الدرجات - ج: 1، ص: 66)

بشرۃ المصطفیٰ صفحہ 236 پر اس حدیث کے متعلق مزید تفصیل موجود ہے جب مولا علیؐ سے

اس حدیث کے بارے میں پوچھا گیا تو مسکرا کر تشریح فرمائی کہ کوئی مکمل علم کا متحمل نہیں ہو سکتا فرشتوں نے آدم کے خلینہ بنانے پر اعراض کیا کیونکہ علم نہیں رکھتے تھے۔ پھر جب موسیٰ کوتوریت عطا کی تو انہوں نے اپنے آپ کو اعلم سمجھا تو اللہ نے ایک عالم کے پاس بھیجا تو وہاں کشٹی میں سوراخ کرنے، لڑکے کو قتل کرنے اور دیوار بنانے کے راز کو نہ پاسکے اور جب رسول اللہ نے غدیر خم میں اعلان ولایت کیا تو جن کو اللہ نے مقیٰ بنایا ہے صرف وہی متحمل ولایت ہوئے۔

اس طرح مولا علیؐ نے فرشتوں انبیاء اور مؤمنین کی اس حدیث میں تشریح فرمائی۔ یعنی یہ معصومینؐ کی خاص عطا ہے کہ جس کو چاہیں اپنی معرفت عطا کریں پس جس کے پاس ولایت علیؐ ہوا سکو اللہ تعالیٰ کے فضل کبیر اور نعمت عظیمی کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

15.7 امیر المؤمنین مولا علیؐ نے فرمایا ”بیٹک حسن اور حسین اس امت کے درمیان رسول اللہؐ کی اولاد ہیں (سبطین) اور ان دونوں کی منزلت حضرت محمدؐ سے ایسے ہے جیسے سر میں دو آنکھیں اور میں ان کے بدن میں ان کے دو ہاتھوں کے مقام پر ہوں اور فاطمہؓ طاہرہ ان کے جسم میں دل کے مقام پر ہے۔ ہماری مثال سفینہ نوح کی طرح ہے جو اس پر سوار ہو یا نجات پا گیا اور جس نے کنارہ کشی کی غرق ہو گیا۔

(کتاب سلیم۔ ص: 358)

رسالت کی آنکھیں حسین، ہاتھ مولا علی، دل سیدۃ النساء العالمین ہیں اور یہ سب کے سب معصومین عین اللہ، بیوی اللہ، قلب اللہ ہیں اور مشیت اللہ ہیں۔

15.8 عبایہ نے ابن عباسؓ سے پوچھا: رسول اللہؐ نے مولا علیؐ کو ابو ترابؓ کی کنیت کیوں دی؟ اس نے کہا: کیونکہ آپ زمین کے مالک ہیں اور اصل ارض پر آپؐ کے بعد اللہ کی

جنت ہیں اور آپ کی وجہ سے زمین باقی ہے اور آپ کی وجہ سے سکون و توازن میں ہے اور تحقیق میں نے رسول اللہ سے سنا، ”جب قیامت کا دن ہوگا تو کافر (مکروہ لایت) دیکھے گا کہ اللہ تعالیٰ نے مولا علیٰ کے شیعہ کیلئے کیا کیا ثواب اور مراتب اور کرامات جمع کر رکھی ہیں تو کہے گا: کاش میں تراب ہوتا یعنی کاش مولا علیٰ کے شیعوں میں سے ہوتا اور یہی اللہ عزوجل کا قول ہے: اور کافر کہے گا کاش میں تراب ہوتا (النبا۔ 40)“
 (بشارۃ المصطفیٰ - 28)

مولانا علیؑ کی زمین پر رہتے ہوئے ان کی جو تیوں کا صدقہ رزق کھاتے ہوئے جو ذکر ولایت سے منہ موڑے وہ غاصب ہے اور اس کی کوئی عبادت قبول نہیں ہو سکتی کیونکہ مالک کی زمین پر رہتے ہوئے حق ملکیت ادا نہیں کرتا اور کھاتا بھی اسی کا صدقہ ہے اور پھر بھونتا بھی ہے۔ کاش بد بخت کو یاد آجائے روز قیامت حساب کتاب بھی مولا علیؑ نے لینا ہے اور جزا بھی انہیں کے ہاتھوں میں ہے۔

15.9 امام محمد باقر صلوات اللہ علیہ نے فرمایا ”بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ ہمارے شیعوں کو قیامت کے دن قبروں سے اس طرح دوبارہ اٹھائے گا کہ ان پر کوئی گناہ اور عیب نہ ہوگا اور ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی مانند ہوں گے ان کے دل سکون میں ہوں گے ان کی شرمگاہیں با پردہ ہوں گی تحقیق ان کو امن و امان عطا کیا جائے گا لوگ خوف کے عالم میں ہونگے اور وہ خوف میں نہیں ہوں گے اور لوگ غمزدہ ہونگے اور وہ غمزدہ نہیں ہونگے ان کو ناقہ پر محشور کیا جائے گا جس کے پہلو سونے کے ہونگے جو بغیر سدھائے بڑی نرمی سے چلے گا جس کی گردان سرخ یا قوت کی ہوگی دم حریری کی ہوگی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی عزت کی خاطر“

(بشارۃ المصطفیٰ - ص: 85)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے جبرائیلؑ نے عرض کی: ”قیامت کے دن تمام انسان پیدل بنگے محسور ہوں گے سوائے مولا علیؑ کے شیعوں کے اور لوگوں کو ان کی ماکوں کے نام سے پکارا جائے گا کیونکہ وہ علیؑ سے محبت کرتے ہیں اس لیے ان کی ولادت پاک ہے۔“

(القطرۃ۔ ج: 1، ص: 220)

شیعوں مولا علیؑ باعزت طریقے سے باپرداہ اور سوار محسور ہوں گے اور ولایت علیؑ کے منکرین جانوروں کی طرح بنگے پیدل محسور ہوں گے۔ ”اور جب جنگلی جانور محسور کیئے جائیں گے“ (التویر۔ 5)۔ افراط ولایت کے منکر جنگلی ظالم گدھے ہیں جن کا ذکر سورۃ مدثر کی ایات 49-51 میں آیا ہے جو ذکر علیؑ سے بھاگتے ہیں۔

15.10 رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا ”علیؑ ابن ابی طالبؑ اور ان کے عترتؐ کے فقراء شیعہ کو حقیر نہ سمجھنا کیونکہ ان میں سے ایک آدمی ربیعہ اور مضر قبیلوں کی تعداد کے برابر کی شفاعت کرے گا۔“

(بشارۃ المصطفیؐ۔ ص: 96)

مولا علیؑ کے ملنگوں کو ہلاکا اور حقیر سمجھنے والے متصرروں! ہوش میں آؤ تمہاری دولت و حکومت چار دن کی چاندنی ہے پھر تمہارے لیئے اندھیری رات ہے جو نہ ختم ہونے والی ہے۔

15.11 امام جعفر صادق صواۃ اللہ علیہ سے حرث نے عرض کی: میں بہت سی تکالیف اور بیماریوں میں بمتلا شخص ہوں میں نے کوئی دو انبیاء چھوڑی کہ اس سے علاج نہ کیا ہو گر کوئی

فائدہ نہیں ہوا۔ امام نے اس سے فرمایا ”تمہارے پاس روضہ حسین ابن علی (صلوات اللہ علیہمَا) کی خاک کہاں ہے پیش اس میں ہر بیماری کی شفا ہے اور ہر قسم کے خوف سے امن ہے.....“

(بشارۃ المصطفیٰ - ص: 332)

اس کے بعد مولا صادقؑ نے اسے ساتھ پڑھنے کیلئے دعائیں بھی تعلیم فرمائیں جو اس کتاب میں موجود ہیں۔ یا اللہ ہمیں خاک شفا کے صدقے ولایت اور عزاداری کے مومنوں سے دور کر جیسے ان کو حوض کوثر سے خارش زدہ اونٹوں کی طرح ہٹایا اور بھگایا جائے گا۔

15.12 اللہ کے قول ”اللہ تعالیٰ مومنوں کو ثابت قول کی وجہ سے دنیا کی زندگی اور اختر میں ثبات عطا فرماتا ہے اور ظالموں کو اللہ بھٹکا دیتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے“ (ابراهیم-27) کے بارے میں ابن عباسؓ نے روایت کی کہ اس کا مطلب ولایت علیؑ ابن ابی طالب ہے۔

(بشارۃ المصطفیٰ - ص: 371)

قول ثابت کا معنی ہے مکمل دلائل حق سے ثابت شدہ کلمہ یعنی توحید و رسالت و ولایت پر منی کلمہ۔ مومنین نے اس اللہ کے ثابت کلمے کو ثابت رہنے دیا وہ اللہ کی رحمت میں ہمیشہ ثابت رہیں گے۔ جن مقصیرین نے اس ثابت کلمے کو اجزاء میں تقسیم کر دیا ہے تو کیا دوزخ کے فرشتے اس کے ”ٹوٹے ٹوٹے“ نہیں کریں گے۔

15.13 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حرم نے عرض کی ”یا رسول اللہ جب آپؐ

بیت الخلاء میں جا کر واپس تشریف لاتے ہیں تو اس کے فوراً بعد میں جاتی ہوں مگر مجھے کوئی چیز نظر نہیں آتی سوائے اس کے کہ مٹک کی خوبی پاتی ہوں، آپ نے فرمایا، "ہم گروہ انبیاء کے اجسام اہل جنت کی ارواح کی طرح ہوتے ہیں، ہم سے کوئی شئی خارج نہیں ہوتی۔"

(القطرة۔ ج: 2، ص: 71)

امام جعفر صادق صلواۃ علیہ نے فرمایا "نبی اکرمؐ ایک مقام پر تھے اور ان کے ساتھ ایک شخص صحابہ میں سے تھا اور آپؐ نے قضاۓ حاجت کا ارادہ کیا۔ اس سے فرمایا دو لکڑیاں یعنی درخت کی لاو۔ ان کو حکم دیا، دونوں مل جاؤ رسول اللہؐ کے حکم سے تو وہ دونوں مل گئیں اور نبی اکرمؐ کیلئے پرده بن گیا۔ جب آپؐ باہر تشریف لائے تو اس شخص نے جا کر دیکھا تو کچھ نظر نہ آیا۔

(بصائر الدرجات۔ ج: 1، ص: 498)

معصومینؐ کو کوئی حاجت نہیں ہوتی وہ صرف یہ عمل ہماری تعلیم کی خاطر کرتے تھے تاکہ جاصل ہمیں اپنے جیسا نہ سمجھ لیں۔ معصومینؐ پر کسی انسانی یا بشری خصلت کا گمان نہیں کیا جاستا۔ ان دلائل و حقائق کے باوجود بد بخت مقصراں ملک معصومینؐ کو اپنے جیسا بشر خیال کرتا ہے اور قادر مطلق کی مشیت کی شان میں گستاخی کرتا ہے۔

15.14 القطرة میں بیان ایک طویل حدیث کا خلاصہ پیش خدمت ہے:

امام محمد باقر صلواۃ اللہ علیہ سے جابرؓ نے عرض کی: اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں آپؐ کی معرفت کی نعمت اور آپؐ کے فضائل کی سمجھا اور آپؐ کی اطاعت کی توفیق اور آپؐ کے موالیان سے محبت اور آپؐ کے دشمنوں سے عداوت عطا فرمائی۔

آپ نے فرمایا ”اے جابر کیا تو جانتا ہے معرفت کیا ہے؟ اول معرفت اثبات
تو حید ہے دوسرا معرفت المعانی پھر تیسرا معرفت الابواب پھر چوتھا معرفت الامام پھر
پانچواں معرفت الارکان پھر چھٹا معرفت النقباء پھر ساتواں اللہ کا قول ہے: اے حبیب کہو
کہ اگر سمندر میرے رب کے کلمات کیلئے سیاہی بن جائیں تو میرے رب کے کلمات ختم
ہونے سے پہلے سمندر ختم ہو جائیں اگر ہم اتنی ہی مزید سیاہی لے آئیں (الکھف
- 109) اور اگر زمین پر تمام درخت قلمیں بن جائیں اور سمندر سیاہی اور اس کے بعد سات
مزید سمندروں (سیاہی) کا اضافہ ہوتا بھی اللہ کے کلمات ختم نہ ہو یہ شک اللہ عزیز و حکیم ہے
(لقمان - 27)۔ اے جابر اثبات تو حید کا مطلب اللہ کی معرفت ہے کہ وہ قدیم و غائب
ہے نظر و بصیرت اس کا ادراک نہیں کر سکتی اور وہ نظر و بصیرت کو جانتا ہے اور لطیف و خبیر ہے
اس کا باطن غیب ہے جیسے اس نے اپنی ذات کی تعریف کی ہے۔ اور معرفت المعانی کا
مطلوب ہے کہ ہم ہی تمہارے درمیان اس کی قدرت کے معانی و مظاہر ہیں۔ اس نے ہمیں
اپنے نور ذات سے احتراع کیا اور ہمیں بندوں کے امور سونپ دیئے پس ہم اس کے اذن
سے جو چاہیں کریں اور جو ہم چاہتے ہیں اللہ وہی چاہتا ہے اور جو ہمارا ارادہ ہوتا ہے وہی
اللہ کا ارادہ ہوتا ہے اور اللہ عز و جل نے ہمیں اس زمین پر نازل کیا اور ہمیں اپنے بندوں میں
مصطفیٰ بنایا اور اپنے شہروں پر جدت قرار دیا۔ پس جس نے کسی شئی کا انکار کیا اور رد کیا تحقیق
اس نے اللہ سے منہ موڑا اور اس کے اسم سے نفرت کی اور اس کی آیات کا انکار کیا اور اس
کے انبیاء اور رسولوں کا..... جابر نے کہا کہ ہمارے ساتھی (شیعہ) بہت تھوڑے ہیں۔ یا بن
رسول اللہ میرا خیال ہے کہ سارے شہر میں سویا دوسو ہونگے اور ساری زمین پر ہزار یا دو ہزار
کے درمیان ہوں گے بلکہ زیادہ اندازہ ہے کہ سب دنیا کے گرد و نواح میں ایک لاکھ
ہوں گے۔

امام باقرؑ نے فرمایا ”اے جابر تیر اندازہ غلط ہے اور تیری رائے ناقص ہے وہ لوگ مقصر ہیں اور تمہارے (شیعہ بھائی) نہیں ہیں۔“ جابر نے عرض کی: یا بن رسول اللہ مقصر کون ہیں؟ امامؐ نے فرمایا ”وہ لوگ جو معرفت آئندہ میں کوتا ہی کرتے ہیں اور امر و روح کی معرفت میں جو اللہ نے ان پر فرض کی ہے“ جابر نے کہا ”یا سیدی صلی اللہ علیک پھر تو اکثر شیعہ مقصر ہیں۔ میں جن ساتھیوں کو جانتا ہوں وہ تو ایسے نہیں لگتے۔“ مولاؐ نے فرمایا ”میں بہتر جانتا ہوں کل ان کو بلاانا۔“ وہ حاضر ہوئے تو امامؐ نے پوچھا کہ آیا وہ اقرار کرتے ہیں اللہ جو چاہتا ہے اور جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے اور اس کے حکم کو کوئی روکنے والا نہیں اور اس کے فیصلے کو کوئی روکنے والا نہیں اور اس کو کوئی پوچھنے والا نہیں کہ کیا کرتا ہے اور مخلوقات اس کے سامنے جواب دے ہیں۔ تو ان سب لوگوں نے اقرار کیا کہ ٹھیک ہے۔ جابر کہنے لگا الحمد للہ یہ تو بصیرت و معرفت و عقل والے ہیں۔ امامؐ نے فرمایا: جلدی نہ کرو تم نہیں جانتے۔ ان سے پوچھو کہ کیا ہم قدرت رکھتے ہیں کہ علیؑ بن حسینؑ اپنے بیٹے محمد باقرؑ کی صورت ہو جائے اور محمد باقرؑ ان کی صورت ہو جائے۔ وہ سب لوگ جامد اور چپ چاپ ہو گئے۔ جابر نے ان لوگوں سے کہا کہ کیا تم اپنے امامؐ سے محبت نہیں کرتے تو وہ چپ چاپ شک کی نظروں سے دیکھنے لگے۔ امامؐ نے فرمایا: اے جابر میں نے تمہیں بتایا نہیں تھا کہ انکو ان کے حال پر رہنے دو۔ پھر امامؐ نے پوچھا ”تمہیں کیا ہو گیا ہے بولتے کیوں نہیں؟“ وہ ایک دوسرے کامنہ تکنے لگے پھر عرض کی: یا بن رسول اللہ نہیں علم نہیں آپ نہیں تعلیم دیں۔“

امام زین العابدینؑ نے امام باقرؑ کی طرف دیکھ کر ان لوگوں سے پوچھا کہ وہ کون ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپؐ کے بیٹے۔ پھر پوچھا میں کون ہوں تو انہوں نے جواب دیا کہ علیؑ بن الحسینؑ۔ آپؐ نے ایک کلمے سے کلام کیا تو محمدؑ اپنے والد علیؑ بن گئے اور علیؑ اپنے

بیٹے محمدؐ کی صورت میں تبدیل ہو گئے۔ امام زین العابدینؑ نے فرمایا ”اللہ کی قدرت پر حیرت زدہ کیوں ہوتے ہو۔ میں محمدؐ ہوں اور محمدؐ میں ہوں۔“ اور امام باقرؑ فرمانے لگے ”اے لوگو اللہ کے امر پر حیرت زدہ کیوں ہوتے ہو۔ میں علیؐ ہوں اور علیؐ میں ہوں۔ ہم سب ایک ہیں اور ایک نور سے ہیں اور ہماری روحلیں اللہ کے امر سے ہیں ہمارا اول بھی محمدؐ اور ہمارا اوسط بھی محمدؐ اور ہمارا آخری بھی محمدؐ اور ہم سب محمدؐ ہیں۔ جب ان لوگوں نے یہ سناتا سب نے اپنا سر سجدے میں رکھ دیا اور عرض کی: ہم آپؐ کی ولایت پر دل سے اور اعلانیہ ایمان لائے اور آپؐ نے فضائل و اوصاف کا اقرار کرتے ہیں۔ امام زین العابدینؑ فرمانے لگے ”اے لوگو! اپنے سروں کو اٹھاؤ! اب تم عارف کامیاب بصیرت والے کامل پہنچ ہوئے ہو گئے ہو۔ اب کسی ایک کمزور ایمان والے مقصر کو بھی نہ بتانا جو تم نے مجھ سے اور محمد باقرؑ سے دیکھا کیونکہ پھر وہ تم کو برا بھلا کہیں گے اور جھٹلائیں گے۔ انہوں نے وعدہ کیا اور مکمل حدایت یافتہ بن کر چلے گئے۔

(القطرة۔ ج: 1، ص: 328)

15.15 روایت ہے کہ حضرت حارونؑ اپنے بھائی موئیؑ سے ملے اور دونوں فرعون کی طرف گئے اور دل میں خوف محسوس کیا تو ایک گھوڑا سوار ان دونوں کے آگے چلا جس کا لباس سونے کا تھا اور اس کے ہاتھ میں سونے کی تلوار تھی اور فرعون کو سونے سے بڑی محبت تھی۔ اس سوار نے فرعون سے کہا کہ ان دونوں مردوں کی بات سنو ورنہ میں تمہیں قتل کر دوں گا تو فرعون بوكھلا گیا۔ جب وہ چلے گئے تو دربانوں کو بلا کر پوچھ چکھ کی کہ اس گھوڑا سوار کو بغیر اجازت کے اندر کیوں آنے دیا؟ تو انہوں نے فرعون کی عزت کی قسم کھا کر کہا کہ ہم نے تو سوائے ان دو مردوں کے کسی کو اندر نہیں آنے دیا۔ اور وہ گھوڑا سوار مولا علیؑ تھے

جن کے ذریعے اللہ نبیوں کی چھپ کر مدد کرتا رہا اور حضرت محمدؐ کی اعلانیہ مدد کی مولّا کے ذریعے۔ خبردار آپؐ ہی کلمۃ اللہ الکبریٰ ہیں جس کے ذریعے اللہ نے اپنے اولیاء کی مدد کی جس صورت میں چاہا اس کے ذریعے مدد کی اور اسی کلمہ سے اللہ کو پکارا جائے تو قبول کرتا ہے اور نجات دیتا ہے اور اسی کی طرف اس کے قول میں اشارہ ہے اور تم دونوں کیلئے ایسا سلطان قرار دیں گے کہ وہ تم تک نہ پہنچ سکیں گے ہماری آیات کی وجہ سے، (القصص-35)۔ ابن عباسؓ نے روایت کی کہ وہ گھوڑا سوار ان دونوں کیلئے آیت الکبریٰ تھا۔

(القطرۃ۔ ج: 1، ص: 121)

یا علیؐ مدد کے منکر اللہ کے سلطان نصیر کو چھوڑ کر اپنے والدین کے شریک کا رسیطان کو اپنا ولی بناتے ہیں۔ اس طرح شیطان کا حق ولدیت ثابت کرتے ہیں۔

15.16 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن تشریف فرماتھے اور ایک جن آپؐ سے ایک مشکل جھگڑے کے بارے میں پوچھ رہا تھا کہ امیر المؤمنین تشریف لائے۔ جن ایک دم چھوٹا ہو کر چڑیا بن گیا اور درخواست کی "یا رسول اللہ مجھے بچالیں۔ آپؐ نے پوچھا: کس سے؟ عرض کی: اس آنے والے نوجوان سے۔ آپؐ نے پوچھا: کیا ہوا۔ جن نے عرض کی طوفان کے دن میں کشتی نوح کو غرق کرنے بڑھا جب اس کو پکڑا تو اس نوجوان نے ضرب مار کر میرا ہاتھ کاٹ دیا پھر وہ کٹا ہوا ہاتھ نکلا اور نبی اکرمؐ سے عرض کی یہ وہ (کٹا ہوا ہاتھ) ہے۔

(القطرۃ۔ ج: 1، ص: 122)

مولانا^ع کے انبیاء^ع کی نصرت کے واقعات سے کتب بھری پڑی ہیں۔ ازل سے ابد تک سب کا سلطانِ نصیر اللہ نے صرف مولانا^ع کو قرار دیا ہے۔

15.17 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولانا^ع سے فرمایا ”جس نے آپ سے محبت کی وہ روز قیامت نبیوں کے درجے میں ہوگا اور جو اس حال میں مرا کہ آپ کا بغض رکھتا ہو مجھے پروانیں وہ یہودی اور نصرانی ہو کر مرا۔“

(القطرة۔ ج: 1، ص: 124)

مغضوب اور ضالین یہی یہودی و نصرانی ہیں جو مولانا^ع کا انکار کرتے ہیں۔

15.18 ایک طویل حدیث میں رسول اللہ^ن نے مولانا^ع کے محبون کے بارے میں فرمایا جس کا خلاصہ یہاں پیش کیا جا رہا ہے:

آپ نے فرمایا کہ جس نے علی^ع سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور اللہ اس سے راضی ہوا۔ اس کا انعام جنت ہے۔ ملائکہ اس کے لیئے توبہ کرتے ہیں۔ اس کے لیئے جنت کے دروازے کھول دیں گے کہ جس دروازے سے چاہو بغیر حساب کے داخل ہو جاؤ۔ اس کے دائیں ہاتھ میں کتاب دی جائے گی اور انبیاء^ع کی طرح حساب لیا جائے گا۔ وہ دنیا سے جانے سے پہلے کوثر کا جام پੈ گا اور شجر طوبی سے پھل کھائے گا اور اپنا جنت میں مکان دیکھ لے گا۔ سکرات موت اللہ اس پر آسان کر دے گا اس کی قبر کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنادے گا۔ اس کے بدن کے مساموں کے برابر حوریں عطا ہوں گی۔ اسی (80) گھروالوں کی شفاعت کر سکے گا۔ جسم پر بالوں کے برابر باغات ملیں گے۔ ملک الموت اس کے پاس ایسے آتا ہے جیسے انبیاء^ع کے پاس۔ منکرنیکی کی سختی اس سے

ہٹائی جاتی ہے اس کی قبر روشن ہو جاتی ہے اور ستر سال کی مسافت کے برابر کھلی ہو جاتی ہے اور قیامت کے دن اس کا چہرہ سفید ہو گا۔ صد یقین شہداء صالحین کے ساتھ اپر عرش کا سایہ ہو گا اور سب سے بڑی پریشانی اور قیامت کی ہولناکی سے امان ملے گا۔ اس سے اللہ نیکیاں قبول کرتا ہے اور گناہوں سے درگزر کرتا ہے اور جنت میں اس کا ساتھی حضرت حمزہؓ سید الشہداء ہوں گے اور اللہ نے اس کے دل میں حکمت پکی کر دی ہے اور اس کی زبان سے اچھی باتیں نکلتی ہیں اس کیلئے رحمت کے دروازے کھلے ہیں۔ وہ دنیا میں اللہ کا اسیر ہے اور اللہ اس پر ملائکہ و حاملانِ عرش کے درمیان فخر کرتا ہے اس کے تمام گناہوں کو معاف کرتا ہے اس کا چہرہ روز قیامت چودھویں کے چاند کی مانند ہو گا اس کے سر پر تاج کرامت ہو گا اور عزت کا لباس ہو گا۔ صراط سے تیز بجلی کی طرح گزر جائے گا اور گزرنے میں تکلیف محسوس نہیں کرے گا اللہ نے آگ اور فاق سے نجات نامہ اس کیلئے لکھ دیا ہے اور صراط کا جواز (پاسپورٹ) اور عذاب سے امان نامہ۔ اس کا نامہ اعمالِ کھولا ہی نہیں جائے گا اور نہ میزان لگایا جائے گا اور حساب کے بغیر جنت جائے گا۔ وہ حساب میزان اور صراط پر امان پائے گا۔ ملائکہ اس سے مصافح کریں گے اور انہیاں کی رو جیں ملنے آئیں گی اس اسکی تمام ضرورتیں پوری کرے گا۔ اور جو بخش علیؑ کے ساتھ مرادہ کافر مرا۔ اور جو حب علیؑ کے ساتھ دنیا سے گیا ایمان کے ساتھ گیا اور جنت میں میں اس کا کھلیں ہوں گا۔

(القطرة۔ ج: 1، ص: 125)

15.19 رسول اللہؐ نے فرمایا ”فِيمَا كَيْسَنَ مُحَمَّدٌ خُتَمَ الرَّسُولُ بَنِي إِنْدِيَا كَيْمَانَ“ قسم اس کی جس نے محمدؐ کو ختم الرسل بنیا اگر دنیا کے تمام بنا تات اور درخت قلمیں بن جائیں اور اس پر رہنے والے (تمام مخلوقات) کا تب بن جائیں اور مولا علیؑ کے مناقب و فضائل لکھنا شروع کر دیں جس دن سے اللہ نے دنیا خلق کی

ہے سے اس کے فنا ہونے تک مگر جو اللہ نے اس کو فضل عطا کیا ہے اس کا دسوائی حصہ بھی نہ لکھ سکیں گے۔

(القطرة۔ ج: 1، ص: 153)

حق یہی ہے کہ مولانا علیؐ کو سوائے اللہ اور اس کے رسولؐ کے کوئی نہیں جان سکتا جس پر مولا راضی ہوں اسے اپنی معرفت میں سے کچھ عطا کر دیتے ہیں۔

15.20 رسول اللہؐ نے فرمایا ”..... پیشک علیؐ میرے جسم میں روح کی منزلت پر ہے اور پیشک علیؐ میرے جان سے جان کی منزلت پر ہے اور پیشک علیؐ میرے نور سے نور کی منزلت پر ہے اور پیشک علیؐ میرے جسم میں سر کی منزلت پر ہے“

(القطرة۔ ج: 1، ص: 154)

ذکر علیؐ کا انکار کرنے اور رسول اللہؐ کے جسم اطہر سے سرا و روح کو جدا کرنے کے مترادف ہے۔

15.21 کوفہ کے بزرگ شیعوں میں سے کچھ نے امیر المؤمنینؑ سے عرض کی کہ ان کو اللہ کے اسرار دکھادیں۔ آپؐ نے فرمایا: تم ان میں سے ایک کو دیکھنے کی بھی ہرگز طاقت نہیں رکھتے تم کفر کر جاؤ گے۔ انہوں نے عرض کی: ہم تو آپؐ میں شک ہی نہیں کرتے آپؐ تو صاحب اسرار ہیں۔ تو آپؐ نے ان میں سے ستر مردوں کو لیا اور کوفہ سے باہر تشریف لائے۔ دور کعت نماز پڑھی اور کچھ کلمات سے کلام کیا اور فرمایا: دیکھو۔ انہوں نے دیکھا درخت اور پھل حتیٰ کہ ان کو معلوم ہو گیا کہ وہ جنت ہے اور دوزخ کو بھی دیکھا۔ کہنے لگے یہ تو کھلا جادو ہے اور سب کفار ہو گئے سوائے دوآدمیوں کے۔ آپؐ نے ان میں سے ایک سے

فرمایا ”تمہارے ساتھی کیا کہتے ہیں کہ قسم بخدا یہ جادو ہے۔ میں ہرگز جادو گرنہیں بلکہ یہ تو اللہ اور اس کے رسول کا علم ہے پس اگر تم مجھے رد کرتے ہو تو تحقیق تم نے رسول اللہ گرد کیا“ پھر آپؐ مسجد تشریف لائے اور ان کے لیئے استغفار کی جب دعا کر رہے تھے تو مسجد کے کنکر درویا قوت بن گئے اور ان دونوں میں سے ایک آدمی کافر ہو گیا اور دوسرا ثابت قدم رہا۔

(القطرة۔ ج: 1، ص: 172)

آج کل کے بڑھے مقصر ملاں بھی اسی طرح کے کوئی ہیں کہ زبان سے کہتے ہیں کہ مولا علیؐ کی ولایت کو مانتے ہیں اور ان کو مجازات کا مالک بھی مانتے ہیں۔ مگر جب مدد کی بات آئے یا چالیس گھروں میں بیک وقت کھانے کی بات ہو تو کہتے ہیں یہ بشر کی طاقت نہیں اور کفر کر جاتے ہیں۔ مولا علیؐ کے فضائل کی برداشت وہی خوش قسمت کر سکتے ہیں جن کو مولاً چاہیں۔ مولاً نے دور کعت نماز بھی توحید بچانے کے لیئے پڑھی۔ لسان اللہ کے کن کہنے سے نئی کائنات وجود میں آ جاتی ہے۔

15.22 امام محمد تقی صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”امیر المؤمنینؐ اور ان کے ساتھ ان کے فرزند امام حسنؐ اور سلمان مسجد میں داخل ہوئے اور تشریف رکھی تو لوگ جمع ہو گئے اور ایک خوبصورت و خوش لباس مردایا۔ (اس نے سلام کے بعد مولا علیؐ سے مسائل پوچھھے آپؐ نے اس کے جوابات دیئے جن کو یہاں درج نہیں کیا جا رہا طوالت کے باعث) جوابات حاصل کرنے کے بعد اس نے کہا ”اشهد ان لا اله الا الله، ولم ازل اشهد بها و اشهد ان محمد رسوله، ولم ازل اشهد بها، و اشهد انك وصي رسوله القائم بحجه (واشار الى امير المؤمنينؐ) ولم ازل اشهد بها و اشهد انك وصيه القائم بحجه (واشار الى الحسنؐ) و اشهد ان الحسين بن على ابنك، القائم بحجه بعد أخيه، و اشهد ان على بن الحسين القائم

بامرالحسين، و ان محمد بن على القائم بامر على بن الحسين، و اشهادان
 جعفر بن محمد القائم بامر محمد بن على، و اشهد ان موسى بن جعفر
 القائم بامر جعفر بن محمد، و اشهد ان على بن موسى القائم بامر موسى
 بن جعفر، و اشهد ان محمد بن على القائم بامر على بن موسى، و اشهد
 ان على بن محمد القائم بامر محمد بن على، و اشهد ان الحسن بن على
 القائم بامر على بن محمد و اشهد ان رجلاً من ولد الحسن بن على لا
 يسمى ولا يكفي حتى يظهر امره فيما لا قسطاً و عدلاً كما ملت جوراً،
 و السلام عليك يا امير المؤمنين و رحمة الله و بر كاته“ اور وہ اٹھا اور چلا گیا
 مسجد سے باہر نکل کر پھر نظر نہ آیا۔ وہ حضرت خضر تھے۔

(اقطرة۔ ج: 1، ص: 286)

صرف اللہ کے خاص بندے جن کو اللہ نے علم و معرفت عطا فرمایا ہے وہ تمام آئندگی و لایت
 کی شہادت دیتے ہیں۔ محدث سے حد تک نجاستوں میں بتا شخص کی زبان پر کلمہ طیبہ جاری ہی نہیں ہو سکتا۔

15.23 ابن عباسؓ کہتے ہیں میں نبی اکرمؐ کے پاس تھا اور بائیں زانو پر آپؐ کا بیٹا ابراھیمؓ
 تھا اور دائیں زانو پر حسینؑ بن علیؑ تھے کبھی اس کو چوتے اور کبھی اُس کو چوتے کہ جبراہیلؓ
 رب العالمین کی وحی لے کر اترے۔ جب وہ آپؐ کے پاس سے چلے گئے تو فرمایا ”میرے
 رب کی طرف سے جبراہیلؓ آئے تھے اور مجھے پیغام دیا“ اے محمدؐ آپؐ کا رب آپؐ پر سلام
 بھیجتا ہے اور آپؐ سے کہتا ہے: آپؐ ان دونوں کو اکٹھانہیں رکھ سکتے۔ ان میں سے ایک کو
 دوسرے پر قربان کر دیں۔ پس نبی اکرمؐ ابراہیمؓ کی طرف دیکھتے اور روتے اور حسینؑ کی

طرف دیکھتے اور روتے۔ پھر فرمایا ابراصیم کی ماں کنیر ہے اور اس کے پچڑنے پر اس کے علاوہ کون روئے گا اور حسینؑ کی والدہ تو فاطمہؑ ہے اور اس کا بابا علیؑ میرے چچا کا بیٹا جس کا گوشت اور خون میرا ہے اور اس کے پچڑنے پر میری بیٹی روئے گی اور میرے چچا کا بیٹا روئے گا اور میں اس پر روؤں گا اور میں غم میں ان دونوں سے زیادہ گریہ کروں گا اے جبراہیلؑ ابراصیم کو لے جائیں نے ابراصیم کو فدید کیا۔

پس تین دن بعد اللہ نے ابراصیم کو واپس لے لیا۔ پس جب بھی نبی اکرم حسینؑ کو دیکھتے اٹھا لیتے اور سینے سے لگاتے اور آپؐ کا منہ چوتھے رہتے اور فرماتے: ”میں نے تمہاری خاطرا پنے بیٹے ابراصیم کو فدید دے دیا۔“

(القطرة۔ ج: 1، ص: 305)

مولانا حسینؑ کو نبی اکرمؐ نے اپنی زبان چسا چسا کر پالا (القطرة۔ ج: 1، ص: ۲۹۹) اور سید الانبیاءؐ نے اپنا بیٹا مولانا حسینؑ پر قربان کر دیا۔
شقی القلب لعنتی مقصرا ملا پسر یزید کہتا ہے کہ مولانا حسینؑ کے غم میں خون بہانا حرام ہے۔
انبیاء کرامؐ نے کربلا کا واقعہ ہونے سے پہلے غم حسینؑ میں خون بہایا اللہ کے حکم سے، کائنات خون روئی غم حسینؑ میں اور آئندہ اطہار خون روئے ہیں۔

15.24 امام علی نقی صلواۃ اللہ علیہ سے عمار بن زید نے عرض کی: کیا آپؐ آسمانوں پر جا کر کوئی ایسی شی لاسکتے ہیں جو زمین پر نہ ہو اور ہمیں اس کا علم نہ ہو۔ آپؐ ہوا میں بلند ہوئے اور نظروں سے غائب ہو گئے پھر ایک سونے کا پرندہ لیتے ہوئے واپس تشریف لائے اور اس کے کانوں میں سونے کی بالیاں تھیں اور چونچ میں موتنی اور وہ بولتا تھا ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ“ آپؐ نے فرمایا ”یہ جنت کے پرندوں میں سے

ایک پرندہ ہے، پھر اسے آزاد کر دیا اور وہ واپس چلا گیا۔

(القطۃ۔ ج: 1، ص: 426)

بد بخت ملاں! پرندوں سے ہی سبق لے لو۔ اگر جنت جانے کا خواب ہے تو پورا جنتی کلمہ پڑھو۔ کلمے کو زنجیر کر کے اجزا میں کیوں تقسیم کرتے ہو۔

15.25 علی بن عاصم (اکنی بصارت ختم ہو چکی تھی) امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے پوچھا ”کیا تو جاتا ہے تیرے قدموں تلے کیا ہے؟“ عرض کیؑ اے میرے مولاؑ میرے قدموں تلے یہ چٹائی ہے جس کا مالک کرم اللہ وجہ ہے“ آپؐ نے فرمایا ”اے ابن عاصم جان لے کہ تو اس چٹائی پر ہے جس پر نبیوں اور مرسیین میں سے اکثر بیٹھتے“ عرض کیؑ اے میرے سردار کاش میں آپؐ سے جدا نہ ہوں جب تک آپؐ دنیا میں ظاہر ایں۔“ پھر اس نے دل میں سوچا کہ کاش میں یہ چٹائی دیکھ سکتا۔ امامؐ نے جو اس کے ضمیر میں تھا جان لیا اور فرمایا ”میرے قریب آؤ جب قریب ہو تو امام نے اپنا ہاتھ چہرے پر مس کیا تو اللہ کے حکم سے نظر واپس آگئی۔ پھر آپؐ نے فرمایا ”یہ قدم ہمارے بابا آدم کا ہے اور یہ نشان قدم حاتیؑ کا اور یہ نشان قدم شیخؑ کا اور یہ نشان حودؑ کا اور یہ نشان صالحؑ کا اور یہ نشان لقمانؑ کا اور یہ نشان ابراھیمؑ کا اور یہ نشان شعیبؑ کا اور اور یہ نشان موسیؑ کا اور یہ نشان داؤدؑ کا اور یہ نشان سلیمانؑ کا اور یہ نشان حضرؓ کا اور یہ نشان دانیالؑ کا اور یہ نشان ذی القرشینؑ کا اور یہ نشان عدنانؑ اور یہ نشان قدم عبدالمطلبؑ کا اور یہ نشان قدم عبد اللہؑ کا اور یہ نشان قدم عبد منافؑ کا اور یہ نشان قدم ہماری جد رسول اللہؑ کا اور یہ نشان قدم ہماری جد علیؑ ابن ابی طالبؑ کا“

علی بن عاصم کہتا ہے: میں ہر قدم پر جھکتا گیا اور بو سے دیتا گیا اور امام کے
ہاتھوں کو بو سہ دیا۔
(القطرۃ۔ ج: 1، ص: 448)

تمام اجداد سالت معصوم اور جنت الہی ہیں جن میں نور معصومین منتقل ہوتا رہا۔

15.26 امام حسن عسکری صلواۃ اللہ علیہ سرمن رائے کے بازار میں چلتے تھے تو آپ کا سایہ
نہیں ہوتا تھا۔
(القطرۃ۔ ج: 1، ص: 452)

تمام معصومین صلواۃ اللہ علیہم اجمعین کا سایہ نہیں۔ مشیت الہی اور نور اللہ کا سایہ کیونکر ہو سکتا
ہے۔

15.27 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب کوئی قوم محمد وآل محمد کے فضائل
بیان کرتی ہے تو ملائکہ آسمانوں سے اترتے ہیں ان کو خبر دیتے ہیں ان سے باتیں کرتے
ہیں۔ جب وہ ملائکہ آسمانوں میں بلند ہو جاتے ہیں تو ان سے دوسرا ملائکہ کہتے ہیں: ہم تم
سے ایسی خوبی سوٹگتے ہیں کہ اس سے بہترین خوبیوں نے نہیں سوٹگئی۔ وہ جواب دیتے
ہیں کہ ہم اس قوم کے پاس تھے جو محمد وآل محمد کے فضائل بیان کر رہے تھے ان کی خوبیوں میں
سے ہمیں بھی خوبیوں کی گئی ہے۔ ہمارے ساتھ تم بھی اس قوم کی طرف نازل ہو۔ تو وہ کہتے
ہیں: وہ لوگ تو متفرق ہو چکے ہیں۔ تو وہ جواب دیتے ہیں: ہمارے ساتھ اس مکان (جس
میں مجلس ہوئی) میں اترواس میں بھی ہمارے لیے تبرک ہے“

(القطرة۔ ج: 1، ص: 62)

اللہ کے قرب میں رہنے والے معصوم فرشتے مجلسِ حسین میں تبرک لینے آتے ہیں۔ خبردار جس مسجد میں ذکر علیؐ سے روکا جائے وہ مسجد ضرار سے کم نہیں ہے جو دوزخ کے کنارے پر ہے۔

15.28 عمار بن یاسر سے روایت ہے میں امیر المؤمنینؑ کے ساتھ کوفہ سے باہر نکلا جب ایک جگہ جس کو خلہ کہتے ہیں پارکی جو کوفہ سے دو فرخ پر ہے تو وہاں سے پچاس یہودی لٹکے اور پوچھا: آپؑ امام علیؐ این ابی طالبؓ ہیں؟ آپؑ نے فرمایا "میں وہی ہوں۔ انہوں نے عرض کی: ہماری کتابوں میں ایک چنان کاذکر ہے جس پر چھانبیاء کے نام ہیں اور تمیں اس چنان کی تلاش کر دیں۔ آپؑ نے فرمایا: میرے پیچھے آؤ۔ عمار نے بیان کیا کہ قوم یہود آپؑ کے پیچھے ایک صحرائے درمیان پہنچی جہاں ایک بہت بڑا ریت کا پھاڑ تھا۔ تو مولا نے فرمایا "اے ہوا چنان سے ریت کو اڑادے" اُنکے گھری بھی نہ گذری تھی کہ ہوانے چنان سے ریت کو اڑادیا اور چنان ظاہر ہو گئی۔ آپؑ نے فرمایا: "یہ رہی آپ کی چنان"۔ انہوں نے عرض کیا "اس پر چھانبیاء کے نام ہیں جو ہم نے سنا اور جو اپنی کتابوں میں پڑھا ہم تو اس پر نام نہیں دیکھتے۔" آپؑ نے فرمایا "نام اس کی اس جانب ہیں جو زمین کی طرف ہے" ایک ہزار آدمی آگے بڑھ اور اس کو چھٹ گئے مگر اس کو نہ پلٹ سکے۔ آپؑ نے فرمایا "اس سے پیچھے ہٹو" اور اپنا ہاتھ بڑھایا اور اس کو اٹھا کر پلٹ دیا پس اس پر چھ صاحب شریعت انبیاء کے نام پائے: آدمؑ اور نوحؑ اور ابرھیمؑ اور موسیؑ اور عیسیؑ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تو یہودیوں میں سے ایک گروہ نے کہا "ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبد نہیں اور یہ کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور آپؑ امیر المؤمنین اور سید الوصیین ہیں اور زمین پر اللہ کی جلت

ہیں جس نے آپ کی معرفت حاصل کی وہ خوش نصیب اور ناجی ہے اور جس نے آپ کی
خلافت کی وہ گراہ وہلاک ہوا اور دوزخ میں گرا، آپ کے مناقب حد سے زیادہ ہیں اور آپ
کی نعمتوں کے آثار و ثبوت شمار سے باہر ہیں“

(القطرۃ۔ج:2، ص:132)

یہود یوں کو اپنی کتابوں سے علم تھا کہ پورا صحیح مکمل کلمہ کس طرح پڑھتے ہیں اور اس کے ساتھ
تو لا اور تمرا اور فضائل موصویں کا اجمالاً کیسے اقرار کرنا چاہیے۔ اگر جاہل ملاں فارسی چھوڑ کر عربی میں
کتب حقہ کا مطالعہ کرے تو شاید ہدایت پا جائے۔ بشرطیکہ مولاً سے ہدایت کی درخواست کرے۔ مگر ملاں
کے ذہن میں دو اور دو چار روٹیوں کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا۔

15.29 سیدۃ النساء العالمین نے پوچھا ”میری جان آپ پُر قربان یا رسول اللہ صلی اللہ
علیک، میرے لیئے آپ کے پاس کیا چیز ہے؟“ آپ نے فرمایا ”یا فاطمہؑ آپ تمام مخلوقات
میں خیر النساء ہیں اور آپ جنت کی خواتین کی اور اس میں رہنے والوں کی سردار ہیں۔“
جناب سیدۃ پوچھنے لگیں ”یا رسول اللہ اور آپ کے چچا کے بیٹے علیؑ کیلئے؟“ آپ نے ان
سے فرمایا ”اس کا قیاس اللہ کی مخلوقات میں سے کسی ایک پر بھی نہیں کیا جا سکتا۔“ جناب
سیدۃ نے پوچھا ”اور حسنؑ اور حسینؑ؟“ فرمایا ”وہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور سبطین ہیں اور
میرے پھول ہیں میری ظاہری حیات میں اور اس کے بعد بھی“

(القطرۃ۔ج:2، ص:214)

مولاعلیؑ کی مثال پوری مخلوقات میں سے کسی ایک پر بھی نہیں دی جا سکتی کیونکہ موصویںؑ مشیت
الہی ہیں۔ حضرت آدمؑ سے لے کر آج تک کفار کی ایک ہی تکرار ہے کہ موصوم بشر ہے ہم جیسا ہوتا ہے۔

رسول اللہؐ کے زمانے میں بھی جاہل بھی سمجھتے تھے اور پوچھتے بھی تھے اور خلق عظیمؐ بڑے احسن طریقے سے بتاتے تھے کہ ہم انوارِ خمسہ اللہ کے نور سے ہیں اور ہمارے انوار کے صدقے اللہ نے تمام کائنات خلق کی اور فاطمہؐ کے نور سے کائناتِ روشن کی ورنہ ملائکہِ انہیں پرے میں گھبراۓ بیٹھے تھے اور معصومینؐ کائنات کی ہرشی سے افضل ہیں۔ اس حدیث کا ذکر القطرۃ جلد 2، ص: 268 پر موجود ہے۔

15.30 امام زین العابدینؑ نے فرمایا ”اللہ نے ارض کر بلاؤ کو امن والا مبارک حرم بنایا زمین کعبہ کو خلق کرنے اور حرم بنانے سے چوبیس ہزار سال پہلے اور یہ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے زمین کو زلزلہ دیا اور اس مقام کو بلند (رفعت والا) کر دیا جو خالص تربت نورانی (خاک شفا) ہے۔ اور اسے جنت کے باغوں میں سب سے افضل بنادیا اور جنت میں سب سے افضل رہنے کی جگہ کہ جہاں انبیاء میں سے اولو الاعزام کے علاوہ کوئی نہ رہے گا اور جنت کے باغوں میں اس طرح چمکے گی جیسے دنیا والوں کیلئے ستاروں میں کوکپ دری چمکتا ہے، تمام اہل جنت کی آنکھیں۔ اس کے نور سے چندھیا جائیں گی اور وہ (ارض کر بلاؤ) پکار کر کہے گی: ”میں وہ اللہ کی زمین مقدس پاک اور مبارک ہوں جس میں سید الشهداء اور سید شباب اہل الجنتہ ضم ہوئے“

(القطرۃ۔ ج: 2، ص: 321)

ارض کر بلا سب سے اعلیٰ ترین جنت ہے جو مولا حسینؑ کی ملکیت ہے تمام جنتی اس بلند جنت کی طرف رشک سے دیکھیں گے کہ کاش وہاں جاسکیں۔ جس کو مولا حسینؑ چاہیں گے وہ وہاں جا سکے گا۔ اللہ تعالیٰ حاجیوں پر نظر کرم ڈالنے سے پہلے زائرین کر بلاؤ پر نظر کرم فرماتا ہے۔ مولا حسینؑ کے زائر پر دوزخ کی آگ حرام ہے۔ خوش قسمت ہیں شیعہ جو جنت کی مٹی پر سجدہ کرتے ہیں۔

15.31 امام نے فرمایا ”بیشک اللہ تعالیٰ امام حسینؑ کی روضہ کی زیارت کرنے والے کی پسینے سے ستر ہزار فرشتے خلق کرتا ہے جو اس کیلئے اور امام حسینؑ کے زواروں کیلئے قیامت تک اللہ کی تسبیح اور استغفار کرتے ہیں“
 (القطرۃ۔ ج: 2، ص: 326)

15.32 عمار بن مروان سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دل میں سوچ رہا تھا۔ امام نے مجھے دیکھا اور فرمایا ”تجھے کیا ہو گیا ہے دل میں سوچتا ہے؟ چاہتا ہے کہ امام باقرؑ کی زیارت کرے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپؑ نے فرمایا ”اٹھو اور گھر کے اندر داخل ہو جاؤ“ پس میں داخل ہوا تو امام محمد باقرؑ کو موجود پایا۔ اور فرمایا ”کچھ شیعہ امیر المؤمنینؑ کی شہادت کے بعد امام حسنؑ کے پاس آئے اور سوال کیا تو آپؑ نے پوچھا ”اگر تم امیر المؤمنینؑ کو دیکھو تو پہچان لو گے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا ”اس پر دے کو اٹھاؤ جب اس کو اٹھایا تو وہاں حقیقت میں امیر المؤمنینؑ تھے جس کا انکار ناممکن ہے۔ اور امیر المؤمنینؑ نے فرمایا ”ہم میں سے جس کو شہید کیا جاتا ہے وہ شہید ہوتا ہے مگر مرتا نہیں اور جو ہم میں سے پیچھے رہ جاتا ہے (وارث) وہ تم پر جحت ہوتا ہے۔“
 (القطرۃ۔ ج: 2، ص: 390)

گناہ گار انسان جو مخصوصیںؑ کی محبت میں مر جائے یا مار جائے وہ نہیں مرتا بلکہ اللہ سے رزق پاتا ہے۔ مخصوصیںؑ موت و حیات سے پہلے ہیں اور ہر چیز کی وجہ تخلیق ہیں۔ مختصرًا مشیت الہی پر کوئی کیفیت طاری نہیں ہو سکتی۔ یہ تو آئمہؑ نے کمزور ایمان والوں کیلئے ثبوت فراہم کیئے کہ آئمہؑ شہادت کے بعد ہم میں موجود ہوتے ہیں اور آئمہؑ دل کے راز جانتے ہیں۔
 القطرۃ جلد 2 صفحہ 459 پر واقعہ لکھا ہے کہ متولی کے دربار میں بچپاں غلاموں نے جب امام

علی نقی کو دیکھا تو سب سجدے میں گر گئے وہ غلام امام سے ہدایت یافتہ تھے۔ متول نے فوراً سب غلاموں کو زخم کروادیا۔ بلطون موقع پا کر بعد میں امام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے پوچھا تو بلطون نے بتایا کہ واقعی ان سب کو قتل کر دیا گیا تھا۔ امام نے پردے کی طرف اشارہ کیا تو بلطون پردے کے پیچھے گیا تو دیکھا کہ وہ سب غلام بیٹھے پھل کھا رہے تھے۔

❖.....❖.....❖

انتظارِ امامِ قائم

عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف

16.1 یعقوب سراج نے امام جعفر صادق سے پوچھا ”زمین آپؐ میں سے ایک عالم جو ظاہر احیات ہو کے بغیر خالی نہیں رہتی جس کے پاس لوگ فریداری کیلئے آئیں اپنے حلال و حرام کے بارے میں۔ آپؐ نے فرمایا ”اے ایمان والو صبر کرو اور ثابت قدم ہو اور ابطر کھو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ“ (آل عمران 200) یعنی صبر کرو اپنے دین پر اور اپنے دشمن کے سامنے ثابت قدم رہو جو تمہاری مخالفت کرتے ہیں اور اپنے امامؐ سے رابطہ رکھو اور اللہ سے ڈرو جو اس نے تمہیں حکم دیا ہے اور جو تم پر فرض کیا“
(بصارۃ الدربات۔ ج: 2، ص: 421)

یعنی مقصرین کے مقابلے میں دین والا یت پر صبر کے ساتھ ثابت قدم رہو اور امام قائم عجل سے رابطہ رکھو اور اللہ نے جو ولایت فرض کی ہے اس کا حق ادا کرو۔

امام باقر صلوات اللہ علیہ نے فرمایا ”ہمارے شیعوں کے اعمال میں افضل (عمل)

ظہور (امام قائم عجل) کا انتظار ہے،

(القطرة۔ ج: 2، ص: 515)

امام زین العابدین صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”جو ہمارے قائم عجل اللہ کی غیبت کے زمانے میں ہماری ولایت پر قائم رہا اللہ تعالیٰ اس کو بذر اور واحد کے ایک ہزار شہیدوں کے برابر اجر عطا فرمائے گا۔“

(القطرة۔ ج: 2، ص: 517)

کمال الدین میں رسول اللہ کی حدیث موجود ہے کہ افضل عبادت انتظارِ ظہور

ہے۔

مؤمنین کو خبردار رہنا چاہیے کہ ولایتِ معصومین پر قائم رہیں اور مقصرا ملاں کی ولایت کی دلدل میں نہ پھنس جائیں۔

16.3 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”میری امت پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ قرآن میں سے کچھ باقی نہ رہے گا سوائے رسم کے اور اسلام میں سے کچھ باقی نہ رہے گا سوائے اس کے نام کے، لوگ مسلمان تو کہلوائیں گے مگر اسلام سے بہت دور ہوں گے ان کی مسجدیں لوگوں سے بھری ہوں گی مگر وہ ہدایت سے خالی ہوں گی اس زمانے کے فقہاء علمائے شریروں کے آسمان کے سائے تلتے، ان میں سے فتنہ اٹھے گا اور ان کی طرف ہی پلٹے گا،“

(القطرة۔ ج: 2، ص: 514)

کیا یہ علمائے شرکافتندہ نہیں کہ قرآن میں صرف پانچ سو آیات احکامات شریعت اخذ کرنے کے قابل ہیں۔ کہلواتے مومن ہیں مگر دین کی بنیاد ان علوم پر رکھ دی جو غیر سے لیئے یعنی ظن، اجماع، علم الاصول، فلسفہ وغیرہ تو اسلام اور قرآن کا تو صرف نام رہ گیا، باقی تو کچھ نہ چھوڑا۔ مسجدیں نماز یوں اور بھاری بھر کم عماموں والوں سے بھری پڑی ہیں مگر اقرار ولایت سے منہ موڑنے کی وجہ سے ہدایت سے خالی ہیں۔ انشاء اللہ وقت قریب آچکا ہے کہ دشمنانِ عزاداری ولایت نے جو فتنہ کھڑا کیا تھا خود اس سے ہلاک ہو گے۔

16.4 امام علی رضا صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”جب امام قائم عجل اللہ قیام کریں گے تو اللہ ملائکہ کو حکم دے گا کہ مومنین کو سلام کیا کریں اور ان کی مجلسوں میں ان کے ساتھ پیشیں اور اگر کوئی امام قائم کے پاس جانے کا ارادہ کرے گا تو کچھ فرشتوں میں سے ایک اس کو سوار کر لے گا حتیٰ کہ امام قائم کے پاس لے آئے گا جب وہ اپنی حاجت پوری کر لے گا تو اس کو واپس پہنچا دے گا۔ اور مومنین میں سے کچھ بادلوں پر سفر کریں گے اور ان میں سے کچھ ملائکہ سے سبقت کریں گے اور کچھ کام ملائکہ حکم مانیں گے اور مومنین اللہ کے نزدیک ملائکہ سے زیادہ اکرام والے ہیں اور کچھ کو امام قائم ایک لاکھ ملائکہ پر قاضی مقرر کر دیں گے۔“
(القطرة۔ ج: 2، ص: 498)

16.5 امیر المؤمنین نے زمانہ ظہور قائم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ”پھر آپ مصطفیٰ شریف لے جائیں گے اور منبر پر جلوہ افروز ہو کر لوگوں سے خطاب کریں گے اور زمین عدل سے شاد و فرحان ہو جائے گی اور آسمان بارش بر سائے گا اور درخت پھل دیں گے اور زمین نباتات اگائے گی اور اہل ارض کیلئے مزین ہو جائے گی اور وحشی جانور پر امن ہو جائیں گے حتیٰ کہ مویشیوں کی طرح زمین پر ادھر ادھر چریں گے اور امام مومنین کے دلوں میں علم ڈال

دیں گے تو مومن جو علم اس کے بھائی کے پاس ہو گا کامناج نہ رہے گا پس اس دن اس آیت کی تاویل ہو گی ”اللہ ہر ایک کو اپنی وسعت سے بے نیاز کر دے گا“ (النساء۔ 130) اور زمین اپنے دفینہ خزانے اگل دے گی اور امام قائمؐ فرمائیں گے: کھاؤ مزے سے جوم چاہوان فرست کے ایام میں۔

(القطرۃ۔ ج: 2، ص: 496)

جاہل بخیل مقصرا ملاں اپنی کم علمی چھپانے کیلئے پہلے ہی کہہ دیتا ہے کہ میرافتولی بغیر دلیل مانگے مانا پڑے گا۔ اور اپنے مقلد کو جانور کی طرح بے عقل بھی سمجھتا ہے۔ اور ہر معلوم امام مومن کو محدث و بصیر دیکھنا چاہتے ہیں۔ اسی لیئے امام قائمؐ ہر مومن کے دل میں اتنا علم ڈال دیں گے کہ وہ بے نیاز ہو جائے گا۔

16.6 نبی اکرمؐ نے فرمایا ”ابن مریمؐ اتریں گے عدل کا حکم لے کر، صلبپوں کو توڑ دیں گے اور خزیریوں کو مار دیں گے اور جزیہ ختم کر دیں گے اور مال کی اتنی کثرت ہو جائے گی کہ کوئی بھی اس کو قبول کرنے کو تیار نہ ہو گا۔“

(بشارۃ المصطفیٰ۔ ص: 395)

آجکل اللہ کے حکم کے خلاف لوگ ہر چیز کھا رہے ہیں مثلاً خنزیر، کتے، چوہے، خرگوش، گردے کپورے، حرام قسم کے سمندری جانور، اسی لیئے بیماریاں بھی بڑھتی چلی جا رہی ہیں مثلاً سوانن فلو، طاعون، سرطان، مرگی، نیرو سسٹیسٹر کوس وغیرہ۔

16.7 ایک شخص نے امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ سے پوچھا اس سمندر کے نیچے کوئی

چیز ہے؟ آپ نے فرمایا ”ہاں اسے آنکھوں سے دیکھنا پسند کرے گا یا کانوں سے سننا؟“ اس نے عرض کی: البتہ آنکھوں سے دیکھنا کیونکہ جو کان سننے ہیں اس کا ادراک اور معرفت نہیں ہو سکتی اور جو آنکھ دیکھتی ہے دل اس کی تصدیق کرتا ہے۔ تو آپ نے اس آدمی کا ہاتھ پکڑا حتیٰ کہ سمندر کے کنارے آپنچھے۔ تو فرمایا ”اے اپنے رب کے مطیع غلام جو تجھ میں ہے ظاہر کر دے تو سمندر کا پانی آخر تک پھٹ گیا اور ایک پانی ظاہر ہوا جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ بہترین خوشبو اور زنجیل سے زیادہ لذیذ تھا۔ اس نے عرض کی: یا ابا عبد اللہ میں آپ پر قربان یہ کس کے لئے ہے؟ فرمایا ”امام قائم“ اور اس کے اصحاب کیلئے پوچھا گیا: کب؟ آپ نے فرمایا ”جب امام قائم قیام کریں گے اور ان کے اصحاب دنیا کی سطح پر جو پانی ہے وہ ختم ہو جائے گا تو مومنین اللہ سے پکار کر دعا کریں گے تو اللہ ان کے لیئے یہ پانی بھیجے گا تو وہ پیشیں گے اس کو اور جوان کے مخالفین ہیں یا ان پر حرام ہے۔“ پھر اس نے سر اٹھایا تو ہوا میں دیکھا کہ گھوڑے ہیں جن پر زینیں کسی ہوئی لگا میں لگی ہوئی اور ان کے پر ہیں۔ اس نے پوچھا ”یہ گھوڑے کس کے ہیں؟ آپ نے فرمایا ”یہ امام قائم“ اور ان کے اصحاب کے ہیں ”اس شخص نے پوچھا“ کیا میں ان میں سے ایک پرسوار ہو سکتا ہوں؟ فرمایا ”اگر تو ان کے انصار میں سے ہے،“ اس نے پوچھا ”کیا میں اس پانی میں سے پی سکتا ہوں؟“ فرمایا ”اگر تو ان کے شیعوں میں سے ہے۔“

(القطرة۔ ج: 1، ص: 356)

اللهم اكشف هذا الغمة عن هذه الامة بحضوره و عجل لنا
ظهوره انهم يرونـه بعيداً و نـريـه قـرـيبـاً برـحـمـتـك يا ارحم الراحمين . العجل
الـجـلـ يا مـولاـيـ يا صـاحـبـ الزـمانـ .
❖.....❖.....❖

نوادرات

17.1 امام حسن عسکری صلواۃ اللہ علیہ سے ابوحاشم نے دریافت کیا کیا وجہ ہے کہ عورت مسکین کزرو را ایک حصہ پاتی ہے اور مردوں کی دو حصے پاتا ہے۔ آپ نے فرمایا ”کیونکہ عورت پر جہاد نہیں اور نہ ہی نان نفقة اور نہ ہی دیت کیونکہ وہ مردوں پر ہے“ ابوحاشم نے دل میں سوچا کہ ابن ابی عوجا نے امام جعفر صادقؑ سے اسی مسئلے کے بارے میں پوچھا تھا اور اس کو بالکل یہی جواب ملا تھا۔ اسی وقت امام حسن عسکریؑ میرے نزدیک ہو کر فرمائے گئے ”ہاں ابن ابی العوجا کا یہ مسئلہ اور ہمارا جواب ایک ہی ہے کیونکہ ایک مسئلے کا ایک ہی مقصود (حل) ہوتا ہے ہمارا آخری حکم جاری کرتا ہے وہی ہمارا اول جاری کرتا ہے اور ہمارا اول اور ہمارا آخری علم اور امر میں یکساں ہیں اور رسول اللہؐ اور امیر المؤمنینؑ ان میں افضل ہیں“
(القطرة۔ ج: 2، ص: 487)

یہ تو حقیقت ہے کہ اللہ اور چارہ معصومینؑ کا فیصلہ ایک ہوتا ہے اور امیر المؤمنینؑ نے ایک ہی مسئلے کے مختلف فیصلوں کی شدید مذمت فرمائی جو نجاح البلاغہ میں درج ہے۔ اگر معصومینؑ کی تعلیمات کے مطابق کسی مسئلے کا حل تلاش کیا جائے تو وہ ایک ہی حل ہو گا مگر مقصر ملاؤں کے فتاویٰ مختلف ہوتے ہیں کیونکہ وہ قرآن و سنت کے علاوہ ظن و اجماع کو عمل میں لاتے ہیں۔

17.2 امام موسیٰ کاظم صلواۃ اللہ علیہ کے پاس ایک چین کا رہنے والا باشندہ آیا اور اپنی زبان میں اپنے مسائل پوچھتے تو آپ نے اس کی زبان میں جوابات دیئے جب وہ چلا گا تو اسحاق نے کہا ”بڑے تجرب کی بات ہے“۔ فرمایا ”کیا میں تمہیں اس سے زیادہ عجیب خبر دوں کہ تحقیق امام پرندوں کی زبانیں اور تمام ذی روح جو اللہ نے خلق کیئے ہیں ان کی زبانیں جانتا ہیں اور امام پر کوئی چیز مخفی نہیں ہوتی“

(القطرۃ۔ ج: 2، ص: 404)

مقرر ملاں کلام الہی اور احادیث کی مخالفت کرتے ہوئے معصومینؐ کے علم غیب کا انکار کرتا ہے کیونکہ خود جاہل ہے مجوسی زبان کے علاوہ اور کچھ جانتا نہیں اپنا مرتبہ تو بڑھانہیں سکتا تو ناپاک زبان سے معصومؐ کی عصمت، علم اور قدرت پر حملے کرتا ہے۔

17.3 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”علم تعلیم سے نہیں ملتا وہ صرف نور ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے دل میں ڈال دیتا ہے جس کی ہدایت کا ارادہ کرتا ہے۔ پس اگر علم چاہتے ہو تو پہلے دل سے حقیقتِ عبودیت کی طلب کرو اور علم عمل کیلئے طلب کرو تو اللہ ہم و فراست عطا فرمادے گا۔“

(القطرۃ۔ ج: 2، ص: 396)

معرفتِ ولایت کے ساتھ عبادت و تقویٰ ہو پھر اللہ تعالیٰ نور و لایت دل میں ڈال دیتا ہے۔ مدرسوں میں کچھ سال سو کر گزار دینے سے علم حاصل نہیں ہوتا۔ علم کیلئے ماگا جائے تو عطا ہوتا ہے۔ ولایت علیؐ کے بغیر اگر درس خارج بھی مکمل کر لیا جائے تو علم حاصل نہیں ہوتا البتہ خارجی بن سکتا ہے۔ علم پیش کا دوزخ بھرنے کیلئے نہیں بلکہ اس کے صحیح استعمال کیلئے طلب کرنا چاہیے۔ علم کا استعمال تبلیغ و لایت

ہے۔

17.4 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ سے منصور بن بزج نے پوچھا اے ہمارے سید آپ اکثر سلمان فارسی کا ذکر کیوں کرتے ہیں؟ ”امام نے فرمایا“ سلمان فارسی نہ کہا کرو بلکہ سلمان محمدی کہا کرو۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں اس کا اکثر ذکر کیوں کرتا ہوں؟“ منصور نے کہا: نہیں پتہ۔ آپ نے فرمایا“ تین وجہ سے: پہلی اس نے اپنی خواہشات کو امیر المؤمنین کی مرضی پر قربان کر دیا۔ دوسرا فقراء سے محبت اور خود اس (فقر) کو اختیار کیا مال و دولت والوں کے مقابلے میں۔ اور تیسرا علم اور علماء کی محبت پیشک سلمان عبد صالح سیدھا مسلمان تھا اور مشرکین میں سے نہ تھا۔“ (محمد بن ابی قاسم کا بیان ہے کہ سلمان نے یہ عظیم منزلت والا یہ احیلیت اور ان کی خدمت کی وجہ سے پائی)

(بشارۃ المصطفیٰ۔ ص: 411)

سلمان محمدی کے ہم وطن اب بھی زیر عتاب ہیں اور آج کل کے دور کی خلافت راشدہ کی کڑی گرفت میں ہیں نہ ولایت علی کا کھل کر اظہار کر سکتے ہیں اور نہ ہی کھل کر عزاداری امام حسین گر سکتے ہیں۔ اسی لیئے امام معصوم نے سلمان کو فارسی کہنے سے منع فرمایا اور سلمان محمدی کہہ کر پکارنے کا حکم دیا۔

17.5 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”اگر اللہ نے ہماری ولایت اور ہماری مودت اور ہماری قربت فرض نہ کی ہوتی تو کبھی بھی تمہیں ہمارے دروازے پر کھڑا اور داخل ہونے کا حکم نہ دیتا اور اللہ کی قسم ہم اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتے اور نہ ہی ہم اپنی رائے سے کچھ کہتے ہیں اور ہم تو کچھ کہتے ہی نہیں سوائے اس کے جو ہمارا رب کہتا ہے۔“

(بصائر الدرجات۔ ج: 2، ص: 72)

حیرت ہے ان آدمیوں کی عقل پر جو قول مخصوص جو درحقیقت اللہ کا ہی قول ہے کو چھوڑ کر غیر مخصوص مقصود ملاں کی رائے کو ترجیح دیتے ہیں۔

کتاب ”فقہ زندگی“ کے صفحہ 20 پر فضل اللہ لکھتا ہے، ”ہم نے اپنی جن فقہی آراء کو بیان کیا ہے وہ ہمارے فقہی فتاویٰ شمار ہوتے ہیں اور ہمارے مقلدین ان پر عمل کے ذریعے بری الذمہ ہو سکتے ہیں۔ انشاء اللہ۔“

امام مخصوص فرماتے ہیں کہ دین میں اپنی خواہش اور رائے کا دخل نہیں اور ملاں اپنی رائے کو مقلدین کا دین قردادیتا ہے اور نجات کی ذمہ داری بھی لیتا ہے۔ ظن اجتہادی، رائے، قیاس، اجماع، استنباط سب لفظوں کا ہیر پھیر ہے مطلب سب کا ایک ہے۔ ان سب کی دینِ الہی میں ممانعت ہے۔

17.6 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ سے سعید نے پوچھا ”ہمارے پاس کبھی ایسا مسئلہ آتا ہے کہ ہم اس کو اللہ کی کتاب میں نہیں جانتے اور نہ ہی سنت میں تو کیا ہم اس بارے میں اپنی رائے سے کچھ کہہ سکتے ہیں؟“ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا، ”جھوٹ ہے۔ کوئی بھی ایسی شیئی نہیں مگر کتاب میں ہے اور سنت میں ہے۔“

(بصائر الدراجات۔ ج: 2، ص: 74)

اب غیر مخصوص ملاں کی رائے پر عمل کرنے والے واضح اقوال مخصوص پڑھ کر توبہ کر لیں تو بہتر ہے۔ جب ہر چیز قرآن و سنت میں موجود ہے تو پھر اجتہادی فتووں کی کیا ضرورت ہے مگر ان کی مجبوری یہ ہے کہ کتب حق کو پڑھنے کیلئے وقت اور بصیرت درکار ہے۔

17.7 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ سے سورہ بن کلیب نے پوچھا ”امام گس چیز سے فتویٰ صادر کرتے ہیں؟“ آپؑ نے فرمایا، ”کتاب سے“ اس نے پوچھا، ”اگر کتاب میں نہ ہو تو؟“ فرمایا ”سنٹ سے“۔ اس نے پوچھا ”اگر قرآن و سنت میں نہ ہو؟“ آپؑ نے فرمایا

”کوئی شئی ایسی نہیں کہ کتاب و سنت میں نہ ہو“ اور اس جملہ مبارک کو ایک یاد و مرتبہ دھرایا پھر فرمایا ”اس پر کپے ہو جاؤ اور مان لو اور جہاں تک ظن کا تعلق ہے وہ کچھ بھی نہیں“
 (بصائر الدرجات۔ ج: 2، ص: 244)

مقرر ملاں کہتا ہے کہ امام کا ”حکم“ ہوتا ہے اور مجتہد کا ”فتاویٰ“ ہوتا ہے اس طرح لفظوں کے ہیر پھر سے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔ فتویٰ اور حکم اور فیصلہ ایک ہی بات ہے جو قرآن و سنت سے باہر نہیں جا سکتا۔ تو آب منطقی نتیجہ یہی ہے کہ جن کو قرآن و سنت میں ہر چیز نہیں نظر آتی وہ بصیرت کے اندر ہے ہیں کیونکہ قرآن کا دعویٰ تو غلط ہو نہیں سکتا کہ اس میں ہر چیز کا بیان موجود ہے۔
 امام معصوم قرآن و سنت سے باہر یا اپنی رائے سے فتویٰ نہیں دیتے تو غیر معصوم ملاں کے ظن اجتہادی کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔

17.8 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ سے سلیمان نے پوچھا ”میں آپ قربان سنائے کہ آپ فرماتے ہیں کہ اگر ہم اضافہ نہ کریں تو ختم ہو جائے“۔ آپ نے فرمایا ”جہاں تک حلال و حرام کا تعلق ہے تو تحقیق اور قسم اللہ کی اللہ نے مکمل طور پر اپنے نبی اکرم پر نازل کر دیا او امام ہرگز حلال و حرام میں اضافہ نہیں کرتا“۔ سلیمان نے پوچھا ”پھر اضافہ کیا ہے؟“ ”فرمایا“ حلال و حرام کے علاوہ دوسری چیزوں میں۔ اس نے پوچھا ”کیا آپ ایسی چیز کا اضافہ کرتے ہیں جو رسول اللہ سے مخفی ہے اور وہ اسے نہیں جانتے؟“۔ امام نے فرمایا ”نہیں صرف حکم اللہ کی طرف سے جاری ہوتا ہے اس کو لے کر فرشتہ رسول اللہ کی خدمت میں پیش کرتا ہے اور عرض کرتا ہے: اے محمد آپ کے رب نے ایسا ایسا حکم دیا ہے اور وہ جواب دیتے ہیں: اس کو علیؑ کی خدمت میں پیش لے جاؤ۔ پھر وہ فرماتے ہیں کہ اسے حسینؑ کی خدمت میں پہنچاؤ اور ہمیشہ اسی طرح حکم ایک کے بعد دوسرے کے پاس آتا ہے حتیٰ کہ

ہم سے صادر ہوتا ہے۔“

(بصائر الدربات۔ ج: 2، ص: 255)

اللہ کے احکامات و سنت تبدیل نہیں ہوتے مگر ملاں کے ہاں حلال و حرام آنکھ پھولی کھیتے ہیں
فتے بدلتے رہتے ہیں۔ اختلافات سے کتب بھرپڑی ہیں۔
دین میں ظن، رائے، قیاس، اجماع وغیرہ وغیرہ کی مکمل مذمت اور ممانعت ہے جو تمام کتب
امامیہ میں واضح طور پر موجود ہے۔

17.9 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے اس آیت کو تلاوت فرمایا ”پس نہیں، میرے
حبابِ تیرے رب کی قسم یہ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک یہ ان معاملات میں آپ کو
فیصلہ کرنے والانہ مان لیں جن میں ان کے درمیان اختلاف ہوا ہے۔ پھر وہ آپ کے
دیئے ہوئے فیصلے کے بارے میں اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور ایسا تسلیم کریں
جیسا تسلیم کرنے کا حق ہے“ (النساء۔ 65) اور فرمایا کہ اگر ایک قوم اللہ کی عبادت بھی کرتی
ہو اور اس کی وحدانیت کا اقرار بھی کرتی ہو پھر کسی شئی کے بارے میں جو رسول اللہ نے کہی
ہو کہیں کہ اگر ایسا ہوتا یا ایسا نہ ہوتا تو بہتر تھا یا ایسا صرف اپنے دل ہی دل میں کہیں تو وہ اس
وجہ سے مشرکین ہو گئے“

(بصائر الدربات۔ ج: 2، ص: 486)

اب سناؤ ملاں جی۔ اپ تو کتب اربعہ جن میں احادیث ہیں ان کی صحیت پر شک کرتے ہو
اور پھر احادیث کی خود ساختہ جماعت بندی کرتے ہوتا کہ جو تمہاری راہ اجتہاد میں رکاوٹ بنے اس
حدیث کو رد کر سکو۔ حکمِ معصوم میں شک یا رد و بدل کا سوچنے والا تو مشرک ہوتا ہے چاہے تہجیگزار ہو اور

خاصی ہو۔

17.10 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ سے سفیان نے پوچھا ”میں آپ پر قربان اگر ایک شخص ہمارے پاس آپ کی حدیث بیان کرتا ہے جو بہت بھاری بات ہوتی ہے جس سے ہمارے سینے میں تنگی محسوس ہو اور ہم اس کا انکار کر دیں“ آپ نے فرمایا ”کیا وہ ہم سے حدیث تم کو بیان کرتا ہے؟“ عرض کی: جی ہاں۔ تو فرمایا ”تو کیا یہ کہتا ہے کہ رات دن ہے یا دن رات ہے؟“ عرض کی: نہیں، تو فرمایا ”پھر اسے ہماری طرف واپس کرو کیونکہ اگر تم نے اس کی تکذیب کی تو یقیناً ہماری تکذیب کی“

(بصائر الدرجات۔ ج: 2، ص: 519)

امام ابو الحسن نے علی سائی کو لکھا ”جو (حدیث) تمہیں ہماری طرف سے پہنچ یا جس کی نسبت ہماری طرف دی جائے اس کے باے میں ہرگز نہ کہو کہ یہ باطل ہے اور اگر تم اس کے خلاف بھی جانتے ہو، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ ہم نے ایسا کیوں فرمایا اور کس حالت کی وجہ سے فرمایا“

(بصائر الدرجات۔ ج: 2، ص: 520)

امام باقر یا جعفر (صلواۃ اللہ علیہمَا) نے فرمایا ”اگر کوئی ہماری حدیث تمہیں پیش کرے تو اس کی تکذیب مت کرو تمہیں نہیں معلوم کہ اس میں حق کی کوئی شی ہو تو تم اللہ کی عرش الہی پر تکذیب کر بیٹھو۔“

(بصائر الدرجات۔ ج: 2، ص: 521)

ملاں جی! اب پتہ چلا کہ اگر احادیث کو سمجھنے کی بصیرت (نور معرفت ولایت علیؐ) نہ ہو تو چپ
ہو جاؤ اور مولاؐ کی طرف واپس کر دو اور دل میں بھی اس حدیث پر شک نہ کرو۔ کیونکہ قول الہی اور قول
معصومٰ دونوں ایک ہی بات ہے۔

17.11 غیبت نعمانی میں ظہور کے بارے میں لکھا ہے ”..... پیشک امام قائمؐ ذریعہ مولا
علیؐ سے ہیں ان کی غیبت حضرت یوسفؐ کی غیبت کی مانند ہے اور ان کی رجعت حضرت
عیسیٰ این مریمؐ کے دوبارہ آنے کی مانند ہے آپؐ کا ظہور غیبت کے بعد سرخ ستارے کے
طلوع ہونے کے ساتھ ہو گا اور ”زورا“ جو کہ ”رے“ ہے خراب ہو جائے گا اور ”مزورہ“ جو
کہ بغداد ہے میں گڑھے (دھنس جانا) پڑ جائیں گے
اور سفیانی خروج کرے گا.....“

(القطرة۔ ج: 1، ص: 472)

صاف لکھا ہے کہ ”الزوراء“ کا مطلب شهر ”رے“ (تہران) ہے اور ”المزورہ“ کا مطلب
شهر بغداد ہے۔ کیونکہ ملاں آجکل دونوں کا مطلب بغداد ہی بتلاتا ہے تاکہ احادیث سے لوگ صحیح
مطلوب نہ نکال سکیں۔ تو واضح ہو گیا کہ تہران میں خانہ خرابی ہو گی۔
مندرجہ بالا حدیث کو علامہ طالب جوہری نے اپنی کتاب ”علامات ظہور مہدیؐ“ میں صفحہ
273 پر واضح لکھا ہے کہ تہران تباہ (خراب) ہو گا۔

17.12 حدیفہ یمانی اور جابر بن عبد اللہ النصاریؐ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا کہ وائے ہو وائے ہو میری امت پر شوریٰ کبریٰ اور شوریٰ صغیری سلسلے
میں۔ کسی نے پوچھا ان کا کیا مطلب؟ تو فرمایا کہ شوریٰ کبریٰ میری شہادت کے بعد

میرے ہی شہر میں منعقد ہوگا اور شوریٰ صفری غیبت کبریٰ میں زوراء (تہران) میں میری سنت اور میرے احکام کو تبدیل کرنے کیلئے منعقد ہوگا۔

(علامات ظہور مہدی - ص: 274)

کیا اب بھی حق واضح نہیں ہوا کہ رسول اللہ نے شوریٰ کبریٰ جو سقیفہ میں ہوا ولایت مولا علیٰ کو غصب کرنے کیلئے اس پر لعنت کی ہے اور پھر شوریٰ صفری جو امام زمانہ کی غیبت کبریٰ میں تہران میں ہے اس پر لعنت کیونکہ تہران کے حکمران سنت رسول اور احکامات بد لیں گے یعنی وہ بھی ولایت مولا علیٰ سے روکیں گے اور عزاداری امام مظلوم پر پابندیاں لگائیں گے غم حسینؑ میں خون بہانا حرام قرار دیں گے جو سنت انہیاً اور سنت مخصوصہ سیدہ زینبؓ ہے۔

17.13 امام صادقؑ کی ایک طویل حدیث سے اقتباس حاضر ہے ”.....پھر زوراء (تہران) کی تباہی کا ذکر کیا اور اس میں رہنے والوں پر لعنت کے نزول کا پھر فرمایا ان پر عذاب کی قسموں میں سے عذاب نازل ہوگا جیسا کہ شروع سے آخر تک تمام دین سے بغاوت کرنے والی امتوں پر نازل ہوا اور اس میں رہنے والوں کے لیے توار (قتل و غارت) کا طوفان اٹھے گا۔ تباہی ہے اس کیلئے جو اس وقت اس میں سکونت اختیار کرے گا.....

(القطرة - ج: 1، ص: 509)

اگر عوام ولایت علیؑ اور عزاداری امام حسینؑ کی مخالف حکومت کو چپ کر کے برداشت کرتی رہے تو اس پر عذاب انہی نہ آئے تو اور کیا ہو۔

17.14 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ کی ایک طویل حدیث سے اقتباس "..... اور دیکھو گے کہ حرام حلال کر دیا جائے گا اور دیکھو کہ دین رائے پر ہو جائے گا احوال اللہ کی کتاب اور احکام مעתول کروئے جائیں گے"
 (القطرة - ج: 1، ص: 512)

ملا کہتا ہے کہ اگر اجتہاد میں فتویٰ حقیقت واقعی کے خلاف بھی چلا جائے تو پھر بھی مجہد ثواب پاتا ہے یعنی اگر حرام حلال ہو جائے تو ہر جن نہیں مثلاً وطی فی دبر کو مکروہ کے پردے میں لپیٹ کر حلال کرنا۔ اور مجہد کھلم کھلا کہتا ہے کہ میری رائے مقلدین کیلئے دین ہے مثلاً باب 17.5 میں اس کا ذکر گزر چکا ہے۔ اور اس دور میں جو قرق آن و سنت کی بات کرے اسے بھاگ دیا جاتا ہے۔ مثلاً بہت پرانی بات نہیں کہ علامہ سید مرتضی عسکری جو 1333 (1914 عیسوی) میں سامرا میں پیدا ہوئے وہ 17 سال کی عمر میں 1350ھ میں قم آئے اور تفسیر علم قرق آن اور غیر فہمی احادیث (فضائل موصیین والی اور جو اجتہاد و قیاس و رائے کے خلاف ہیں) پر کام کرنا چاہا تو وہاں سے ناکام بنا کر بھاگ دیا گیا تو ان کو 1353ھ میں واپس سامرا بھاگنا پڑا۔ پھر علامہ بروجردی کی شہرت سن کر دوبارہ قم آئے اپنی دریئہ خواہش پوری کرنے کیلئے مگر پھر بھاگنے پر مجبور کر دیا گیا۔ یہ داستان آپ علامہ سید مرتضی عسکری کی کتاب ”تاریخ اسلام میں عایشہ کا کردار“ میں صفحہ نمبر 8 پر پڑھ سکتے ہیں۔

17.15 القطرة جلد 2 صفحہ 385 پر سید احمدؒ نے مشہور واقعہ درج کیا ہے جو سب جانتے ہیں کہ سحل بن حسن خراسانی امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؑ کو قیام کا مشورہ دیا اور کہا کہ ایک لاکھ شیعہ آپؑ کے ساتھ تواریں گے تو آپؑ نے تصور جلانے کا حکم دیا جب آگ عروج پر پہنچی تو خراسانی کو کہا کہ تم تصور میں بیٹھ جاؤ اس نے عرض کی آپؑ مجھے آگ کا عذاب دیتے ہیں اواپنے چاہئے والوں کو خود کم کرتے ہیں۔ اتنی دیر میں حارون

کی آپ کا خاص صحابی آگیا تو آپ نے اسے بھڑکتے ہوئے تنور میں جانے کا حکم دیا تو فوراً اس میں بیٹھ گیا اور امام اس خراسانی سے باقی کرنے لگے۔ کچھ دیر بعد خراسانی کو اٹھ کر دیکھنے کا حکم دیا تو حارون اس میں سلامتی کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور صحیح سلامت باہر نکل آئے۔ امام نے سهل سے پوچھا ”اس (حارون) کی مثل کتنے خراسان میں مل جائیں گے؟“ اس نے جواب دیا ”ایک بھی نہیں قسم بخدا“ امام نے فرمایا کہ اگر اس جیسے پانچ (صحابی) بھی مل جائیں تو میں ضرور اپنے حق کیلئے قیام کروں۔“

خراسانیوں سے مرعوب ہونے کی چند اس ضرورت نہیں کیونکہ اقتدار اور دولت کی خاطر کسی قوم کا جنگ کرنا اور بات ہے اور ولایت مولا علیؐ کیلئے قیام کرنا اور بات ہے۔ یاد کریں کہ مولا علیؐ کی دعوت قیام پر وعدہ 44 نے کیا مگر صرف 4 آدمی آئے۔

17.16 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولا علیؐ کے بارے میں فرمایا ”..... اور وہ صدیق اکبر اور فاروق بین الحق والباطل (الفاروق الازھر) ہے“
(کتاب سلیم - ص: 403)

زیارت امیر المؤمنینؑ کا جملہ ہے ”السلام علیک یا آیت اللہ العظمی“
(مفائق الجنان - ص: 683)

رسول اللہؐ نے فرمایا ”میری امت کے اشرار علماء جو ہم سے گمراہ کریں اور ہماری طرف آنے والے راستے کو قطع کریں ہمارے دشمنوں کو ہمارے نام سے پکاریں، ہمارے

مخالفوں کو ہمارے القاب دیں، ان پر سلامتی بھیجیں، وہ اعنت کے مستحق ہیں، وہ ہم پر سب و شتم کرتے ہیں اور ہم تو اللہ کی کرامات ہیں اور ہم پر اللہ صلواۃ بھیجتا ہے اور اس کے ملائکہ مقرر ہیں ہم پر صلواۃ بھیجتے ہیں ان کی صلواۃ سے ہم مطمئن ہیں۔

(الاحتاج الطبری۔ ج: 2، ص: 513)

جو شخص ذکرِ ولایتِ مولانا علیؒ سے نماز کو باطل قرار دے اور غم سید الشهداءؑ میں حکم الہی کے تحت خون کا پرسہ دینا حرام فرار دے، اس شخص کو مولانا علیؒ کے القابات دینا رسول اللہؐ کی اذیت کا باعث ہے یا نہیں؟ القابات معصوم گئی غیر معصوم ملاں کیلئے جائز نہیں۔

17.17

علامہ طالب جو ہری کی کتاب سے چند اقتباسات:
”اور شہر بصرہ تمہاری ذریت کے ایک دشمن کے ہاتھوں تباہ ہو گا جس کی پیروی سیاہ فام کریں گے۔“
(علامات ظہور۔ ص: 51)

(عراق کو دشمن اسلام جارج بش نے تباہ کیا ہے اس کی پیروی سیاہ فام اور باما کر رہا ہے۔)

”کہ جب لوگ نماز کو مارڈالیں گے اور امانت کو ضائع کرنے لگیں“
(علامات ظہور۔ ص: 88)

(نماز کو مارنے کا کیا مطلب: جو نماز کے نزدیک ہی نہیں جاتا وہ کیا مارے گا۔ وہی مارے گا

جونماز کو بلائے کہ آمیں تجھے پڑھوں اور پھر زبان سے ولایت کو شہید کر کے نماز کو مار دے اور جو اللہ نے
امانت ولایت سونپی تھی اس کو ضائع کر دے۔ آجکل بیکی ہو رہا ہے)

”اور وائے ہوا حل خراسان پر ایسی ذلت و خواری ہوگی جو برداشت سے باہر
ہوگی اور وائے ہو رے“ پر کہ وہاں قتل عظیم ہو گا عورتیں اسیر ہوں گی اور بچے ذبح ہونگے
اور مرد ختم ہو جائیں گے اور وائے ہو فرنگ کے شہروں پر کہ قتل و غارت اور ہلاکت و بتاہی
ہوگی اور وائے ہو سندھ اور ہندوستان کے شہروں پر کہ اس زمانے میں وہاں قتل ذبح اور خرابی
ہوگی،“

(علامات ظہور۔ ص: 133-134)

(یہ سب کچھ ایران، ہندوستان اور پاکستان میں ہو رہا ہے)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ابھی قیام کیسے ہو سکتا ہے ابھی تو فلک نے
گردش بھی نہیں کی کہ اس کے بارے میں یہ کہا جائے کہ وہ مر گیا یا ہلاک ہو گیا وہ کس وادی
میں چلا گیا؟ راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ وہ فلک کی گردش کیا ہے؟ فرمایا شیعوں کا
آپس میں اختلاف۔

(علامات ظہور۔ ص: 242)

(ایسے نامنہاد مسلمان اب موجود ہیں جو امام زمانہ عجل اللہ کا انکار کرتے ہیں۔ اور جہاں تک
شیعوں میں اختلاف کا تعلق ہے تو اس گھر کو آگ لگائی اس گھر کے چراغ سے دین کے خود ساختہ
ٹھیکیدار ملاں نے ہی مخصوص میں کی عصمت و عظمت و علم و فضائل ولایت و عزاداری پر حملہ کر دیا ہے)

یہاں مودۃ سے چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں:

(الف) جب امام مهدی (عجل اللہ فرجہ) خروج کریں گے۔ فقہا خاص طور پر آپ کے کھلے ہوئے دشمن ہونگے۔ آپ اور تواریج بھائی ہونگے۔ اگر آپ کے ہاتھ میں تواریخ ہو گی تو فقہا آپ کے قتل کرنے کا فتویٰ دیں گے لیکن اللہ تعالیٰ آپ کو تواریج اور اپنی مہربانی سے غالب کرے گا۔ فقہا خوف کے مارے آپ کی اطاعت کریں گے۔ بلا ایمان آپ کے حکم کو قبول کریں گے بلکہ دلوں میں آپ کے خلاف عدالت رکھیں گے۔“

(یہاں مودۃ ص: 652)

(جو ولایت علیٰ کے خلاف فتوے دینے کے عادی ہو چکے ہوں اگر وہ ولیٰ کے قتل کا فتویٰ دیں تو تجہب کی کوئی بات نہیں۔ مفتی ولایت فقیہ کے خلاف کوئی طرح برداشت کر سکتا ہے)

(ب) امام علی علیہ السلام نے فرمایا ”ہر ایک چیز کا علم قرآن میں موجود ہے لیکن لوگوں کی عقلیں اس کے معلوم کرنے سے عاجز ہیں۔ نیز فرمایا۔ ہر کتاب کی ایک صفت ہوتی ہے اس کتاب (قرآن) کی صفت حروف تجھی ہیں۔

ابن عباس نے کہا۔ اگر تمہارے کسی آدمی کے اوٹ کی عقال (باندھنے کی رسی) گم ہو جائے تو وہ اس کو قرآن میں پائے گا۔“

(یہاں مودۃ ص: 654)

(قول مولائے صاف ظاہر ہے کہ اگر کسی مال کو کسی مسئلے کا حل قرآن و سنت میں نظر نہیں آتا تو وہ اس کی عقل و بصیرت کے فقدان کا ثبوت ہے)

(ج) دجال خراسان کی مشرقی زمین سے خروج کرے گا۔ فتنے اور فساد کی بنیاد ڈالے گا۔ قوم ترک اور یہودی اس کی پیروی کریں گے.....”

(بیانیق المودة۔ ص: 655)

(اللہ، ہتر جاتا ہے خراسان سے کیا کیا شر پیدا ہوگا۔ اسرائیل کے جمایتی توہاں پیدا ہو چکے ہیں جو اسرائیل سے دوستی کے بیانات دیتے ہیں)

(د) آپ کے دشمن صاحب اجتہاد مقلد علماء ہوں گے۔ آپ کی توار اور آپ کے رعب و دبدبہ کے خوف سے وہ مجبوری کے عالم میں آپ کے حکم میں داخل ہوں گے۔ خواہش اور خوشی سے عام مسلمان آپ کی بات کو قبول کریں گے۔ عارف باللہ لوگ آپ کی بیعت کریں گے۔

(بیانیق المودة۔ ص: 729)

(صاحب اجتہاد کا مطلب مجتهد ہے جو اجتہاد کرتا ہو۔ مقلد علماء یعنی جن علماء کی تقليد کی جاتی ہو۔ ملا منافق بن کرامہ زمانہ عجل اللہ کی بیعت کرے گا)

(ر) رسول اللہ نے فرمایا ”میری امت کے درمیان پہلا اور آخری آدمی بہترین ہوگا اور اس کے درمیان ایک لگنگڑا شیخ ہوگا۔ وہ ہم سے نہیں ہوگا اور نہ میں اس سے ہوں گا۔ ابن قثیبہ نے کہا درمیان والے شیخ کے متعلق احادیث آچکی ہیں۔“

(بیانیق المودة۔ ص: 759)

(عربی متنِ حدیث میں ”شیخ اعون“ ہے جس کا صحیح ترجمہ یہ ہے کہ بوڑھا جس کا ایک یا ایک سے زیادہ عضو اپنی ہو یعنی اس کا ایک بازو یا انگل یا دونوں مفلونج ہوں اور لنگر اسچح ترجمہ نہیں۔ شیخ سن رسیدہ بوڑھے کو کہتے ہیں۔ امت کے درمیان پہلا بہترین مردموں علیؑ ہیں اور امت کے درمیان آخری بہترین مردام زمانہ عجل اللہؑ ہیں ان کے درمیان میں یہ بوڑھا مفلونج ہے جس سے رسول اللہؑ نے برأت کا اظہار کیا ہے)



مصادر

18.1 کتاب سلیم بن قیس الہلاک

تالیف: سلیم بن قیس الہلاک (2 قبل ہجرۃ- 72 ہجری)

پہلے پانچ آئندہ طاہرین کا صحابی۔ شیعہ مذہب کی قدیم ترین کتاب جس کی تصدیق آئندہ معصومین نے کی ہے۔ سلیم بن قیس کو التابعی الکبیر کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

طبع۔ انتشارات دلیل ماقم۔ ایران

18.2 بصائر الدرجات الکبری فی فضائل آل محمد

تالیف: ابو جعفر محمد بن الحسن بن فروخ الصفار (متوفی ۲۹۰ ہجری)

محمد بن حسن، امام حسن عسکری کے صحابی تھے جن کی یہ مستند کتاب ہے۔

طبع: انتشارات مکتبہ الحیدریہ۔ قم۔ ایران

18.3 بشارۃ المصطفی لشیعۃ المرتضی

تالیف: عماد الدین ابی جعفر محمد بن ابی قاسم الطبری (پانچویں صدی کے اواخر میں پیدا ہوئے اور 553 ہجری میں وفات پائی)

مذہب حق کے عظیم فقیہ

طبع: دارالحوراء۔ بیروت۔ لبنان

18.4 القطرة من بحارمناقب النبي والعترة

تالیف: علامہ سید احمد المستنبط (1399-1325 ہجری)

سید احمد بن سید رضی چودھویں صدی ہجری کے عظیم عالم۔ اس کتاب کی تالیف پر سیدہ

مصومہ کبریٰ نے عالم خواب میں جزا کی بشارت دی
طبع: نشر الماس - قم - ایران

18.5 علاماتِ ظہور مہدی عجل اللہ فرجہ

تألیف: علامہ طالب جوہری (کراچی - پاکستان)

طبع: نثار آرٹ پریس - گلبرگ، لاہور - پاکستان

18.6 بیانیق المودة

تألیف: علامہ سلیمان قندوزی مفتی عظیم قسطنطینیہ (1220-1294ھجری)

طبع: حمایت احبلیت وقف - لاہور - پاکستان

18.7 تاریخ اسلام میں عائشہ کا کردار

تألیف: علامہ سید مرتضی عسکری (1333-1428ھجری)

طبع: انصاریان پبلیکیشنز - قم - ایران

18.8 مفاتیح الجنان (مع اردو ترجمہ)

تألیف: حاج شیخ عباس مفتی

طبع: انصاریان پبلیکیشنز - قم - ایران

18.9 الاحتجاج الطبرسی

تألیف: علامہ ابو منصور احمد بن علی بن ابی طالب الطبرسی (متوفی 588ھجری)

چھٹی صدی کے نامور عالم دین

طبع: انتشارات اسوہ - ایران

18.10 فقہ زندگی

تألیف: محمد حسین فضل اللہ (1936-2010 عیسوی)

طبع: داراللتقطین - کراچی، پاکستان

18.11 التوحید

تالیف: شیخ ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین بابویہ القمی الصدوق (متوفی 381 ہجری)

کتب اربعہ کے مؤلفین میں سے ایک، جو کسی تعارف کے محتاج نہیں

طبع: الکسانہ پبلیشورز - کراچی، پاکستان

18.12 نجح الاسرار من کلام حیدر کارصلواۃ اللہ علیہ وآلہ

تالیف: سلطان العمامہ سید غلام حسین رضا

طبع: رحمت اللہ بک ایجنسی - کراچی - پاکستان

❖.....❖.....❖

تکمیل

باب اللہ و باب مدینۃ العلم صلواۃ اللہ علیہ و علی آبائہ و آلہ کی عنایات کے صدقے یہ کتاب

ذیقعدہ 1430 ہجری مکمل ہوئی۔

سگِ کوچہ آل محمد السید ابو محمد نقوی

(نومبر-2009)

❖.....❖.....❖

مؤلف السيد ابو محمد نقوی کی دیگر کتب

۱۔ معرفت المھفویین بالقرآن

۲۔ طویل

۳۔ شیعوں کا غیر مردی قتل عام

۴۔ ریحانۃ الحودۃ

Knowing Infallibles (s.a.a.) by Quran_۵

Tooba_۶

The Two Paths_۷

Flowers of Devotion_۸

Shia Beliefs_۹

۱۰۔ حدی المتقین

samanaqvi72@yahoo.com

www.shiamawaddatbooks.com